مسلسل اشاعت کے ۲۸ سال

عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کا ترجمان

ماہنامہ

لولاک

ملتان

شمارہ : ۲ جلد : ۱۴

صفر المظفر ۱۴۳۱ھ فروری 2010

قال النبی صلی اللہ علیہ وسلم

لانبی بعدی ولا امۃ بعدی

(الحدیث)

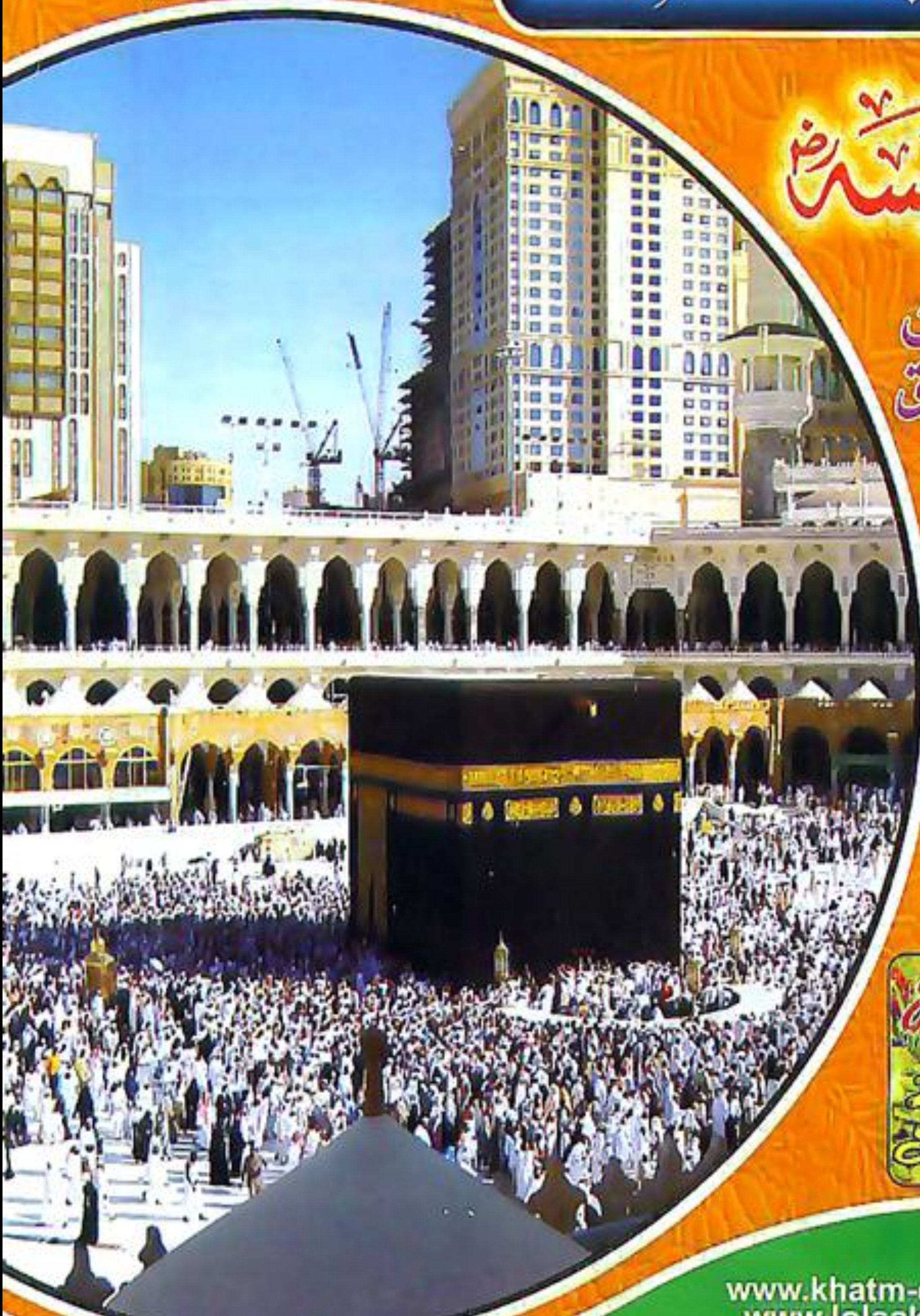

عمرو بن عبسہ رضی اللہ عنہ

قادیانیت کے خلاف شعراء اسلام کا نعرۂ حق

کراچی کو بھسم کرنے کی سازش

قادیانیوں کا شرعی بائیکاٹ

حدود حرمین شریفین میں قادیانیوں کے داخلے کے مضمرات

www.khatm-e-nubuwwat.com
www.lolaak.clickhere2.net
www.laulak.info

Powered by : www.laulak.info

عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کا ترجمان

ماہنامہ لولاک ملتان

شمارہ 2 ● جلد: 14

بانی: مجاہد ختم نبوت حضرت مولانا تاج محمود رحمۃ اللہ علیہ

زیر سرپرستی: خواجہ خواجگان حضرت مولانا خان محمد صاحب مدظلہ العالی

زیر سرپرستی: حضرت مولانا ڈاکٹر عبدالرزاق اسکندر مدظلہ

نگران اعلیٰ: حضرت مولانا عزیز الرحمن جالندھری

نگران: حضرت مولانا اللہ وسایا

چیف ایڈیٹر: حضرت مولانا عزیز احمد

حضرت مولانا مفتی محمد شہاب الدین پوپلزئی

ایڈیٹر: صاحبزادہ حافظ مبشر محمود

مرتب: مولانا غلام رسول دینپوری

کمپوزنگ: یوسف ہارون

بیاد

امیر شریعت سید عطاء اللہ شاہ بخاریؒ
مجاہد ملت مولانا محمد علی جالندھریؒ
حضرت مولانا سید محمد یوسف بنوریؒ
حضرت مولانا عبدالرحمن میانویؒ
شیخ الحدیث حضرت مولانا محمد عبداللہؒ
حضرت مولانا محمد یوسف لدھیانویؒ
حضرت مولانا محمد شریف بہاولپوریؒ
مولانا قاضی احسان احمد شجاع آبادیؒ
مناظر اسلام مولانا لال حسین اخترؒ
فاتح قادیان حضرت مولانا محمد حیاتؒ
حضرت مولانا محمد شریف جالندھریؒ
شیخ الحدیث حضرت مولانا مفتی احمد الرحمنؒ
پیر طریقت حضرت مولانا شاہ نفیس الحسینیؒ
حضرت مولانا مفتی محمد جمیل خانؒ
صاحبزادہ طارق محمودؒ

مجلس منتظمہ

علامہ احمد میاں حمادی	مولانا محمد اسماعیل شجاع آبادی
مولانا بشیر احمد	حافظ محمد یوسف عثمانی
مولانا محمد اکرم طوفانی	حافظ محمد ثاقب
مولانا فقیر اللہ اختر	مولانا مفتی حفیظ الرحمن
مولانا محمد نذر عثمانی	مولانا قاضی احسان احمد
مولانا غلام حسین	مولانا محمد طیب فاروقی
مولانا محمد اسحاق ساقی	مولانا محمد علی صدیقی
مولانا غلام مصطفیٰ	مولانا محمد حسین ناصر
چوہدری محمد اقبال	غلام مصطفیٰ چوہدری ایڈووکیٹ
مولانا عبدالرزاق	مولانا محمد قاسم رحمانی
مولانا عبدالستار حیدری	مولانا عبدالحکیم نعمانی

رابطہ: عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت
حضوری باغ روڈ، ملتان فون: 061-45834861 4122

ناشر: عزیز احمد مطبع: شکیل پرنٹرز ملتان مقام اشاعت: جامع مسجد ختم نبوت حضوری باغ روڈ ملتان

بسم اللہ الرحمن الرحیم!

کلمۃ الیوم

کراچی کو بھسم کرنے کی سازش	مولانا اللہ وسایا	3
عالمی مجلس کی مرکزی عاملہ کا اجلاس	// //	4

مقالات ومضامین

حضرت عمرو بن عبسہؓ	طالب ہاشمی	6
حضرت امام اعظمؒ کے اوصاف وکمالات	مولانا محمد اسماعیل شجاع آبادی	12
اخلاق کی اہمیت وفضائل	پروفیسر محمد یونس جنجوعہ	15

رد قادیانیت

قادیانیوں کا بائیکاٹ	ادارہ	19
اسلام اور قادیانیت ایک تقابلی مطالعہ	مولانا غلام رسول دین پوری	21
تحریف قرآن اور قادیانیت	پیر کفایت اللہ بودلہ	30
احتساب قادیانیت جلد اکتیس (۳۱) کا دیباچہ	مولانا اللہ وسایا	36
حدود حرمین شریفین میں قادیانیوں کے داخلہ کے مضر اثرات	مولانا مجاہد الحسینی	40
قادیانیت کے خلاف شعراء اسلام کا نعرۂ حق	متفرق شعراء	47

متفرقات

مولانا مفتی منظور احمد تونسویؒ کا سانحہ ارتحال	مولانا حماد القاسمی	49
تبصرہ کتب	ادارہ	50
جماعتی سرگرمیاں	ادارہ	52

بسم اللہ الرحمن الرحیم!

کلمۃ الیوم!

کراچی کو بھسم کرنے کی سازش!

۱۴۳۱ھ کو عاشورہ کا جلوس پرانی نمائش چورنگی کراچی سے آگے بڑھا تو بولٹن مارکیٹ اور نمائش چورنگی کے درمیانی حصہ میں بم پھٹا۔ پچاس افراد اس حادثہ میں جان کی بازی ہار گئے۔ سو سے زیادہ افراد زخمی ہوئے۔ وسیم احمد مبینہ طور پر قادیانی پولیس افسر سی پی او کے حوالہ سے پہلے یہ کہانی شائع ہوئی کہ اچانک محلہ سے ایک شخص سڑک پر جلوس میں شامل ہوا۔ اسے روکنے کی کوشش کی گئی تو اس نے خودکش دھماکہ سے خود کو اڑا دیا۔ لیکن چند یوم گزرنے کے بعد پہلی سرکاری رپورٹ جو شائع ہوئی۔ اس کے مطابق یہ کہانی سرے سے غلط ہے۔ بم مقدس اوراق کے لئے نصب کردہ ایک ڈبہ میں فٹ تھا۔ جسے ریموٹ کنٹرول سے بلاسٹ کیا گیا۔ اگر یہ رپورٹ صحیح ہے تو اس کا معنی یہ ہے کہ تمام تر انتظامات آنکھوں میں مٹی جھونکنے کے مترادف تھے۔ سڑک پر ٹین کا ایک ڈبہ فٹ ہے۔ اس میں بم ہے۔ نہ کوئی اسے چیک کرتا ہے نہ کوئی آلہ اسے اپنی زد میں لیتا ہے۔ وقوعہ ہو جاتا ہے۔ قیامت قائم ہو جاتی ہے اور انتظامات کے حوالہ سے اس قادیانی افسر کی کوئی جواب طلبی نہیں ہوتی۔

چلو اسے بھی جانے دیجئے۔ سوا چار بجے حادثہ ہوا۔ ٹھیک سات منٹ بعد دکانوں کے تالے ٹوٹنے شروع ہو گئے۔ گیس کٹر سے تالے کاٹے گئے۔ حکومت کے اعداد و شمار کے مطابق اڑھائی ہزار دکانیں پہلے لوٹی گئیں پھر آگ لگائی گئی۔ جبکہ پبلک کا کہنا ہے کہ نو ہزار دکان کو لوٹ کر پھر نذر آتش کیا گیا۔ نو مارکیٹیں لوٹی گئیں۔ سونا مارکیٹ لوٹی گئی۔ گورنمنٹ کے مطابق چار بینک اور پبلک کے بقول بارہ بینک لوٹے گئے۔ بینکوں سے رقوم، اور جیولری کی دکانوں سے سونا لوٹنے کے بعد جلایا گیا۔ آگ لگانے کے لئے خاص کیمیکل استعمال کیا گیا۔ لوٹنے کے بعد خالی دکانوں میں کیمیکل چھڑک کر آگ بھڑکتی پبلک اپنی آنکھوں کے سامنے دیکھتی رہی۔

۱۰ محرم الحرام کو چھٹی تھی۔ چند منٹوں میں کٹروں کا مل جانا، تالوں کا ٹوٹنا، آہنی دروازوں کا کھلنا، سامان کا لوٹنا، کیمیکل کا ڈالا جانا، آگ کا بھڑکنا۔ یہ سب اس چابک دستی سے ہوا کہ پاکستان کے سب سے اہم شہر کے باسیوں کو لکھ پتی سے ککھ پتی بنا دیا گیا۔ پری پلاننگ یہ ڈرامہ جب سٹیج کیا جا رہا تھا عین اس وقت چور کی داڑھی میں تنکا کے بمصداق ایک لسانی تنظیم یعنی الطاف کی پارٹی نے فی الفور چند منٹوں میں بینرز لگوانے شروع کر دیئے کہ فسادات ٹھیک نہیں۔ ہم اس کی پرزور مذمت کرتے ہیں۔ اسی پر جناب لیاقت بلوچ نے فرمایا کہ یہ سب کچھ الطاف پارٹی کا کیا دھرا ہے۔ بعض حضرات کا کہنا ہے کہ کراچی کو دیکھتے دیکھتے اربوں روپے کے نقصان سے دوچار کر دیا گیا۔ یہ سب قضیہ اس طرح دھرایا گیا جس طرح محترمہ بے نظیر کے سانحہ پر اسٹیشنوں کو آگ لگائی گئی۔ گاڑیوں کو بھسم کیا گیا۔ بینکوں کو لوٹا گیا۔ جاننے والے جانتے ہیں کہ یہ سب ہمسایہ دشمن یعنی بھارت کی ایجنسی راء کے ایجنٹوں کا کیا کرایا ہے۔ بعینہ اسی طرح یہ واقعہ بھی ایک پلاننگ کے تحت ظہور پذیر ہوا۔

اسلامیان وطن اپنی مظلومیت اور بیکسی کو ملاحظہ کریں کہ آنکھوں کے سامنے دکانوں کو دن دہاڑے لوٹا جارہا ہے۔ آگ میں جلایا جارہا ہے۔ آگ کے سیک سے مالکان کے کلیجے بھی پگھل رہے ہیں۔ مالکان کی آنکھوں سے آنسوؤں کی برسات جاری ہے۔ سرمایہ کے ساتھ دل بھی ڈوبے جارہے ہیں۔ لیکن حکمران اور شریک حکومت ہیں کہ ان کے کانوں پر جوں تک نہیں رینگتی۔ انتظامیہ اور حکمران طبقہ کی عیش کوشی میں کوئی فرق نہیں آیا۔ اس سے زیادہ بے حسی شاید نہ پہلے دیکھی گئی نہ سنی گئی۔ کیا یہ سب قیامت سے پہلے قیامت نہیں جو اسلامیان کراچی کے سروں پر مسلط کردی گئی؟ ’’گھر کو آگ لگی گھر کے چراغ سے‘‘ یہ محاورہ پہلے سنا تھا۔ اب اگر اس میں معمولی سی ترمیم کرنے کی اجازت دے دی جائے تو معاملہ سمجھنا بہت آسان ہوجائے گا: ’’گھر کو آگ لگادی گھر کے افراد نے‘‘

عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کی مرکزی مجلس عاملہ کا اجلاس

خانقاہ سراجیہ میں عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کی مرکزی مجلس عاملہ کا اجلاس ۲۰ دسمبر ۲۰۰۹ء بوقت گیارہ بجے دن حضرت امیر مرکزیہ خواجہ خواجگان حضرت خواجہ خان محمد صاحب دامت برکاتہم العالیہ کی زیر صدارت منعقد ہوا۔ جس میں مولانا عزیز الرحمٰن جالندھری، مولانا صاحبزادہ عزیز احمد، مولانا محمد اکرم طوفانی، مولانا محمد اسماعیل شجاع آبادی، مولانا عزیز الرحمٰن ثانی، (مولانا صاحبزادہ خلیل احمد، محترم صاحبزادہ نجیب احمد) اور مولانا اللہ وسایا نے شرکت کی۔ تلاوت کلام پاک کے بعد اجلاس کی غرض وغایت بیان کرتے ہوئے مولانا عزیز الرحمٰن جالندھری نے فرمایا کہ:

۱...... مرکزی مجلس شوریٰ کا جو اجلاس ۹ ۲۰۰ء خانقاہ سراجیہ میں منعقد ہوا تھا۔ اس اجلاس کی کارروائی پر حضرت امیر مرکزیہ دامت برکاتہم العالیہ کے توثیقی دستخط ہونے ہیں۔

۲...... اسی طرح ۲۰۰۹ء میں چناب نگر ختم نبوت کانفرنس کے دوسرے روز جو سہ سالہ مرکزی انتخابات کے لئے مجلس عمومی کا اجلاس ہوا تھا۔ اس کی کارروائی پر حضرت امیر مرکزیہ دامت برکاتہم العالیہ کے توثیقی دستخط ہونے ہیں۔

۳...... آئندہ سہ سال کے لئے امیر مرکزیہ دامت برکاتہم العالیہ اور نائب امیر دامت برکاتہم العالیہ کا مجلس عمومی نے انتخاب کیا۔ اب حضرت امیر مرکزیہ دامت برکاتہم العالیہ نے باقی عہدیداران کا تقرر فرمانا ہے۔

۴...... گذشتہ سال لاہور مجلس کے امیر الحاج بلند اختر نظامیؒ راولپنڈی مجلس کے رہنما حکیم قاری محمد یونسؒ اور ملتان جامعہ خیر المدارس کے استاذ الحدیث، شیخ الحدیث حضرت مولانا فیض احمدؒ کا انتقال ہوا۔ یہ تینوں حضرات مجلس کی مرکزی شوریٰ کے رکن تھے۔ ان کی جگہ پر تین نئے ارکان شوریٰ کا حضرت امیر مرکزیہ دامت برکاتہم العالیہ نے تقرر فرمانا ہے۔ تاکہ مجلس شوریٰ کے لئے دستوری تقاضہ پورا ہوجائے۔

۵...... دیگر امور باجازت حضرت امیر مرکزیہ دامت برکاتہم العالیہ۔

چنانچہ حضرت مولانا عزیز الرحمٰن جالندھری کی ایجنڈا پر مختصر مگر جامع گفتگو اور اجلاس کی غرض وغایت بیان کرنے کے بعد حضرت مولانا صاحبزادہ عزیز احمد نے مرکزی مجلس شوریٰ کے گذشتہ اجلاس اور مجلس عمومی کے اجلاس کی کارروائی عرض کرنے کے بعد دونوں کارروائیوں پر حضرت امیر مرکزیہ دامت برکاتہم العالیہ کے توثیقی دستخط کرائے۔

آئندہ سہ سال کے لئے مرکزی ناظم اعلیٰ حضرت مولانا عزیز الرحمٰن جالندھری، مرکزی ناظم، حضرت

مولانا محمد اکرم طوفانی، ناظم مالیات، مولانا اللہ وسایا، ناظم تبلیغ، حضرت مولانا محمد اسماعیل شجاع آبادی، مرکزی ناظم نشریات، مولانا عزیز الرحمٰن ثانی کی حضرت امیر مرکزیہ دامت برکاتہم العالیہ نے تقرری فرمائی۔

مرکزی مجلس شوریٰ کے متذکرہ تین فوت شدہ اراکین کی جگہ آئندہ سہ سال کے لئے مرکزی مجلس شوریٰ کے لئے مندرجہ ذیل تین نئے ارکان کی حضرت امیر مرکزیہ دامت برکاتہم العالیہ نے تقرری فرمائی۔

۱...... حضرت مولانا مفتی محمد حسن، شیخ الحدیث جامعہ مدنیہ جدید لاہور۔

۲...... حضرت مولانا قاری محمد یٰسین، مہتمم جامعہ دارالقرآن فیصل آباد۔

۳...... حضرت مولانا سید محمد سلمان بنوری، نائب مہتمم جامعۃ العلوم الاسلامیہ علامہ بنوری ٹاؤن کراچی۔

علاوہ ازیں چناب نگر کی تعمیرات اور سال ۲۰۱۰ء کے لئے مجوزہ کانفرنسوں، نیز تحفظ ناموس رسالت قانون کے بقاء کے لئے اراکین قومی اسمبلی وسینٹ کو خطوط وروابط، ملاقاتوں کی تفصیلات طے ہوئیں۔ اجلاس کے اختتام پر قائد جمعیت مولانا فضل الرحمٰن بھی تشریف لے آئے۔ آپ نے کانفرنسوں میں شرکت کا وعدہ فرمایا اور تحفظ ناموس رسالت قانون کے لئے اپنی گرانقدر تجاویز ومعلومات سے شرکاء اجلاس کو ممنون فرمایا۔ دیگر امور پر مشاورت وفیصلہ جات کے بعد حضرت امیر مرکزیہ خواجہ خواجگان حضرت مولانا خواجہ خان محمد صاحب دامت برکاتہم العالیہ کی دعاء پر اجلاس بخیر وخوبی اختتام پذیر ہوا۔ فلحمد للّٰہ علیٰ ذالک!

لولاک کے خریداران، مبلغین حضرات وجماعتی رفقاء سے درخواست!

عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت اللہ رب العزت کی توفیق وعنایت سے تبلیغی، تحریکی اور نشرواشاعت کے میدان میں ترویج واشاعت اسلام اور عقیدۂ ختم نبوت کے تحفظ کا مقدس فریضہ سرانجام دے رہی ہے۔ اس سلسلہ کی ایک کڑی ''ماہنامہ لولاک ملتان'' کی اشاعت بھی ہے۔ ملتان سے اس رسالہ کو شائع ہوتے ہوئے تیرہ سال ہورہے ہیں۔ اس عرصہ میں ایک پرچہ کا ناغہ نہیں ہوا۔ نہ ہی اس عرصہ میں اس کی قیمت میں اضافہ کیا۔ اس بے پناہ مہنگائی کے دور میں اس قیمت پر اتنی ضخامت کا پرچہ اس معیار کے ساتھ مہیا کرنا محض اللہ تعالیٰ کی توفیق وعنایت سے مجلس تحفظ ختم نبوت اپنے تبلیغی فنڈ سے اسے چلا رہی ہے۔ اللہ تعالیٰ کا یہ بھی فضل ہے کہ جماعتی احباب اور بہی خواہان ختم نبوت نے بھرپور تعاون کا مظاہرہ فرمایا۔ آج پورے ملک میں ایک آدھ دینی رسالہ کو چھوڑ کر باقی تمام ماہواری دینی رسالوں میں ماہنامہ لولاک ملتان کی اشاعت سب سے زیادہ ہے۔ اب خریداران لولاک، مبلغین حضرات وجماعتی رفقاء سے درخواست ہے کہ ۱۴۳۱ھ کا زرسالانہ بابت خریداری لولاک ''یکصد روپیہ'' فوری ارسال فرمانے کا بہرحال فوری اہتمام فرمائیں۔ اگر کسی وجہ سے کوئی ساتھی خریداری جاری نہیں رکھنا چاہتے تو وہ اطلاع کرے تاکہ اس کی ترسیل روکی جاسکے۔ سالہا سال سے خریداری کی رقم ارسال نہ کرنے سے ادارہ کو بہت پریشانی کا سامنا کرنا پڑتا ہے۔ جماعتی مبلغین بطور خاص بہرحال اس ماہ کے اوائل تک اپنی ذمہ داری کو پورا کر کے ممنون فرمائیں۔ واجرکم علیٰ اللّٰہ تعالیٰ! (بحکم مرکزی ناظم اعلیٰ)

حضرت عمرو بن عبسہؓ!

طالب ہاشمی

بعثت کے چوتھے سال جب رحمت دو عالمﷺ نے اعلانیہ حق کا آغاز فرمایا تو مشرکین قریش غیظ وغضب کا آتش فشاں پوری قوت سے پھٹ پڑا۔ یہ وہی لوگ تھے جو آواز حق سننے سے قبل حضورﷺ کی صداقت، امانت اور اخلاق عالیہ کے دل سے معترف اور مداح تھے۔ لیکن وائے بدبختی کہ جب وہ بھلائی کی طرف بلائے گئے تو خیرالخلائقﷺ کے خون کے پیاسے ہوگئے۔

انہوں نے نہ آپﷺ کو ستانے میں کوئی کسر اٹھا رکھی اور نہ آپﷺ کے نام لیواؤں کی ایذا رسانی میں کوئی دقیقہ فروگزاشت کیا۔ لیکن آفرین ہے اللہ کے ان پاکبازوں پر کہ ہر قسم کے مصائب اور خطرات کے علی الرغم جادۂ حق پر بے مثال استقلال اور استقامت کے ساتھ گامزن رہے۔ اسی پرآشوب زمانے میں رحمت عالمﷺ ایک مرتبہ حضرت ابوبکر صدیقؓ اور حضرت بلال بن رباحؓ کی معیت میں تبلیغ حق کے لئے بازار عکاظ میں تشریف لے گئے جہاں ہر سال عرب کے کونے کونے سے لوگ آتے تھے اور یہ بازار ایک عظیم قومی میلے کی حیثیت اختیار کر جاتا تھا۔ ہادیٔ برحقﷺ نے میلے میں شریک لوگوں کو دعوت توحید دینا شروع کی تو مشرکین کا ایک جم غفیر آپﷺ کے گرد جمع ہوگیا اور آپﷺ کا مضحکہ اڑانا شروع کردیا۔ میلے میں قبیلہ بنوسلیم کا ایک نیک فطرت بدوی بھی موجود تھا۔ اس نے کفار کی بدتمیزی کے مقابلے میں حضورﷺ کی تبلیغ کا انداز اور آپﷺ کا صبر وتحمل دیکھا تو بے حد متاثر ہوا۔ جب ذرا تخلیہ ہوا اور کفار چلے گئے تو وہ آپﷺ کے قریب پہنچا اور آپﷺ کی دعوت کی تفصیل جاننے کا اشتیاق ظاہر کیا۔ اس موقع پر سرور عالمﷺ اور اس بدوی کے درمیان یہ گفتگو ہوئی:

بدوی: آپ (ﷺ) کون ہیں؟۔

آپؐ: میں اللہ کا نبی ہوں۔

بدوی: نبی کس کو کہتے ہیں؟۔

آپؐ: اللہ کی طرف سے پیغام لانے والے کو۔

بدوی: کیا واقعی آپ (ﷺ) کو اللہ نے بھیجا ہے؟۔

آپؐ: ہاں مجھ کو اللہ نے نبوت عطا فرمائی ہے۔

بدوی: آپ (ﷺ) کی دعوت کیا ہے؟۔

آپؐ: اللہ کو ایک مانا جائے، کسی کو اس کا شریک نہ ٹھہرایا جائے، بتوں کی پرستش نہ کی جائے۔ قرابت داروں سے محبت کی جائے اور ان سے اچھا سلوک اور برتاؤ کیا جائے۔

بدوی: کوئی شخص آپ (ﷺ) پر ایمان بھی لایا ہے؟۔

آپؐ: (حضرت ابوبکر صدیقؓ اور حضرت بلالؓ کی طرف اشارہ کرکے) یہ دونوں ایک آزاد، ایک

غلام مجھ پر ایمان لا چکے ہیں۔

بدوی: اسلام کیا ہے؟۔

آپؐ: ہر شخص کے ساتھ خوش خلقی سے پیش آنا اور مساکین کو کھانا کھلانا اسلام ہے۔

بدوی: اور ایمان؟۔

آپؐ: خدا کی راہ میں صبر و رضا کا نام ایمان ہے۔

بدوی: اسلام کا اعلیٰ درجہ کیا ہے؟۔

آپؐ: دوسروں کو نہ زبان سے برا بھلا کہے اور نہ کسی کو بدنی تکلیف پہنچائے۔

بدوی: ایمان کا اعلیٰ درجہ کیا ہے؟۔

آپؐ: حسن کردار سے ایمان میں رفعت پیدا ہوتی ہے۔

بدوی: اے اللہ کے نبی! میں بھی آپ ﷺ پر ایمان لاتا ہوں۔ خدا کی وحدانیت کا اقرار کرتا ہوں۔ بتوں کی پرستش سے انکار کرتا ہوں اور قرابت داروں سے حسن سلوک میری زندگی کا لائحہ عمل ہوگا۔

آپؐ: اے بھائی! آج کل ہم لوگ جن مظالم کا ہدف بنے ہوئے ہیں ان کا برداشت کرنا تمہاری طاقت سے باہر ہے۔ فی الحال تم اپنے وطن واپس چلے جاؤ۔ جب سنو کہ مجھے غلبہ ہو گیا تو اس وقت جہاں میرا قیام ہو وہاں آجانا۔

بدوی حضور ﷺ کے ارشاد کی تعمیل میں اپنے وطن کو لوٹ گیا۔ لیکن وہ خالی ہاتھ نہیں گیا۔ اس نے اپنی جھولی دین و دنیا کی نعمتوں سے بھرلی تھی۔ وہ نہ صرف اسلام کی نعمت عظمیٰ سے بہرہ یاب ہو چکا تھا بلکہ اس نے سید المرسلین ﷺ کے ارشادات عالیہ کو بھی اپنے دل و دماغ میں محفوظ کر لیا تھا اور زندگی بھر ان پر کاربند رہنے کا عہد کر لیا تھا۔ بنوسلیم کے یہ خوش بخت بدوی حضرت عمرو بن عبسہؓ تھے۔ گھر سے نکلے تو خالی ہاتھ تھے۔ واپس گئے تو تقدیر بدل چکی تھی اور دولت ایمان سے مالا مال تھے:

این سعادت بزور بازو نیست
تا نہ بخشد خدائے بخشندہ

حضرت ابونجیح عمرو بن عبسہؓ (بن عامر بن خالد بن غاضرہ بن عتاب بن امراؤالقیس) کا شمار ان معدودے چند صحابہ کرامؓ میں ہوتا ہے جو زمانہ جاہلیت میں بھی اللہ تعالیٰ کو وحدہ لاشریک جانتے تھے۔ بت پرستی سے انکار کرتے تھے اور دین ابراہیمی کی پیروی کرنا چاہتے تھے۔ ایسے اصحاب کو تاریخ میں حنفاء کے نام سے یاد کیا جاتا ہے۔ حضرت عمروؓ کی والدہ کا نام رملہ بنت وقیع تھا۔ مستدرک حاکم کی ایک روایت سے ظاہر ہوتا ہے کہ جلیل القدر صحابی حضرت ابوذر غفاریؓ بھی انہی کے بطن سے تھے۔ اس رشتہ سے حضرت عمرو بن عبسہؓ حضرت ابوذر غفاریؓ کے ماں جائے (اخیافی) بھائی تھے۔

حافظ ابن حجر عسقلانیؒ نے اصابہ میں خود حضرت عمرو بن عبسہؓ سے روایت کی ہے کہ ہوش سنبھالتے ہی میں

نے بتوں کی پرستش کا جوا گردن سے اتار پھینکا۔ کیونکہ میرے دل میں یہ بات ڈال دی گئی تھی کہ یہ بت کسی کو نفع یا نقصان نہیں پہنچا سکتے۔ میں اس زمانے میں بت پرستوں کو سراسر گمراہی میں مبتلا خیال کرتا تھا۔ اسی دوران میں ایک اہل کتاب سے میری ملاقات ہوئی۔ اس نے مجھے بتایا کہ ہمارے نوشتوں کے مطابق سرزمین مکہ سے ایک ایسے شخص کا ظہور ہونے کو ہے جو لوگوں کو بتوں کی پرستش نہ کرنے کی دعوت دے گا اور اس کی شریعت تمام شریعتوں سے افضل ہوگی۔ یہ سن کر میں ہر وقت اس انتظار میں رہنے لگا کہ کب مجھے ایسے شخص کے ظہور کی اطلاع ملتی ہے۔ چنانچہ جو شخص مکہ سے آتا میں اس سے وہاں کے تازہ حالات دریافت کرتا۔ ایک دن مکہ سے آنے والے ایک شخص نے مجھے بتایا کہ مکہ میں ایک شخص ظاہر ہوا ہے جو بتوں کی پوجا سے منع کرتا ہے اور خدائے واحد پر ایمان لانے کی دعوت دیتا ہے۔ اس کے عمدہ طور طریقوں سے معلوم ہوتا ہے کہ وہ ایک اچھے دین کا داعی ہے۔

یہ اطلاع ملتے ہی میں اپنی سانڈنی پر سوار ہو کر مکہ پہنچا اور بازار عکاظ میں جا کر رسول اکرم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا اور آپ ﷺ سے کچھ سوالات پوچھے۔ جب مجھے خاطر خواہ جواب ملا تو میں نے اسلام قبول کر لیا۔ پھر رسول اکرم ﷺ نے مجھے اپنے وطن واپس جانے کا حکم دیا۔

ایک روایت میں حضرت عمرو بن عبسہؓ نے اپنے کو چوتھا مسلمان بتایا ہے۔ اس کا سبب یہ ہے کہ جس وقت وہ مشرف بہ اسلام ہوئے سرور دو عالم ﷺ کی خدمت میں صرف دو مسلمان حضرت ابوبکرؓ اور حضرت بلالؓ تھے۔ حضرت عمروؓ کو دوسرے مسلمانوں کا علم نہیں تھا۔ اس لئے وہ اپنے آپ کو چوتھا مسلمان سمجھے۔ ورنہ اس وقت تک اور بھی متعدد سعید الفطرت اصحاب دائرہ اسلام میں داخل ہو چکے تھے۔

علامہ ابن سعدؒ کا بیان ہے کہ اس موقع پر رسول اکرم ﷺ نے دوسری باتوں کے علاوہ حضرت عمرو بن عبسہؓ کو یہ تلقین بھی فرمائی کہ قتل ناحق سے بچا جائے اور راستوں میں امن رکھا جائے۔ (یعنی لوٹ مار نہ کی جائے)

سیر الصحابہ جلد سوم (مہاجرین ج ۲) میں مولانا شاہ معین الدین ندویؒ نے لکھا ہے کہ: ''حضرت عمرو بن عبسہؓ پہلے پہل رسول اکرم ﷺ کی خدمت میں اس وقت (خفیہ طور پر) حاضر ہوئے۔ جب آپ ﷺ مشرکین کی معاندانہ روش کے باعث علی الاعلان دعوت اسلام نہیں کرتے تھے۔ لیکن درایت کی رو سے یہ روایت محل نظر ہے۔ کیونکہ مشرکین قریش نے مخالفت کا طوفان اسی وقت اٹھایا جب آپ ﷺ نے اعلانیہ دعوت حق کا آغاز فرمایا۔ تمام اہل سیر اس بات پر متفق ہیں کہ رحمت دو عالم ﷺ نے نبوت کے چوتھے سال کے آغاز میں دعوت حق کو عام لوگوں پر آشکار کیا۔ اس سے پہلے تین سال کے دوران میں آپ نہایت رازداری کے ساتھ فریضہ تبلیغ ادا فرماتے رہے۔ برملا تبلیغ حق کے بعد ہی کفار آپ ﷺ کے درپے آزار ہوئے۔ آہستہ آہستہ مکہ کے مضافات اور عرب کے دوسرے علاقوں کے لوگوں کو بھی آپ ﷺ کی دعوت کا علم ہو گیا اور آپ ﷺ سارے عرب میں ''صاحب قریش'' کے لقب سے مشہور ہو گئے۔ حافظ ابن حجرؒ نے اصابہ میں عمرو بن عبسہؓ کے قبول اسلام کے بارے میں جو روایت بیان کی ہے اس سے یہی ثابت ہوتا ہے کہ وہ اس وقت حضور ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئے جب آپ ﷺ اعلانیہ دعوت حق کا آغاز فرما چکے تھے اور اہل حق مشرکین کے جور و ستم کا نشانہ بنے ہوئے تھے۔''

سعادت اندوز اسلام ہونے کے بعد حضرت عمرو بن عبسہؓ سالہا سال تک اپنے وطن میں مقیم رہے۔ اس اثناء میں رحمت عالمﷺ ہجرت کر کے مدینہ منورہ تشریف لے گئے۔ بدر، احد، احزاب اور خیبر کے معرکے گزر چکے۔ فتح مکہ سے کچھ عرصہ پہلے مدینہ منورہ کے چند لوگوں کا حضرت عمرو بن عبسہ صحرائی بستی سے گزر ہوا۔ حضرت عمرو بن عبسہؓ نے ان سے دریافت کیا کہ مکہ سے جو صاحب تمہارے یہاں آئے ہیں ان کا کیا حال ہے؟۔

انہوں نے کہا کہ ان کی قوم نے تو ان کو قتل کرنے کا منصوبہ بنایا تھا۔ مگر وہ اس میں کامیاب نہ ہو سکی۔ اللہ تعالیٰ نے ان کی مدد کی اور وہ بخیریت مدینہ آ گئے۔ اب ہم ان کو اس حال میں چھوڑ کر آئے کہ لوگ انبوہ در انبوہ ان کی طرف لپک رہے ہیں۔ حضرت عمروؓ یہ خبر سنتے ہی بے تاب ہو گئے اور فوراً اپنی اونٹنی پر سوار ہو کر مدینہ روانہ ہو گئے۔ مدینہ پہنچ کر اونٹنی کو کسی جگہ باندھ کر سیدھے رحمت دو عالمﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئے۔ نہایت ادب سے سلام کیا اور پھر عرض کیا کہ یا رسول اللہﷺ کیا آپ مجھ کو پہچانتے ہیں؟۔ حضورﷺ نے فرمایا کہ ہاں تم وہی ہو، ناجو چند سال پہلے مجھ سے مکہ میں ملے تھے اور میری رسالت کی تصدیق کی تھی۔ حضرت عمروؓ نے عرض کیا کہ بے شک یا رسول اللہﷺ میں وہی ہوں۔

حافظ ابن حجرؒ نے اصابہ میں لکھا ہے کہ اپنا تعارف کرانے کے بعد حضرت عمرو بن عبسہؓ نے رسول اکرمﷺ سے درخواست کی کہ یا رسولﷺ وہ قرآن مجھے بھی پڑھایئے جو آپﷺ پر نازل ہوا ہے۔ علامہ ابن سعدؒ کا بیان ہے کہ اس موقع پر حضرت عمروؓ نے حضورﷺ کی خدمت میں عرض کیا کہ: ’’اے اللہ کے رسول (ﷺ) آپ کو اللہ نے جو علم دیا ہے وہ تھوڑا مجھے بھی سکھایئے۔‘‘

صحیح مسلم کی روایت کے مطابق حضرت عمروؓ نے مدینہ آنے کے بعد رسول اللہﷺ سے نماز، روزہ اور دوسرے دینی امور کی تعلیم حاصل کی اور پھر مستقلاً مدینہ منورہ میں ہی اقامت اختیار کر لی۔

حضرت عمرو بن عبسہؓ کے مدینہ آنے کے تھوڑے ہی عرصہ بعد رحمت دو عالمﷺ نے فتح مکہ کا عزم فرمایا۔ اس موقع پر حضرت عمروؓ کو ان دس ہزار مردان حق میں شامل ہونے کا شرف حاصل ہوا جو رحمت دو عالمﷺ کے ہم رکاب تھے اور جن کو کتاب استثناء کی پیشگوئی میں قدوسی کہہ کر پکارا گیا تھا۔

فتح مکہ کے بعد جس غزوہ میں حضرت عمرو بن عبسہؓ کی نمایاں شرکت کا ثبوت ملتا ہے وہ غزوہ طائف ہے۔ مسند احمد بن حنبل میں خود حضرت عمرو بن عبسہؓ سے روایت ہے کہ طائف کے محاصرہ کے دوران رسول اللہﷺ نے مسلمانوں سے مخاطب ہو کر فرمایا کہ جو شخص اللہ کی راہ میں ایک تیر چلائے گا اس کے لئے جنت میں ایک دروازہ کھل جائے گا۔ حضورﷺ کا ارشاد سن کر میں نے یکے بعد دیگرے سولہ تیر چلائے۔

سیر الصحابہ میں شاہ معین الدین احمد ندویؒ نے لکھا ہے کہ طائف کے علاوہ کسی اور غزوہ میں حضرت عمرو بن عبسہؓ کی شرکت متعین طور پر نہیں بتائی جا سکتی۔ لیکن اس قدر معلوم ہے کہ اس کے بعد بعض غزوات میں شرکت کا شرف حاصل کیا۔

حضرت عمرو بن عبسہؓ فتح مکہ (رمضان سن ۸ ہجری) سے کچھ ہی پہلے مدینہ منورہ آئے تھے۔ ۱۱ ہجری میں

رحمت عالم ﷺ وصال فرماگئے۔ اس لئے حضرت عمروؓ کو فیضان نبوی سے بہرہ یاب ہونے کا زیادہ موقع نہ مل سکا۔ تاہم اپنی فطرت سلیم اور علم دین کی تحصیل کے شوق کی بدولت انہوں نے بہت کچھ حاصل کرلیا۔ چنانچہ ان سے ۴۸ احادیث مروی ہیں اور وہ راویان حدیث صحابہ کے طبقہ چہارم میں شمار ہوتے ہیں۔ ان کے رواۃ میں حضرت عبداللہ بن مسعودؓ اور حضرت ابوامامہ باہلیؓ بھی شامل ہیں۔

ایک روایت سے جسے حافظ ابن حجر اور ابونعیمؒ دونوں نے بیان کیا ہے۔ معلوم ہوتا ہے کہ اپنے زہد وا تقاء اور اتباع رسول کی برکت سے حضرت عمرو بن عبسہؓ مقبولان بارگاہ الٰہی میں شامل ہوگئے تھے۔ یہ روایت حضرت کعبؓ کے غلام کی زبانی مروی ہے۔ وہ کہتے ہیں کہ:

''ہم حضرت مقداد بن اسود، شافع بن حبیب ہذلی اور عمرو بن عبسہ رضی اللہ عنہم کے ساتھ کہیں جارہے تھے۔ اثنائے سفر میں ایک دن حضرت عمرو بن عبسہؓ جانوروں کو چرانے کے لئے جنگل کی طرف نکل گئے۔ میں دوپہر کو ان کی تلاش کے لئے گیا تو دیکھا کہ وہ (ایک کھلی جگہ) سوئے ہوئے ہیں اور ایک ابر نے ان پر سایہ ڈال رکھا ہے۔ میں نے انہیں بیدار کیا تو انہوں نے کہا کہ بھائی جو کچھ تو نے دیکھا تجھ کو قسم ہے کسی دوسرے کو نہ بتانا۔ پس خدا کی قسم جب تک وہ فوت نہ ہوگئے میں نے یہ بات کسی سے نہ کہی۔''

حضرت عمرو بن عبسہؓ بارگاہ نبوت میں اپنے مشاہدات اور حضور ﷺ کے ارشادات بڑے لطف وانبساط کے ساتھ لوگوں کو بتایا کرتے تھے۔ ہم یہاں ان سے مروی صرف دو احادیث تبرکاً بیان کرتے ہیں:

''مسند احمد بن حنبل میں حضرت عمرو بن عبسہؓ سے روایت ہے کہ ایک شخص رسول اکرم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا اور دریافت کیا کہ یارسول اللہ ﷺ اسلام کیا چیز ہے؟۔ آپ ﷺ نے فرمایا اسلام یہ ہے کہ تیرا دل اللہ تعالیٰ کے سامنے جھک جائے اور تیری زبان اور ہاتھ سے کسی کو آزار نہ پہنچے۔ پھر اس نے پوچھا کہ اسلام کا سب سے بہتر جزو کیا ہے؟۔ آپ ﷺ نے فرمایا کہ ایمان۔ اس نے پوچھا کہ ایمان کیا چیز ہے؟۔ آپ ﷺ نے فرمایا کہ ایمان یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ، اس کے فرشتوں، اس کی کتابوں اور اس کے رسولوں کو دل سے ماننے اور مرنے کے بعد دوبارہ جی اٹھنے پر یقین رکھے۔ اس نے پوچھا کہ اچھا ایمان میں بہتر کیا ہے؟۔ آپ ﷺ نے فرمایا کہ ہجرت۔ اس نے عرض کیا کہ ہجرت سے کیا مراد ہے۔ آپ ﷺ نے فرمایا یہ کہ تو برائیاں ترک کردے۔ اس نے پوچھا اچھا تو سب سے بہتر ہجرت کونسی ہے؟۔ آپ ﷺ نے فرمایا کہ جہاد کرنا اور کافروں کے خلاف جان توڑ کر لڑنا۔ اس نے پوچھا کہ اچھا تو جہاد کونسا افضل ہے۔ آپ ﷺ نے فرمایا کہ اس شخص کا جہاد جس کا گھوڑا زخمی ہوجائے اور خود اس کا خون بھی بہہ جائے۔''

ایک روایت کے مطابق اس ارشاد میں آپ ﷺ نے یہ اضافہ بھی فرمایا کہ اس کے بعد دو کام ہیں جو سب سے عمدہ ہیں۔ مگر ہاں وہ شخص جو یہی کام کرے۔ ایک! حج جس میں جنایت نہ ہو۔ (یعنی جس میں کوئی گناہ سرزد نہ ہو) دوم! عمرہ کرنا۔

''مسند احمد بن حنبل کی ایک روایت میں حضرت عمرو بن عبسہؓ سے مروی ہے کہ ایک ضعیف العمر آدمی اپنی

لکڑی کا سہارا لئے ہوئے رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا اور عرض کی کہ یا رسول اللہ ﷺ میں قبول اسلام سے پہلے بہت سے خیانتیں اور گناہ کر چکا ہوں۔ اسلام کے بعد یہ لغزشیں معاف کر دی جائیں گی؟ آپ ﷺ نے فرمایا کیا تو یہ گواہی نہیں دیتا کہ اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں؟۔ اس نے کہا بے شک میں یہ گواہی دیتا ہوں اور یہ بھی کہ آپ ﷺ اللہ کے رسول ہیں۔ آپ ﷺ نے فرمایا تو جا اللہ نے تیرے زمانہ کفر کی تمام خیانتوں اور بیہودگیوں کو معاف کر دیا۔“

اتباع رسول، زہد وورع، خشیت الٰہی اور حق گوئی حضرت عمرو بن عبسہؓ کے صحیفۂ اخلاق کے نمایاں ابواب تھے۔ اللہ اور اللہ کے رسول ﷺ کے احکام سے سرمو انحراف بھی ان کو پسند نہیں تھا۔ خواہ کیسے ہی حالات ہوں۔ وہ لوگوں کو ہمیشہ سراط مستقیم پر چلنے کی تلقین کیا کرتے تھے۔

مسند احمد بن حنبل میں ہے کہ ایک دفعہ امیر معاویہؓ اور رومیوں کے درمیان ایک معاہدہ قرار پایا جس کے مطابق کوئی فریق ایک خاص مدت تک دوسرے فریق پر حملہ نہیں کر سکتا تھا۔ لیکن حالات نے کچھ ایسی صورت اختیار کی کہ امیر معاویہؓ نے لڑائی کی تیاری شروع کر دی اور اپنی فوجوں کو رومیوں کی سرحد پر متعین کر کے ارادہ کیا کہ معاہدہ کی میعاد ختم ہوتے ہی رومیوں پر دفعتاً حملہ کر دیا جائے۔ حضرت عمرو بن عبسہؓ بھی حضرت امیر معاویہؓ کے لشکر میں موجود تھے۔ انہیں حضرت امیر معاویہؓ کے ارادے کا علم ہوا تو انہوں نے بآواز بلند لوگوں کو تلقین کرنی شروع کر دی کہ مسلمانو! کسی کو دھوکہ نہ دو اور وعدہ کی پابندی کرو۔ ان کی تلقین کا نتیجہ یہ ہوا کہ حضرت امیر معاویہؓ نے اپنا ارادہ فسخ کر دیا۔

حافظ ابن حجرؒ نے اصابہ میں لکھا ہے کہ حضرت عمرو بن عبسہؓ نے حضرت عثمان ذوالنورینؓ کے عہد خلافت میں وفات پائی۔ مسند احمد بن حنبلؒ کی روایت سے شبہ ہو سکتا ہے کہ وہ امیر معاویہؓ کے زمانے تک زندہ تھے۔ لیکن اصابہ اور مسند کی روایتوں کی اس طرح تطبیق ہو سکتی ہے کہ حضرت عمرو بن عبسہؓ امیر معاویہؓ کے لشکر میں اس وقت شامل تھے جب امیر موصوف حضرت عثمانؓ کی طرف سے شام کے گورنر تھے اور وقتاً فوقتاً رومیوں کے خلاف مہمیں بھیجتے رہتے تھے۔ ارباب سیر نے حضرت عمرو بن عبسہؓ کو فضلائے صحابہ میں شمار کیا ہے۔

جناب محمد عابد صاحب کو صدمہ

عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت سیالکوٹ کے بہی خواہ اور امیر مرکزیہ حضرت مولانا خواجہ خان محمد صاحب دامت برکاتہم کے مخلص مرید محترم جناب بھائی محمد عابد صاحب کی اہلیہ محترمہ عید کے دنوں میں سیالکوٹ میں انتقال فرما گئیں۔ مرحومہ کے وصال سے محترم محمد عابد صاحب کے گھریلو نظام کا متاثر ہونا، اولاد کا والدہ کی سرپرستی سے محروم ہونا بہت سے مسائل کا باعث ہوا۔ اس موقعہ پر بھائی محمد عابد صاحب جن مسائل سے دوچار ہوئے وہ وہی بہتر جانتے ہیں۔ لیکن اس کے باوجود جس صبر وشکر کا اس موقعہ پر آپ نے مظاہرہ کیا وہ قابل رشک ہے۔ اللہ رب العزت مرحومہ کی بال بال مغفرت فرمائیں۔ پسماندگان کو صبر جمیل نصیب فرمائیں۔ عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت مرحومہ کے پسماندگان کے اس صدمہ میں برابر کی شریک غم اور تعزیت گزار ہے۔

امام اعظم ابوحنیفہ نعمان ابن ثابتؒ!

اوصاف وکمالات

مولانا محمد اسماعیل شجاع آبادی

حضرت امام ابوحنیفہؒ کا اسم گرامی نعمان بن ثابتؒ، آپ کے پوتے اسماعیل ابن حماد کی روایت ہے کہ: ’’ہم ابائے فارس میں سے ہیں۔ غلامی نے کبھی ہمیں مس نہیں کیا۔‘‘ آپ کی ولادت ۸۰ھ میں ہوئی۔ جلد، میانہ قد، خوش رو، خوش لباس اور عطر کا استعمال کثرت سے فرماتے۔ گھر سے باہر نکلتے تو فضا معطر ہو جاتی۔

علم فقہ کا حصول

حضرت حماد سے دس برس تک علم فقہ کو حاصل کیا۔ خلیفہ منصور نے سوال کیا کہ آپ نے کس سے علم حاصل کیا؟ فرمایا میں نے حماد سے انہوں نے ابراہیم نخعی سے۔ انہوں نے عمر بن خطابؓ، علی ابن ابی طالبؓ، عبداللہ ابن مسعودؓ، عبداللہ ابن عباسؓ سے منصور نے سن کر جواب دیا۔ خوب، خوب، ابوحنیفہؒ تم نے بہت مضبوط علم حاصل کیا۔ وہ سب کے سب طیبین وطاہرین تھے۔ دوسری روایت میں ہے۔ فرمایا کہ اصحاب عمرؓ سے عمرؓ کا اصحاب علیؓ سے علیؓ کا۔ اصحاب عبداللہؓ سے عبداللہؓ کا (ابن مسعود) اور ابن عباسؓ کے زمانہ میں ان سے بڑھ کر کوئی عالم نہ تھا۔

عبادت وریاضت

عبداللہ ابن مبارکؒ کا قول ہے کہ میں نے کوفہ پہنچ کر پوچھا کہ کوفہ والوں میں سب سے زیادہ پارسا کون ہے؟ لوگوں نے کہا ابوحنیفہؒ اور فرماتے ہیں کہ میں نے ابوحنیفہؒ سے زیادہ بڑھ کر کوئی پارسا نہیں دیکھا۔ ’’ما رائیت احداً اورع من ابی حنیفه ‘‘سفیان ابن عینہؒ فرماتے ہیں کہ ہمارے وقت میں کوئی آدمی مکہ میں ابوحنیفہ سے زیادہ نماز پڑھنے والا نہیں آیا۔

شب بیداری وتلاوت قرآن

یحییٰ ابن ایوب الزاہدؒ کا قول ہے کہ: ’’کان ابو حنیفه لا ینام اللیل ‘‘یعنی ابوحنیفہ رات کو نیند نہیں کرتے تھے۔ اسد بن عمرو کا قول ہے کہ ابوحنیفہؒ شب کی نماز میں ایک رکعت میں پورا قرآن ختم کر دیتے تھے۔ ابوالجویریہ فرماتے ہیں کہ میں نے ابوحنیفہؒ سے بہتر کسی کو شب زندہ دار نہیں پایا۔ مسعود ابن کرام فرماتے ہیں کہ میں ایک رات مسجد میں داخل ہوا کہ کسی کے قرآن پڑھنے کی آواز کان میں آئی۔ جس کی شیرینی دل میں اثر کر گئی۔ جب ایک منزل ختم ہوتی تو مجھ کو خیال ہوا کہ اب رکوع کریں گے۔ انہوں نے ایک تہائی قرآن پڑھ لیا۔ نصف ختم کیا۔ اس طرح پڑھتے رہے کہ قرآن مجید ایک رکعت میں ختم ہو گیا۔ میں نے دیکھا تو وہ ابوحنیفہ تھے۔ قیس ابن ربیع کا قول

ہے کہ ابوحنیفہ پرہیزگار، فقیہ، محسود خلاق تھا اور شیوخ حدیث کی بہت خدمت فرماتے۔

امام ابویوسفؒ فرماتے ہیں کہ ابوحنیفہؒ ہر سائل کی حاجت پوری فرماتے تھے اور دربار کے عطیات سے ہمیشہ بچتے رہے۔ آپ کی امانت داری مسلم تھی۔

وکیع کا قول ہے۔''کان واللہ ابوحنیفہ عظیم الامانۃ وکان اللہ فی قلبہ جلیلاً وکبیراً'' خدا کی قسم ابوحنیفہؒ بڑے امانت دار تھے۔ اللہ تعالیٰ کی جلالت وکبریائی ان کے دل میں بھری ہوئی تھی۔

وفورِ عقل اور بالغ نظری

عبداللہ ابن مبارکؒ نے سفیان ثوریؒ سے کہا کہ''ابوحنیفہ غیبت سے کس قدر دور بھاگتے ہیں۔ میں نے کبھی ان کو کسی کی غیبت کرتے نہیں سنا۔'' علی ابن عاصمؒ کا قول ہے کہ اگر ابوحنیفہؒ کی عقل روئے زمین کے آدھے آدمیوں کی عقل سے تولی جائے تو اس کا پلڑا بھاری رہے گا۔ خارجہ ابن مصعب نے کہا کہ میں نے ایک ہزار علماء دیکھے ہیں۔ ان میں سے تین یا چار عاقل پائے۔ ان میں سے ایک ابوحنیفہؒ ہیں۔ یزید ابن ہارونؒ کا قول ہے کہ میں نے بہت سے آدمی دیکھے۔ کسی کو ابوحنیفہؒ سے زیادہ عاقل زیادہ فاضل اور زیادہ پارسا نہیں پایا۔ عبداللہ ابن مبارکؒ کا قول ہے کہ میں نے حسن ابن عمارہ کو دیکھا کہ ابوحنیفہؒ کی رکاب تھامے ہوئے کھڑے ہیں اور کہتے ہیں کہ واللہ ہم نے کوئی انسان نہیں دیکھا جو فقہ میں تم سے زیادہ بالغ النظر ہو۔ یا زیادہ صابر اور حاضر جواب ہو۔ تم اپنے وقت کے مسلم پیشوا ہو۔ تم پر جو اعتراض کرتے ہیں وہ حاسد ہیں۔

حق پر استقامت

سہیل بن مزاحم کا قول ہے کہ دنیا ابوحنیفہؒ کے قدموں پر گری انہوں نے آنکھ اٹھا کر نہ دیکھا۔ اس کے لینے کے لئے کوڑوں کے ذریعہ مجبور کئے گئے۔ مگر قبول نہ کیا۔ دو مرتبہ اس کی وجہ سے جسمانی تکلیف اٹھائی۔

پہلی مرتبہ بنوامیہ کے زمانہ میں جب کوفہ کے گورنر ابن ہبیرہ نے کوفہ کی قضاء کا عہدہ پیش کیا۔ آپ نے انکار فرمادیا۔ انکار پر سو درے لگائے گئے۔ ہر روز دس کوڑے مارے جاتے۔ ایک دن کوڑے لگنے کے دوران رو پڑے تو رہائی کے بعد کسی نے رونے کا سبب پوچھا تو فرمایا۔ مجھے اپنی والدہ کی تکلیف ایذا رسانی کا باعث بنی اور میں رو دیا۔

دوسری مرتبہ خلیفہ منصور نے بغداد طلب کیا اور قضاء کا عہدہ سنبھالنے کا اصرار کیا۔ آپ انکار فرماتے رہے۔ خلیفہ نے قسم کھا کر کہا کہ آپ کو قضاء قبول کرنی پڑے گی۔ آپ نے قسم کے ساتھ انکار کر دیا تو حاجب ربیع نے کہا کہ امیر المؤمنین بار بار قسم کھاتے ہوں اور تم مسلسل انکار کرتے جارہے ہو۔ تو آپ نے فرمایا کہ امیر المؤمنین کو قسم کا کفارہ ادا کرنا مجھ سے زیادہ آسان ہے۔ بالآخر خلیفہ منصور عباسی نے قید کا حکم دیا۔ قید کے دوران ایک مرتبہ پھر بلا کر فرمائش کی۔ اس پر آپ نے فرمایا:''اصلح اللہ امیر المؤمنین ما انا اصلح للقضاء'' خدا امیر المؤمنین کا بھلا کرے۔ میں عہدہ قضاء کی صلاحیت نہیں رکھتا۔ منصور نے کہا کہ تم جھوٹے ہو۔ اس پر آپ نے فرمایا

کہ امیر المؤمنین نے خود میری تصدیق کر دی کہ مجھ کو جھوٹا کہا اگر میں فی الواقع جھوٹا ہوں تو عہدہ قضا کے قابل نہیں اور اگر سچا ہوں تو کہہ چکا ہوں کہ مجھ میں صلاحیت نہیں۔ منصور نے یہ سن کر پھر قید خانے میں بھیج دیا۔

اسی قید کے دوران چھ دن علیل رہ کر ۱۵۰ھ میں وفات پائی۔ ستر برس کی عمر میں اللہ کو پیارے ہوئے۔

ابن جریج نے خبر سن کر انا للّٰہ پڑھی اور کہا۔''ای علم ذھب'' کیسا علم رٹھ گیا۔''انا للّٰہ وانا الیہ راجعون'' یہ مختصر مضمون ''امام ابوحنیفہؒ'' اوران کے ناقدین مترجمہ مولانا حبیب الرحمٰن خان شیروانی سے لیا گیا ہے۔اصل کتاب خطیب بغدادیؒ کی ہے۔

امام اعظمؒ کی قبر کے متعلق امام شافعیؒ کی ایک روایت لکھی ہے۔علی ابن میمون شاگرد امام شافعیؒ روایت کرتے ہیں کہ مجھ سے امام شافعیؒ نے کہا:''انی لا تبرک بابی حنیفه واحی علیٰ خبره فی کل یوم یعنیٰ'' زاکراً فاذا عرضت لی حاجة صلیت رکعتین وحبیت الیٰ قبره وسالت اللّٰه تعالیٰ الحاجة عنده فما تبعد عنی حتیٰ تقضیٰ''

میں ابوحنیفہؒ کے توسل سے برکت حاصل کرتا ہوں۔ ہر روز ان کی قبر کی زیارت کو جاتا ہوں۔ جب کوئی حاجت پیش آتی ہے۔ دو رکعت نماز پڑھ کر ان کی قبر کے پاس اللہ تعالیٰ سے دعاء کرتا ہوں۔ دعاء کے بعد مراد بر آنے میں دیر نہیں لگتی۔ (امام ابوحنیفہؒ اوران کے ناقدین ص ۲۸)

حضرت مولانا نور محمد صاحب کی والدہ کا وصال

عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت سرگودھا کے امیر حضرت مولانا نور محمد صاحب استاذ الحدیث جامعہ مفتاح العلوم سرگودھا کی والدہ محترمہ کا گزشتہ دنوں سرگودھا میں انتقال ہو گیا۔ سرگودھا میں آپ کا بہت بڑا جنازہ ہوا۔ بعد میں ان کا جسد خاکی مانسہرہ آبائی گاؤں لیجایا گیا۔ وہاں پر ورثا نے بھی جنازہ پڑھا اور آبائی قبرستان میں انہیں رحمت حق کے سپرد کر دیا گیا۔ مرحومہ اس اعتبار سے بہت ہی خوش نصیب خاتون تھیں کہ ان کی اولاد عالم، حافظ، خطیب وامام اور دین کے مختلف شعبوں میں ترویج واشاعت اسلام کا فریضہ سرانجام دے رہی ہے۔ دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ مرحومہ کو کروٹ کروٹ جنت نصیب فرمائیں اور پسماندگان کو صبر جمیل کی نعمت نصیب ہو۔ آمین! عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت حضرت مولانا کے اس غم میں برابر کی شریک غم ہے۔

حاجی عبدالرحمٰن صاحب کی والدہ کا وصال

عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت گوجرانوالہ کے رہنما حضرت حاجی عبدالرحمٰن صاحب کی والدہ محترمہ کا عید قربان سے اگلے روز ان کے آبائی گاؤں میں انتقال ہو گیا۔ حق تعالیٰ شانہ مرحومہ کی نیکیوں کو اپنی بارگاہ میں شرف قبولیت سے نوازیں۔ ان کی سیئات سے درگزر فرمائیں اور ان کو کروٹ کروٹ جنت نصیب فرمائیں۔ گوجرانوالہ، لاہور، سیالکوٹ، ملتان سے مختلف جماعتی احباب نے حضرت حاجی صاحب کی خدمت میں جا کر اظہار تعزیت کیا اور ان کے اس غم کو اپنا غم قرار دیا۔ اللہ رب العزت پسماندگان کو صبر جمیل کی نعمت سے وافر حصہ نصیب فرمائیں۔ آمین!

اخلاق کی اہمیت وفضائل!

پروفیسر محمد یونس جنجوعہ

’’عن عائشةؓ قالت سمعت رسول اللہ ﷺ یقول: ان المؤمن لیدرک بحسن خلقه درجات قائم اللیل صائم النھار (رواہ احمد وابوداؤد)‘‘ ﴿حضرت عائشہؓ سے روایت ہے۔فرماتی ہیں کہ میں نے رسول اللہ ﷺ سے سنا۔آپ ﷺ فرماتے تھے۔صاحب ایمان بندہ اپنے اچھے اخلاق سے ان لوگوں کے درجات حاصل کرلیتا ہے جورات بھر نفلی نمازیں پڑھتے ہوں اوردن کوروزہ رکھتے ہوں۔﴾

اس حدیث سے یہ بات ظاہر ہوتی ہے کہ جب کسی شخص کا عقیدہ صحیح اور عمل درست ہوتو اگرچہ ایسا شخص رات کے نوافل اوررمضان کے علاوہ روزے کثرت کے ساتھ نہ رکھتا ہو۔مگراس کی شخصیت حسن اخلاق سے مزین ہوتو ایسا شخص عبادات میں سبقت لے جانے والے مؤمنین کی سی فضیلت حاصل کرلیتا ہے۔

حسن اخلاق انسان کے کرداراوررویے کودلکش بناتا ہے اورایسے آدمی کی شخصیت عوام الناس کے درمیان پرکشش اور ہردل عزیز ہوجاتی ہے۔وہ اپنی اخلاقی خوبیوں کی بناء پرلوگوں کی توجہ کا مرکز بن جاتا ہے۔ہمارے سچے اورحقیقی راہنما اللہ کے رسول حضرت محمد مصطفی ﷺ ہیں۔جب ہم ان کی زندگی کا مطالعہ کرتے ہیں توانہیں تمام فضائل اخلاق سے آراستہ پاتے ہیں۔ایسا کیوں نہ ہو۔اللہ تعالیٰ نے انہیں بنی نوع انسان کے لئے نمونہ بنا کر بھیجا ہے۔رسول اللہ ﷺ نے بھرپور زندگی بسر کی۔آپؐ روزمرہ کے کام کاج میں حصہ لیتے،خرید وفروخت کرتے، ضرورت مندوں کی ضرورتیں پوری کرتے،دوسروں کے ساتھ شائستہ انداز میں گفتگو کرتے،ساتھیوں کی تربیت کرتے،دشمنوں کے ناپاک عزائم سے باخبر اور ہوشیار رہتے،صحابہؓ کے ساتھ سنجیدہ گفتگو کرتے اورکبھی کبھی خوش طبعی بھی فرماتے۔آپؐ اس رویے اورطرز عمل کے ساتھ ساتھ حقوق اللہ کی ادائیگی میں بھی پیش پیش تھے۔پنجگانہ نمازوں کے علاوہ آپؐ رات کے اوقات میں نفل نمازیں بھی پڑھتے،رمضان کے روزے توفرض ہیں۔اس کے علاوہ بھی ہرمہینے کئی دن نفل روزہ رکھتے۔تاہم رات کے اوقات میں آرام بھی فرماتے۔دن کو دوپہر کے وقت تھاڑی دیر کے لئے لیٹ جانا بھی آپؐ کے معمول میں شامل تھا۔چونکہ آپؐ کی زندگی سراسر متوازن تھی۔اس لئے خالق کائنات نے’’لقد کان لکم فی رسول اللہ اسوۃ حسنة (الاحزاب:۲۱)‘‘ ﴿تمہارے لئے رسول اللہ ﷺ کی زندگی میں اچھا نمونہ موجود ہے۔﴾ کے الفاظ قرآن میں نازل فرماکر انسانوں کے لئے صراط مستقیم پر چلنے کا عملی مظہر فراہم کردیا۔

رسول اللہ ﷺ کے مقصد بعثت کا ایک نمایاں پہلو یہ بھی ہے کہ وہ انسانوں کو شرف انسانیت سکھائیں اور شرف انسانیت فضائل اخلاق ہی کا دوسرا نام ہے۔رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:’’انما بعثت معلما (سنن ابن ماجه، کتاب المقدمة، باب فضل العلماء والحث علی طلب العلم)‘‘ ﴿مجھے تو معلم بنا کر بھیجا گیا ہے۔﴾ ان الفاظ کے ساتھ جہاں آپؐ نے معلمین کی عظمت واضح کی،وہاں اساتذہ کی ذمہ داری بھی بتادی کہ وہ اپنے متعلمین

کے لئے مثالی کردار کے حامل بنیں۔ رسول اللہ ﷺ کا فرمان ہے۔ ''بعثت لاتمم حسن الاخلاق (موطا مالک، کتاب الجامع، باب انه قد بلغ ان رسول اللہ علیہ السلام قال بعثت لا تمم)'' ﴿مجھے اخلاقی خوبیوں کی تکمیل کے لئے بھیجا گیا ہے۔﴾ چنانچہ ہم دیکھتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ کی پوری زندگی فضائل اخلاق کی مظہر تھی۔ آپ ﷺ نے اپنے ساتھیوں کی اس طرح تربیت کی کہ ان میں سے ہر فرد اخلاقی خوبیوں سے متصف نظر آتا ہے۔

اس حدیث میں فضائل اخلاق کی اہمیت بیان کرتے ہوئے واضح کیا گیا ہے کہ بلاشبہ کثرت کے ساتھ نفلی روزے رکھنا اور رات کے اوقات میں عبادت کے لئے کھڑے ہونا بہت اچھے کام ہیں۔ مگر ان کاموں میں مصروف زندگی گزارنا خاصا مشکل کام ہے۔ البتہ جو آدمی نفلی نمازیں اور روزے تو زیادہ نہیں رکھتا۔ مگر وہ اخلاقی خوبیوں سے متصف ہے تو وہ مرتبے اور مقام کے اعتبار سے اس شخص کے درجہ کو پالیتا ہے۔ جو رات بھر نمازیں پڑھتا ہو اور دن کے وقت زیادہ تر روزہ رکھتا ہو۔

حضرت انسؓ فرماتے ہیں کہ ہم لوگ رسول اللہ ﷺ کے پاس بیٹھ ہوئے تھے کہ آپ ﷺ نے فرمایا: ''دیکھو ابھی ایک جنتی شخص آنے والا ہے۔'' تھوڑی دیر میں ایک انصاریؓ اپنے بائیں ہاتھ میں اپنی جوتیاں لیئے ہوئے تازہ وضو کر کے آرہے تھے۔ داڑھی پر سے پانی ٹپک رہا تھا۔ دوسرے دن بھی اسی طرح ہم بیٹھے ہوئے تھے کہ آپ ﷺ نے یہی فرمایا اور وہی شخص اسی طرح آئے۔ تیسرے دن بھی یہی ہوا۔ حضرت عبداللہ بن عمرو بن العاصؓ متجسس ہوئے کہ یہ انصاری صحابی، جنہیں آپ ﷺ نے جنتی کہا ہے۔ کیا عمل کرتے ہیں۔ لہٰذا جب مجلس نبوی ﷺ ختم ہوئی اور یہ بزرگ وہاں سے اٹھ کر چلے تو حضرت عبداللہ بن عمروؓ بھی ان کے پیچھے ہولئے اور ان انصاری صحابیؓ سے کہنے لگے کہ حضرات! مجھ میں اور میرے والد میں کچھ تکرار ہوگئی ہے۔ جس پر میں قسم کھا بیٹھا ہوں کہ تین دن تک اپنے گھر نہیں جاؤں گا۔ پس اگر آپ مہربانی فرما کر مجھے اجازت دیں تو میں یہ تین دن آپ کے ہاں گزار لوں۔ انہوں نے کہا بہت اچھا۔ چنانچہ حضرت عبداللہؓ فرماتے ہیں کہ میں نے یہ تین راتیں ان کے ساتھ گزاریں۔ دیکھا کہ وہ رات کو تہجد کی لمبی نماز بھی نہیں پڑھتے۔ صرف اتنا کرتے ہیں کہ جب آنکھ کھلتی ہے تو اللہ تعالیٰ کا ذکر اور اس کی بڑائی اپنے بستر پر ہی لیٹے لیٹے کر لیتے ہیں۔ یہاں تک کہ فجر کی نماز کے لئے اٹھ جاتے ہیں۔ ہاں یہ ضرور تھا کہ میں نے ان کے منہ سے سوائے کلمہ خیر کے اور کچھ نہیں سنا۔ بہرحال جب تین راتیں گزر گئیں تو مجھے ان کا عمل بہت ہی ہلکا سا معلوم ہونے لگا۔ اب میں نے ان سے کہا کہ حضرت! دراصل نہ تو میرے اور میرے والد کے درمیان کوئی ایسی باتیں ہوئی تھیں نہ میں نے ناراضی کے باعث گھر چھوڑا تھا۔ بلکہ واقعہ یہ ہوا کہ تین مرتبہ آنحضرت ﷺ نے فرمایا کہ ابھی ایک جنتی شخص آرہا ہے اور تینوں مرتبہ آپ ہی تشریف لائے تو میں نے ارادہ کیا کہ آپ کی خدمت میں کچھ دن رہ کر دیکھوں تو سہی کہ آپ ایسی کون سی عبادتیں کرتے ہیں جو جیتے جی بزبان رسول ﷺ آپ کے جنتی ہونے کی یقینی خبر ہم تک پہنچ گئی۔ چنانچہ میں نے یہ بہانہ بنایا اور تین رات تک آپ کی خدمت میں رہا تا کہ آپ کے اعمال دیکھ کر میں بھی ویسے ہی عمل شروع کردوں۔ لیکن میں نے تو آپ کو نہ تو کوئی نیا عمل کرتے ہوئے دیکھا نہ عبادت ہی میں اوروں سے زیادہ بڑھا ہوا دیکھا۔ اب میں جارہا ہوں۔ لیکن ایک سوال ہے کہ آپ ہی بتایئے آخر وہ کون سا عمل ہے۔ جس نے آپ کو پیغمبر

خدا ﷺ کی زبانی جنتی بنا دیا؟ انہوں نے کہا بس تم میرے اعمال کو دیکھ چکے۔ ان کے سوا اور کوئی خاص پوشیدہ عمل تو ہے نہیں۔ چنانچہ حضرت عبداللہ بن عمرو ان سے رخصت ہو کر چل دیئے۔ تھوڑی ہی دور نکلے تھے کہ انہوں نے آواز دی اور فرمایا۔ ہاں میرا ایک عمل سنتے جاؤ۔ وہ یہ کہ میرے دل میں کبھی کسی مسلمان سے دھوکہ بازی، حسد اور بغض کا ارادہ بھی نہیں ہوا۔ میں کبھی کسی مسلمان کا بدخواہ نہیں بنا۔ حضرت عبداللہؓ نے یہ سن کر فرمایا کہ بس اب معلوم ہو گیا۔ اسی عمل نے آپ کو اس درجہ تک پہنچایا اور یہی وہ چیز ہے جو ہر ایک کے بس کی نہیں۔

جان لینا چاہئے کہ فضائل اخلاق نام ہے دوسروں کے ساتھ حسن سلوک کا۔ حضرت معاذ بن جبلؓ کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے مجھے مخاطب کرتے ہوئے فرمایا: ”احسن خلقك للناس يا معاذ بن جبل (موطا مالك، كتاب الجامع باب ماجاء في حسن الخلق) “ ﴿اے معاذ! لوگوں کے لئے اپنے اخلاق کو بہتر بناؤ۔﴾ گویا اچھا انسان وہ ہے جو دوسروں کے لئے مفید اور ہر کوئی اس کی اذیت سے مامون ومحفوظ ہو۔

رحم دلی اچھی عادت ہے۔ رسول اللہ ﷺ نے لوگوں پر رحم کرنے اور معاف کرنے کا درس دیا ہے۔ آپ ﷺ نے فرمایا: ”لا يرحم الله من لا يرحم الناس (صحيح البخاري التوحيد، باب قول الله تبارك وتعالىٰ قل ادعوا الله اوادعو الرحمن) “ ﴿وہ لوگ اللہ تعالیٰ کی خاص رحمت سے محروم رہیں گے۔ جن کے دلوں میں دوسرے آدمیوں کے لئے رحم نہیں۔﴾ کسی انسان یا جانور کو تکلیف یا مشکل میں دیکھ کر اس کی مدد کے لئے آگے بڑھنا بہت بڑی نیکی ہے۔ آپ ﷺ نے فرمایا: ”من قضىٰ لاحد من امتي حاجة يريد ان يسره بها فقد سرني ومن سرني فقد سر الله ومن سر الله ادخله الله الجنة (رواه البيهقي في شعب الايمان) “ ﴿جس نے میرے کسی امتی کی حاجت پوری کر دی۔ اس کا دل خوش کرنے کے لئے تو اس نے مجھے خوش کیا۔ اور جس نے مجھے خوش کیا۔ اس نے میرے اللہ کو خوش کیا اور جس نے اللہ کو خوش کیا۔ اللہ اس کو جنت میں داخل فرمائے گا۔﴾ اللہ تعالیٰ ساری مخلوق کا کفیل ہے۔ وہ سب کا روزی رساں اور ضروریات زندگی کو پورا کرنے والا ہے۔ تمام مخلوق اللہ تعالیٰ کا کنبہ ہے۔ پس جو آدمی اللہ تعالیٰ کی مخلوق کے ساتھ اچھا سلوک کرتا ہے وہ اللہ کا پسندیدہ بن جاتا ہے۔ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”الخلق عيال الله فاحب الخلق الى الله من احسن الىٰ عياله (رواه البيهقي في شعب الايمان) “ ﴿ساری مخلوق اللہ کا کنبہ ہے۔ پس اللہ کو اپنی ساری مخلوق میں زیادہ محبت ان بندوں سے ہے جو اس کی مخلوق کے ساتھ احسان کریں۔﴾

مشرکین مکہ نے رسول اکرم ﷺ اور آپؐ کے ساتھیوں پر اس قدر ظلم کیا کہ انہیں مکہ چھوڑ کر مدینہ میں پناہ لینی پڑی۔ لیکن فتح مکہ کے موقع پر آپؐ نے عام معافی کا اعلان فرما کر کہ: ”فاني اقول لكم ما قال يوسف لا خوته لا تثريب عليكم اليوم اذهبوا فانتم الطلقاء “ ﴿میں تم سے وہی کہوں گا جو یوسف علیہ السلام نے اپنے بھائیوں سے کہا تھا۔ آج تمہارے اوپر کوئی گرفت نہیں۔ جاؤ پس تم آزاد ہو۔﴾ (یہ روایت کتب سیرت میں مختلف حوالوں سے نقل ہوئی ہے۔ علامہ البانیؒ نے ڈاکٹر سعید رمضان البوطی کی کتاب فقہ السیرۃ پر اپنے نقد وتبصرے میں اسے ضعیف کہا ہے۔ ملاحظہ ہو ص۳۸۲)

حسن اخلاق کا وہ نمونہ چھوڑا کہ دنیا اس کی مثال پیش نہیں کر سکتی۔ بدلہ لینے اور سزا دینے کی قدرت رکھنے کے باوجود معاف کرنا اللہ کو بہت پسند ہے۔ ایثار وقربانی بہت بڑی اخلاقی خوبی ہے۔ یہ خوبی آپؐ کے کردار میں بدرجۂ اتم پائی جاتی تھی۔ آپ کئی کئی دن کے فاقے برداشت کر لیتے تھے۔ لیکن دوسروں کے سوال کو کبھی رد نہ فرماتے تھے۔ آپؐ کے صحابہ کرامؓ میں بھی یہ خوبی نمایاں تھی کہ وہ اپنی ضرورت پر دوسروں کی ضرورت کو ترجیح دیتے تھے۔ قرآن مجید میں مؤمنین صادقین کی ایک یہ صفت بیان کی گئی ہے کہ: ''ویؤثرون علیٰ انفسھم ولو کان بھم خصاصة (الحشر:۹)'' ﴿وہ دوسروں کو اپنے اوپر ترجیح دیتے ہیں۔ چاہے وہ خود تنگی میں ہوں (ضرورت مند ہوں)﴾ یہی وجہ ہے کہ آپؐ کی رہنمائی میں وہ معاشرہ وجود میں آیا جس کے افراد باہم شیر وشکر اور الفت ومحبت کے رشتہ میں منسلک تھے۔ کسی دوسرے کی تکلیف کو گوارا نہ کرتے تھے۔ بلکہ خود تکلیف اٹھا کر دوسروں کے لئے راحت کا سامان بہم پہنچاتے تھے۔ سیرت صحابہؓ میں اس قسم کے بیشمار واقعات تاریخ کا حصہ ہیں۔

غصہ انسان کی سرشت میں ہے۔ مگر غصے پر کنٹرول نہ کر سکنا اور آپے سے باہر ہو جانا رذائل اخلاق میں سے ہے۔ جبکہ غصے پر قابو پانا بری فضیلت کی بات ہے۔ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''لیس الشدید بالصرعة انما الشدید الذی یملك نفسه عند الغضب (صحیح البخاری، کتاب الادب، باب الحذر من الغضب وصحیح مسلم، کتاب البر والصلة والآداب، باب فضل من یملك نفسه عند الغضب)'' ﴿پہلوان اور طاقتور وہ نہیں ہے جو مدمقابل کو پچھاڑ دے۔ بلکہ پہلوان تو درحقیقت وہ ہے جو غصہ کے وقت اپنے نفس پر قابو رکھے۔﴾ اللہ کی رضا کی خاطر غصہ پی جانے والوں کے لئے بشارت ہے کہ اللہ انہیں قیامت کے دن ساری مخلوق کے سامنے لائیں گے اور ان کو اختیار دیں گے کہ حوران بہشت میں سے جس حور کو چاہیں اپنے لئے پسند کر لیں۔

(جامع ترمذی، سنن ابی داؤد)

باہم نفرت وعداوت، حسد اور بدگمانی، بغض اور کینہ، یہ سب رذائل اخلاق ہیں۔ ان سے بچنے کی تاکید کی گئی ہے۔ نرم مزاجی، حلم وبردباری، خوش کلامی، صدق وامانت، قناعت واستغناء، شرم وحیا اور صبر وشکر اخلاقی خوبیاں ہیں۔ جن کے بارے میں رسول اللہ ﷺ کا ارشاد ہے: ''ان اثقل شئ یوضع فی میزان المؤمن یوم القیامة خلق حسن (رواه البیھقی فی شعب الایمان)'' ﴿قیامت کے دن مؤمن کی میزان عمل میں سب سے زیادہ وزنی اور بھاری چیز جو رکھی جائے گی وہ اس کے اچھے اخلاق ہوں گے۔﴾ حسن اخلاق میں یہ بھی ہے کہ اپنے مسلمان بھائی سے شگفتہ روئی کے ساتھ ملاقات کی جائے۔ اس کام میں نہ تو کوئی پیسہ خرچ ہوتا ہے اور نہ ہی کسی قسم کی تکلیف اٹھانی پڑتی ہے۔ جبکہ یہ بھی بڑے اجر وثواب کا کام ہے۔ رسول اللہ ﷺ کا ارشاد ہے کہ کسی بھی نیکی کو حقیر نہ جانو۔ اگر تم اپنے مسلمان بھائی سے خندہ پیشانی سے ملتے ہو تو یہ بھی ایک قابل قدر نیکی ہے۔

پس ہر مسلمان پر لازم ہے کہ وہ اخلاقی خوبیاں اپنائے۔ دوسروں کے لئے نیک اور مفید جذبات رکھے۔ کسی اخلاقی خوبی کو معمولی خیال نہ کرے اور رذائل اخلاق سے اپنے دامن کو بچا رکھے۔

قادیانیوں کا مکمل بائیکاٹ ...... شریعت مطہرہ کے عین مطابق ہے!

جامعہ خیر المدارس ملتان کا ایک فتویٰ

نحمده ونصلي علىٰ رسوله الكريم ۰ امابعد: قال الله تبارك وتعالىٰ ان الدين عندالله الاسلام ومن يبتغ غير الاسلام دينا فلن يقبل منه وهو في الآخرة من الخاسرين!

دین اسلام کا سورج طلوع ہوجانے کے بعد نہ کوئی دین سماوی عنداللہ قابل قبول ہے اور نہ کوئی انسانوں کا من گھڑت دنیاوی دین، اخروی کامیابی کا ضامن اور نجات کا باعث ہے۔ عنداللہ قبولیت، اخروی کامیابی اور نجات صرف دین اسلام میں منحصر ہے۔ قادیانیت اپنے من گھڑت مسلک کو اگر دین کہنے پر مصر ہے تو مذکورہ بالا فرمان باری تعالیٰ کی روشنی میں وہ عنداللہ دین مردود ہے۔ ختم نبوت کا عقیدہ دین اسلام کا قطعی یقینی اور لازوال عقیدہ ہے۔ قرآن کریم کی بیسیوں آیات اور خاتم الانبیاء سید الرسل ﷺ کی سینکڑوں احادیث اور اجماع امت سے یہ قطعی عقیدہ ثابت ہے۔ اس قطعی عقیدہ کا بالتاویل یا بلاتاویل، منکر دائرہ اسلام سے خارج ہے۔

مرزا قادیانی اور ان کے متبعین کا تمام دنیا کے مسلمانوں کے بارے میں نظریہ

مرزا غلام احمد قادیانی اپنے نہ ماننے والوں (تمام مسلمانوں) کو خنزیر اور ان کی عورتوں کو کتیاں قرار دیتا ہے۔ (نجم الہدیٰ ص۱۰)

مرزا بشیر احمد بی اے مرزا قادیانی کے بارے میں لکھتا ہے کہ: ”جو شخص محمد ﷺ کو مانتا ہے پر مسیح موعود (مرزا قادیانی) کو نہیں مانتا وہ نہ صرف کافر بلکہ پکا کافر اور دائرہ اسلام سے خارج ہے۔“ (کلمۃ الفصل ص۱۱۰)

نیز لکھا ہے کہ: ”غیر احمدیوں (تمام مسلمانوں) سے ہماری نمازیں الگ کی گئیں۔ ان کو لڑکیاں دینا حرام قرار دیا گیا۔ ان کے جنازے پڑھنے سے روکا گیا۔“ (کلمۃ الفصل ص۱۶۹)

مذکورہ بالا حوالہ جات سے ثابت ہوا کہ مرزا قادیانی اور ان کے متبعین کی نظر میں تمام دنیا کے مسلمان مرد خنزیر اور مسلمان عورتیں کتیاں ہیں۔ تمام روئے زمین کے مسلمان مرزا قادیانی کی نظر میں:

☆ ...... پکے کافر ہیں۔ ☆ ...... ان کو رشتہ دینا حرام۔ ☆ ...... ان کی نماز جنازہ پڑھنا ناجائز۔

☆ ...... اور قادیانی امت کی نمازیں تمام اہل اسلام کی نمازوں سے الگ اور مختلف ہیں۔

جس گروہ نے اپنے آپ کو مسلمانوں سے اس قدر علیحدہ کرلیا ہو پھر بھی مسلمانوں کا ان کے اندر گھسنا، ان سے تعلقات رکھنا اور غمی خوشی میں شرکت کرنا غیرت ایمانی کے خلاف ہے۔

حضرات انبیاء علیہم السلام کے بارے میں قادیانیت کا چہرہ ملاحظہ ہو

حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے بارے میں لکھتا ہے کہ: ’’آپ (عیسیٰ علیہ السلام) کا خاندان بھی نہایت پاک اور مطہر ہے۔ تین دادیاں اور نانیاں زنا کار اور کسبی عورتیں تھیں جن کے خون سے آپ کا وجود ظہور پذیر ہوا۔‘‘ (ضمیمہ انجام آتھم ص ۷، روحانی خزائن ص ۲۹۱ ج ۱۱)

مرزا قادیانی حضرت مریم علیہا السلام اور خود حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے بارے میں رقمطراز ہے

’’جب چھ سات مہینے کا حمل ظاہر ہوگیا تب حمل کی حالت میں ہی قوم کے بزرگوں نے مریم کا یوسف نام کے ایک نجار (ترکھان) سے نکاح کردیا اور اس کے گھر جاتے ہی ایک دو ماہ کے بعد مریم کو بیٹا پیدا ہوا وہی عیسیٰ اور یسوع کے نام سے مشہور ہوا۔‘‘ (چشمہ مسیحی ص ۲۶)

ہر قاری اور ذی شعور غور کرلے کہ جو باتیں مرزا قادیانی نے حضرت عیسیٰ علیہ السلام اور حضرت مریم علیہا السلام اور حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی دادیوں اور نانیوں کے بارے میں کہی ہیں اگر یہ باتیں ہمارے بارے میں کوئی شخص کہے تو کیا پھر بھی دوستیاں، تعلقات اور کاروباری لین دین رہتا یا اس سے زندہ رہنے کا حق چھین لیا جاتا؟۔ اس شخص سے تو کیا اس کے مکمل خاندان سے ہمیشہ ہمیشہ کے لئے بائیکاٹ ہوتا یا نہیں؟۔ کیا حضرات انبیاء علیہم السلام کی عزت وعظمت ہم سے بھی نعوذ باللہ کم ہے؟۔ اپنے بارے میں مذکورہ بالا نازیبا کلمات سننے کی تاب نہ ہو اور حضرات انبیاء علیہم السلام کے بارے میں ہر طرح کی بکواس سن کر ہماری غیرت نہ جاگے تو ڈوب کر مرنے کا مقام ہے۔

سوال...... کچھ لوگوں کا کہنا ہے کہ کیا حضور ﷺ نے اپنے کافر اعزہ واقارب سے سلام کلام بند کیا؟۔

جواب...... اگر قادیانی اپنے آپ کو مسلمانوں سے بالکل علیحدہ کرلیں۔ نہ قرآن کریم کو اپنی کتاب کہیں اور اسلامی اصطلاحات ترک کردیں اور مسلمانوں کے خلاف سازشوں سے باز آجائیں، ذمی بن کر رہیں تو ہم بھی ان سے لین دین اور سلام کلام سے منع نہیں کریں گے۔ ان کا طرز عمل تو یہ ہے کہ اپنے آپ کو پکا سچا مسلمان قرار دیتے ہیں اور تمام مسلمانوں پر پکا کافر ہونے کا فتویٰ صادر کرتے ہیں۔ کما مرّ!

الحاصل حضرت اقدس مولانا مفتی ولی حسن ٹونکیؒ کا جاری کردہ فتویٰ بالکل صحیح ہے۔ بندہ اس سے من وعن متفق ہے۔ ماشاء اللہ! حضرت نے تحقیق کا حق ادا کیا۔ قادیانیوں کی ریشہ دوانیوں اور ارتدادی سلسلہ کے سدباب کے لئے ان سے معاشرتی، اقتصادی بائیکاٹ شرعاً ضروری اور واجب ہے۔ حضرت اقدس قدس سرہ نے ہر قسم کے دلائل سے اسے مبرہن فرمادیا ہے۔ اس لئے مزید کسی دلیل کی حاجت نہیں۔

اصاب من اجاب	الجواب صحیح	الجواب صحیح	حضرت مولانا مفتی محمد عبداللہ
حضرت مولانا مفتی محمد اسحٰق زید مجدہم	حضرت مولانا مفتی عبدالحکیم	حضرت مولانا مفتی محمد عثمان	رئیس دارالافتاء جامعہ خیر المدارس ملتان
مفتی جامعہ خیر المدارس ملتان	نائب مفتی جامعہ خیر المدارس ملتان	معین مفتی جامعہ خیر المدارس ملتان	

اسلام اور قادیانیت ...... ایک تقابلی مطالعہ!

مولانا غلام رسول دین پوری

’’الحمد للّٰہ الحی القیوم وحدہ، والصلوٰۃ والسلام علیٰ من لا نبی بعدہ ۰ اما بعد!‘‘

عقائد اسلامیہ میں عقیدۂ ختم نبوت چونکہ ایک بنیادی اور ایسا معروف ومشہور اور مسلم عقیدہ ہے کہ اس میں کسی شخص کو چون وچرا کی کوئی گنجائش نہیں۔ اس لئے کہ ایک تو اللہ تعالیٰ نے قرآن پاک میں اور رسول اللہ ﷺ نے احادیث میں اس عقیدہ کو مختلف عنوانات سے مختلف اوقات میں ایسا واضح اور مدلل ومبرہن کر دیا ہے کہ کسی تحریف کرنے والے کی تحریف نہیں چل سکتی۔ دوسرا صحابہ کرام سے لے کر آج تک ہر دور کے مسلمانوں کا اجماع واتفاق رہا ہے کہ سید الاوّلین والآخرین جناب حضرت محمد رسول اللہ ﷺ خدا کے آخری نبی اور رسول ہیں۔ آپؐ کے بعد کوئی نبی نہیں۔ یہ مسئلہ بدیہی اور شک وشبہ سے منزہ وپاک ہے۔ لیکن قادیانی فرقہ مسلمانوں کے ایمان کو کمزور کرنے اور ان کے دلوں میں شکوک وشبہات پیدا کرنے کے لئے شب وروز زور لگا تا رہتا ہے۔ اس لئے مسلمانوں کے ایمان کو مضبوط کرنے کے لئے زیر نظر مضمون بنام ’’تقابلی مطالعہ‘‘ (جس میں اسلامی عقیدہ اور مرزائی عقیدہ واضح کرنے کے لئے) نہایت اختصار کے ساتھ قارئین کرام کی خدمت میں پیش کیا جارہا ہے۔ پڑھئے اور انصاف کیجئے! کہ کس طرح پنجاب کے مسیلمہ نے قرآن وحدیث اور اصول اسلام پر ارتداد والحاد کا کلہاڑا چلایا ہے۔ اللہ تعالیٰ جمیع اہل اسلام کے ایمان کی حفاظت فرمائیں! اور تا بوقت موت عقیدۂ ختم نبوت پر استقامت اور اس کا تحفظ کرنے کی توفیق مرحمت فرمائیں۔ آمین ثم آمین!

حضرات انبیاء علیہم السلام کی تعلیم

خدا تعالیٰ کے تمام پیغمبروں نے کبھی کسی بشر سے کسی قسم کا کوئی علم حاصل نہیں کیا۔ بلکہ وہ امی اور ناخواندہ ہوتے تھے۔ ان کی تعلیم من جانب اللہ لدنی اور روحانی طور پر بذریعہ وحی والہام ہوتی تھی۔ چنانچہ مروی ہے: ’’عن عبداللّٰہ بن عمرؓ قال قال رسول اللّٰہ ﷺ انا امۃ امیۃ لا نکتب ولا نحسب (رواہ البخاری ومسلم)‘‘ ﴿حضرت عبداللہ بن عمرؓ روایت فرماتے ہیں کہ سید الخلق ﷺ نے فرمایا کہ ہم پیغمبر (علیہم السلام) ناخواندہ گروہ ہیں۔ نہ لکھنا جانتے ہیں اور نہ ہم نے حساب سیکھا ہے۔﴾

اس روایت سے معلوم ہوتا ہے کہ حضرات انبیاء علیہم السلام کا مقدس طبقہ دنیا کے کسی استاد کے پاس تعلیم حاصل نہیں کرتا۔ ان کے معلم ومربی خود اللہ تعالیٰ ہی رہے۔ اب اس کے مقابل مرزا قادیانی کی تعلیم کا جائزہ لیں۔

مرزا قادیانی کی تعلیم

مرزا قادیانی کی تعلیم کا حال خود انہی کی زبانی سنئے۔ لکھتا ہے: ’’بچپن کے زمانہ میں میری تعلیم اس طرح پر ہوئی کہ جب میں چھ سات سال کا تھا تو ایک فارسی خواں معلم میرے لئے نوکر (ادب بھی ملاحظہ کرتے جائیں!

ناقل) رکھا گیا۔ جنہوں نے قرآن شریف اور چند فارسی کتابیں مجھے پڑھائیں اور اس بزرگ کا نام فضل الٰہی (مسلکاً حنفی) تھا اور جب میری عمر تقریباً دس برس کے ہوئی تو ایک عربی خواں مولوی صاحب میری تربیت کے لئے مقرر کئے گئے۔ جن کا نام فضل احمد (مسلکاً اہل حدیث) تھا۔ مولوی صاحب موصوف جو ایک دیندار اور بزرگوار آدمی تھے۔ وہ بہت توجہ اور محنت سے پڑھاتے رہے اور میں نے صرف کی بعض کتابیں اور کچھ قواعد نحوان سے پڑھے اور بعد اس کے جب میں سترہ یا اٹھارہ سال کا ہوا تو ایک اور مولوی صاحب سے چند سال پڑھنے کا اتفاق ہوا۔ ان کا نام گل علی شاہ (شیعہ) تھا۔ ان کو بھی میرے والد صاحب نے نوکر رکھ کر قادیان میں پڑھانے کے لئے مقرر کیا تھا اور ان آخر الذکر مولوی صاحب سے میں نے نحو اور منطق اور حکمت وغیرہ علوم مروجہ کو جہاں تک خدا تعالیٰ نے چاہا حاصل کیا اور بعض طبابت کی کتابیں میں نے اپنے والد صاحب سے پڑھیں۔‘‘ (کتاب البریہ مؤلفہ مرزا قادیانی، خزائن ج۱۳ ص۱۸۰)

اسی طرح کا مضمون مرزا قادیانی کے بیٹے مرزا بشیر احمد ایم۔اے نے (سیرۃ المہدی ج۱ ص۲۵۱) میں لکھا ہے۔ قارئین کرام! ذرا انصاف فرمائیں جو شخص فضل الٰہی (حنفی) فضل احمد (اہل حدیث) اور گل علی شاہ (شیعہ) تین استادوں سے تحصیل علم کرے اور وہ دعویٰ نبوت کا کرے وہ اپنے دعویٰ میں کیسے سچا ہوسکتا ہے؟

نوٹ: یاد رہے کہ عقائد اسلامیہ کی بنیاد اور مأخذ قرآن وحدیث اور اجماع امت ہے۔ اس لئے اس مضمون میں قرآن وحدیث اور اجماع امت ہی کو ملحوظ رکھا گیا ہے۔ پڑھئے اور انصاف کیجئے۔

(۱) اسلامی عقیدہ ...... دربارہ ختم نبوت

اسلام کے عقیدے میں حضور اقدس ﷺ تمام انبیاء ورسل علیہم السلام کے خاتم اور آخر الانبیاء ہیں۔ آپ ﷺ کے بعد کسی کو منصب نبوت ورسالت نہیں دیا گیا اور نہ دیا جاسکتا ہے۔ باب نبوت ورسالت مطلقاً مسدود ہے اور آنحضرت ﷺ کے بعد مدعی نبوت ورسالت کافر ومرتد اور دائرہ اسلام سے خارج ہے۔

قرآن پاک سے دلیل ختم نبوت

’’ماکان محمد ابا احد من رجالکم ولکن رسول اللّٰہ وخاتم النبیین وکان اللّٰہ بکل شئ علیما (الاحزاب:۴۰)‘‘

﴿نہیں ہیں حضرت محمد ﷺ تمہارے مردوں میں سے کسی ایک کے باپ۔ لیکن رسول ہیں اللہ کے اور نبیوں میں سے آخری نبی ہیں۔﴾

فائدہ: آیت مبارکہ صراحۃً بتلا رہی ہے کہ آنحضرت ﷺ تمام نبیوں میں سے آخری نبی اور سب کے خاتم ہیں۔ معلوم ہوا کہ آپؐ کے بعد کسی کو منصب نبوت پر فائز نہیں کیا جائے گا۔

معنیٰ ’’خاتم النبیین‘‘ از لغت

لغت کے امام، امام راغب اصفہانیؒ نے اپنی معتبر کتاب ’’مفردات القرآن‘‘ کے ص۱۴۲ پر لفظ ’’خاتم النبیین‘‘ کا یہ معنی بیان کیا ہے۔ ’’وخاتم النبیین لا نہ ختم النبوۃ ای تممہا بمجیئہ‘‘ ﴿کہ

حضور ﷺ کو خاتم النبیین اس لئے کہا کہ آپ نے نبوت کو ختم فرمادیا ہے۔ یعنی آپؐ نے تشریف لاکر نبوت کو تمام اور مکمل کردیا ہے۔﴾

تحقیق ختم نبوت از تفسیر ابن جریرؒ

آیت مذکورہ کے تحت امام ابن جریرؒ لکھتے ہیں۔’’ولکنه رسول اللّٰه وخاتم النبیین الذی ختم النبوة فطبع علیها فلا تفتح لاحد بعده الیٰ قیام الساعة (ابن جریر ج۲۲ ص۱۶)‘‘﴿لیکن آپ اللہ کے رسول اور خاتم النبیین ہیں۔ یعنی وہ جس نے نبوت کو ختم کردیا اور اس پر مہر لگادی۔ پس وہ قیامت تک آپؐ کے بعد کسی کے لئے نہ کھولی جائے گی۔﴾

حدیث پاک سے دلیل ختم نبوت

’’عن ثوبانؓ قال قال رسول اللّٰه ﷺ انه سیکون فی امتی کذابون ثلاثون کلهم یزعم انه نبی واناخاتم النبیین لا نبی بعدی (ابوداؤد ج۲ ص۱۲۷، ترمذی ج۲ ص۴۵)‘‘

﴿حضرت ثوبانؓ روایت فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ میری امت میں تیس جھوٹے پیدا ہوں گے۔ ہر ایک یہی دعویٰ کرے گا کہ میں نبی ہوں۔ حالانکہ میں خاتم النبیین ہوں۔ میرے بعد کوئی کسی قسم کا نبی نہیں ہوسکتا۔﴾

فائدہ: حدیث مذکور سے معلوم ہوا کہ آپ ﷺ کے بعد مدعی نبوت دجال وکذاب ہے۔ کیا ایسی صاف حدیث وارشاد نبوی ﷺ کے بعد مسئلہ ختم نبوت کو کوئی پہلو مخفی رہ جاتا ہے؟

(۱) مرزائی عقیدہ ...... اجرائے نبوت

جاہل اور سادہ لوح مسلمانوں کو بہکانے کے لئے مرزا قادیانی ملعون نے کبھی تو یوں کہا کہ قرآن وحدیث پر میرا ایمان ہے۔ مگر خاتم النبیین کے یہ معنی ہیں کہ:’’آپ کی مہر سے انبیاء بنتے ہیں۔‘‘

(خلاصہ حقیقت الوحی ص۲۷،۲۸، خزائن ج۲۲ ص۲۹،۳۰)

اور کبھی یہ کہا:’’سچا خداوہی ہے جس نے قادیانی میں اپنا رسول بھیجا۔‘‘(دافع البلاء ص۱۱، خزائن ج۱۸ ص۲۳۱)

اور کبھی یہ کہا:’’میں رسول بھی ہوں اور نبی بھی ہوں۔‘‘ (ایک غلطی کا ازالہ ص۷، خزائن ج۱۸ ص۲۱۱)

اور یہ بھی کہا:’’جس دین میں نبوت کا سلسلہ نہ ہووہ مردود ہے۔‘‘ (ملفوظات ج۱۰ ص۱۲۷)

مرزا قادیانی کی مذکورہ عبارتوں سے دعویٰ نبوت ورسالت واجرائے نبوت ثابت ہے۔ لہٰذا کذاب ودجال ہے۔

(۲) اسلامی عقیدہ ...... انقطاع وحی نبوت

اسلام اور مسلمانوں کا عقیدہ ہے کہ حضور ﷺ کے بعد کسی پر وحی نبوت ورسالت نازل نہیں ہوسکتی۔ کیونکہ آیت ختم نبوت (مذکورہ بالا) سے جب یہ معلوم ہوگیا کہ نبوت ورسالت کا دروازہ مسدود ہے تو لامحالہ وحی نبوت ورسالت کا دروازہ بھی بند ہے۔

دلیل انقطاع وحی

قرآن پاک میں ہے۔''ولقد اوحی الیك والیٰ اللذین من قبلك لئن اشرکت لیحبطن عملك ولتکونن من الخسرین (الزمر:٦٥)'' ﴿آپ کی طرف اور آپ سے پہلے جس قدر انبیاء علیہم السلام آئے۔ سب کی طرف یہ وحی کی گئی کہ اگر تم بھی شرک کرو تو تمہارے بھی سارے عمل تباہ ہو جائیں اور تم خاسرین میں داخل ہو جاؤ۔﴾

فائدہ: دیکھئے آیت مبارکہ سے بالکل صاف واضح ہے کہ حضورﷺ کے بعد وحی نہیں۔ اگر حضورﷺ کے بعد وحی نبوت باقی رہتی تو یہ فرمایا جاتا کہ:''آپ کی طرف اور آپ سے پہلے جس قدر انبیاء علیہم السلام آئے اور آپ کے بعد جس قدر انبیاء آئیں گے'' حالانکہ اس طرح نہیں فرمایا تو معلوم ہوا کہ آپ کے بعد وحی نبوت منقطع ہے۔ قرآن پاک کی دیگر آیات میں بھی اس طرح کا مضمون بیسیوں جگہ بیان ہوا ہے۔

دلیل از اقوال صحابہؓ

حضرت ابوبکر صدیقؓ اور حضرت عمر فاروقؓ فرماتے ہیں۔''انه قد انقطع الوحی وتم الدین'' ﴿کہ تحقیق وحی نبوت منقطع ہوگئی اور دین تمام ہو چکا۔﴾''ان الوحی قد انقطع'' ﴿کہ وحی نبوت منقطع ہو چکی ہے۔﴾ (مشکوٰۃ ص٥٥٦، بخاری ج١ ص٣٦٠)

خود مرزا قادیانی بھی انقطاع وحی کا مدعی ہے۔ لکھا ہے:''وحی نبوت پر تو تیرہ سو برس سے مہر لگ گئی ہے۔''

(ازالہ اوہام ص٥٣٤، خزائن ج٣ ص٣٨٧)

''اب جبرائیل علیہ السلام بعد وفات رسول اللہﷺ ہمیشہ کے لئے وحی نبوت لانے سے منع کیا گیا۔''

(ازالہ اوہام ص٥٧٧، خزائن ج٣ ص٤١٢)

(٢) مرزائی عقیدہ ...... وحی نبوت جاری ہے

مرزا غلام احمد قادیانی اور اس کے پیروکار اس بات کے معتقد ہیں کہ مرزا قادیانی (ملعون) پر وحی نبوت بارش کی طرح اترتی تھی۔ کبھی عربی میں، کبھی اردو میں اور ہندی میں، کبھی فارسی، انگریزی اور عبرانی میں اور کبھی ایسی زبان میں جو سمجھ میں بھی نہ آوے۔ ملاحظہ ہو:''مگر بعد میں جو خدا تعالیٰ کی وحی بارش کی طرح میرے اوپر نازل ہوئی۔ اس نے مجھے اس عقیدہ پر قائم نہ رہنے دیا اور صریح طور پر نبی کا خطاب مجھے دیا گیا۔''

(حقیقت الوحی ص١٥٠، خزائن ج٢٢ ص١٥٣)

انگریزی میں الہام

''آئی لو یو۔(I love you)، آئی ایم ود یو۔(I am with you)، آئی شیل ہیلپ یو۔(I Shall Help you)''

(البشریٰ ج١ ص١٧، خزائن ج١ ص٥٧١)

اسی طرح دوسرے الہام سمجھ لیں کہ شریف آدمی ان الہام کو پڑھ نہیں سکتا نہ بیان کر سکتا ہے۔ حوصلے ہیں قادیانیوں کے کہ اس طرح کے الہامات اور مرزا قادیانی کی خرافات پڑھ کر بھی اسے نبی مانتے ہیں۔

(۳) اسلامی عقیدہ ...... مدار نجات آنحضرت ﷺ کی تعلیمات

اسلام اور مسلمانوں کا عقیدہ ہے کہ حضور سرور کائنات ﷺ ہی کی وحی نبوت وشریعت جمیع انسانوں کے لئے تا قیامت مدار نجات ہے۔ آپؐ کے بعد کسی اور کی وحی مدار نجات نہیں ہو سکتی۔

دلیل از قرآن پاک

۱...... ’’تبٰرک الذی نزل الفرقان علیٰ عبدہ لیکون للعالمین نذیرا (فرقان:۱)‘‘ ﴿مبارک ہے وہ ذات جس نے اپنے بندے (حضرت محمد ﷺ) پر قرآن کریم نازل فرمایا تا کہ تمام ہی جہان والوں کے لئے نذیر بنے۔﴾ یہ آیت صاف بتلا رہی ہے کہ قیامت تک تمام انسانوں کے لئے حضور ﷺ ہی نبی ہیں اور آپ ﷺ ہی کی شریعت وقرآن حجت اور مدار نجات ہے۔

۲...... ’’والذین یؤمنون بما انزل الیک وما انزل من قبلک وبالآخرۃ ھم یؤقنون اولئک علیٰ ھدی من ربھم واولئک ھم المفلحون (بقرہ:۴،۵)‘‘ ﴿اور جو ایمان لاتے ہیں۔ اس پر جو اتارا گیا آپ پر اور جو آپ سے پہلے اتارا گیا اور آخرت پر بھی وہ یقین رکھتے ہیں۔ وہی لوگ اپنے رب کے راستہ پر ہیں اور وہی نجات پانے والے ہیں۔﴾ یہ آیت بڑی وضاحت کے ساتھ بتارہی ہے کہ فلاح ونجات کے حصول کے لئے بس حضور ﷺ کی وحی اور آپ سے پہلے انبیاء علیہم السلام کی وحی پر ایمان لانا ضروری ہے۔

۳...... ’’اتبعوا ما انزل الیکم من ربکم ولا تتبعوا من دونہ اولیاء (اعراف:۳)‘‘ ﴿اتباع کرو اس وحی کا جو تمہارے رب کی طرف سے تمہاری طرف نازل کی گئی ہے اور نہ اتباع کرو اس کے سوا کسی اور رفیقوں کا۔﴾ یہ آیت کریمہ بھی صاف طور پر اعلان کر رہی ہے کہ صرف حضور ﷺ ہی کی وحی کا اتباع اہل عالم کے لئے فرض ہے اور کسی کی وحی کا اتباع جائز نہیں۔ اگر بالفرض آپؐ کے بعد بھی کوئی وحی نبوت مدار نجات خدا کی طرف سے آنے والی تھی تو اس کی اتباع سے کیوں روکا جاتا؟ معلوم ہوا حضور ﷺ کے بعد مطلقاً وحی منقطع ہے۔ اگر کوئی اس کا مدعی ہے۔ (جیسا کہ مرزا قادیانی ملعون) تو وہ کافر، کذاب ودجال ہے۔

(۳) مرزائی عقیدہ ...... مدار نجات مرزا قادیانی کی تعلیمات

مرزائی اور مرزا قادیانی مدار نجات تمام انسانوں کے لئے مرزا غلام احمد قادیانی کی وحی کو کہتے ہیں۔ ملاحظہ ہو: ’’خدا تعالیٰ نے میری تعلیم کو اور اس وحی کو جو میرے اوپر ہوتی ہے فلک یعنی کشتی کے نام سے موسوم کیا...... اب دیکھو خدا نے میری وحی اور میری تعلیم کو میری بیعت کو نوح کی کشتی قرار دیا اور تمام انسانوں کے لئے مدار نجات ٹھہرایا۔ جس کی آنکھیں ہوں دیکھے اور جس کے کان ہوں سنے۔‘‘ (اربعین نمبر۴ ص۲۶ حاشیہ، خزائن ج۱۷ ص۴۳۵)

(۴)اسلامی عقیدہ ...... معجزہ اب کسی کو نہیں مل سکتا

اسلام اور مسلمانوں کا عقیدہ ہے کہ نبی کریم ﷺ کے بعد کسی شخص سے کوئی معجزہ صادر نہیں ہوسکتا۔ کیونکہ معجزہ خصائص نبوت میں سے ہے اور نبوت چونکہ آنحضرت ﷺ پر ختم ہوچکی ہے۔ لہٰذا معجزات کا سلسلہ بھی ختم ہوگیا ہے اور معجزہ کا مدعی کافر ہے اور اس سے معجزہ طلب کرنے والا بھی کافر ہے۔ ”ومن ادعی النبوة فی زماننا فانه یصیر کافرا ومن طلب منه المعجزات فانه یصیر کافر لانه شك فی النص (تمهید ابو شکور سلمی ص ۱۲٤)“ ﴿جو شخص ہمارے زمانہ میں نبوت کا دعویٰ کرے گا وہ کافر ہوجائے گا اور جو شخص اس سے معجزہ طلب کرے وہ بھی کافر ہوجائے گا۔ کیونکہ اس نے نص قرآنی میں شک کیا۔﴾

اس طرح کا مضمون ”شرح عقائد نسفی“ اور ملا علی قاریؒ کی ”شرح فقہ الاکبر“ میں بھی ہے۔

(۴)مرزائی عقیدہ ...... مرزا قادیانی صاحب معجزہ تھا

مرزائی اور مرزا قادیانی اپنے معجزات دس لاکھ بتاتے ہیں اور حضور ﷺ کے معجزات کی تعداد تین ہزار، ملاحظہ ہو:

۱...... ”درحقیقت یہ خرق عادت نشان ہیں اور اگر بہت ہی سخت گیری اور زیادہ سے زیادہ احتیاط سے بھی ان کا شمار کیا جائے تب بھی یہ نشان جو ظاہر ہوئے دس لاکھ سے زیادہ ہوں گے۔“

(براہین احمدیہ حصہ پنجم ص ۵۶، خزائن ج ۲۱ ص ۷۲)

۲...... ”مثلاً کوئی شریر النفس ان تین ہزار معجزات کا کبھی ذکر نہ کرے جو ہمارے نبی ﷺ سے ظہور میں آئے۔“ (تحفہ گولڑویہ ص ۴۰، خزائن ج ۱۷ ص ۱۵۳)

(۵)اسلامی عقیدہ ...... آنحضرت ﷺ تمام مخلوق سے افضل ہیں

اسلام اور مسلمانوں کا عقیدہ ہے کہ جناب رسالت مآب ﷺ کے برابر مخلوق میں سے کوئی نہیں ہوسکتا۔ چہ جائیکہ آپ ﷺ سے کوئی افضل ہو۔ اس پر سب سے بڑی دلیل دیگر آیات کے علاوہ آیت ختم نبوت ہے۔ مزید ایک دو احادیث مبارکہ بھی پیش خدمت ہے۔ ملاحظہ فرمائیں:

۱...... ”عن جابر بن عبدالله ؓ ان النبی ﷺ قال انا قائد المرسلین ولا فخر، وانا خاتم النبیین ولا فخر، وانا اوّل شافع ومشفع ولا فخر (مشکوٰة ص ٥١٤)“ ﴿حضرت جابر بن عبداللہؓ روایت فرماتے ہیں کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا (قیامت کے دن) میں تمام رسولوں کا قائد ہوں گا اور میں یہ بات فخر کے طور پر نہیں کہتا اور میں خاتم النبیین ہوں۔ یہ بات میں فخر کے طور پر نہیں کہتا اور میں قیامت کے روز سب سے پہلا شفاعت کرنے والا ہوں گا اور سب سے پہلے میری شفاعت قبول ہوگی اور میں یہ بات فخر کے طور پر نہیں کہتا۔﴾

۲...... ”عن ابی هریرةؓ ان رسول الله ﷺ قال فضلت علی الانبیاء بست

اعطیت جوامع الکلم ونصرت بالرعب واحلت لی الغنائم وجعلت لی الارض مسجدا وطھورا وارسلت الیٰ الخلق کافۃ وختم بی النبیون (مسلم ج۱ ص۱۹۹، مشکوٰۃ ص۵۱۲) ’’ ﴿حضرت ابوہریرہؓ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا۔ مجھے انبیاء علیہم السلام پر چھ باتوں میں فضیلت دی گئی ہے۔ مجھے مختصر کلمات (معانی کثیرہ کے حامل) دیئے گئے ہیں۔ رعب سے میری مدد کی گئی ہے۔ (یعنی مخالفین پر میرا رعب ان کو مغلوب کر دیتا ہے) میرے لئے مال غنیمت حلال کر دیا گیا ہے۔ میرے لئے تمام زمین نماز پڑھنے کی جگہ اور اس کی مٹی پاک کرنے والی بنادی گئی ہے۔ تمام مخلوق کی طرف نبی بنا کر بھیجا گیا ہوں۔ انبیاء علیہم السلام کا سلسلہ میری ذات پر ختم کر دیا گیا ہے۔﴾ یہ دونوں حدیثیں صاحب مشکوٰۃ نے ’’باب فضائل سید المرسلین ﷺ‘‘ میں ذکر فرمائی ہیں۔ ان دونوں حدیثوں میں حضور سرور کائنات ﷺ نے اپنے آپ کو تمام انبیاء علیہم السلام سے افضل فرمایا ہے۔ جب آپ کی ذات گرامی جمیع انبیاء (جو انسانوں میں سے عمدہ ترین ہیں) سے افضل ہے تو دوسری مخلوق سے بطریق اولیٰ افضل وبالاتر ہیں اور ’’بعد از خدا بزرگ توئی قصۂ مختصر‘‘ کا کامل ومکمل مصداق ہیں۔

(۵) مرزائی عقیدہ ...... مرزا قادیانی آپ ﷺ کا ہم پلہ، بلکہ آپ ﷺ سے افضل ہے

مرزائیوں کے عقیدہ میں مرزا قادیانی (ملعون) حضور ﷺ کے (العیاذ باللہ) برابر ہے۔ آپؐ کے تمام کمالات مع نبوت کے مرزائی (ملعون) کو حاصل ہیں۔ ملاحظہ ہو:

۱...... ’’کمالات متفرقہ جو تمام دیگر انبیاء میں پائے جاتے تھے وہ سب حضرت رسول کریم ﷺ میں ان سے بڑھ کر موجود تھے۔ اب وہ سارے کمالات حضرت رسول کریم ﷺ سے ظلی طور پر ہم (مرزا قادیانی) کو عطاء کئے گئے۔‘‘ (الحکم ۲۴؍اپریل ۱۹۰۲ء ص۷، ملفوظات ج۳ ص۲۷۰)

۲...... ’’لہ خسف القمر المنیر وان لی غسا القمران المشرقان اتنکر‘‘ از مرزا قادیانی اس کے لئے (ادب بھی ملاحظہ فرمائیں! ناقل) چاند کا خسوف ظاہر ہوا اور میرے لئے چاند اور سورج دونوں کا کیا تو انکار کرے گا۔ (قصیدہ اعجازیہ ص۷۱، خزائن ج۱۹ ص۱۸۳)

اس سے پہلے آپ تحفہ گولڑیہ کا حوالہ پڑھ چکے ہیں۔ جس میں مرزا قادیانی نے حضور ﷺ کے معجزات کی تعداد تین ہزار اور اپنے معجزات کی تعداد دس لاکھ بتائی ہے۔ کیا اب بھی مرزا قادیانی کے کفر ودجل میں کچھ شبہ ہے؟ فافہم!

(۶) اسلامی عقیدہ ...... غیرنبی! نبی سے افضل نہیں ہوسکتا

اسلام اور مسلمانوں کا عقیدہ ہے کہ کوئی شخص بھی اس امت میں سے حضرت عیسیٰ علیہ السلام ودیگر انبیاء علیہم السلام سے افضل نہیں ہوسکتا۔ چنانچہ کنزالعمال میں ہے۔ ’’ابوبکرؓ خیر الناس بعدی الا ان یکون نبی (کنزالعمال ج۱۱ ص۵۴۹)‘‘ ﴿کہ حضرت ابوبکرؓ میرے بعد (اس امت میں) سب سے بہتر ہیں۔ مگر وہ جو نبی (حضرت عیسیٰ ابن مریم علیہ السلام) موجود ہیں۔﴾

دیکھئے! حضورﷺ نے حضرت ابوبکر صدیقؓ کو اپنے علاوہ باقی سب انسانوں سے افضل وبہتر قرار دیا۔ مگر چونکہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام زندہ آسمانوں پر تشریف فرما ہیں اور قرب قیامت میں نزول فرمائیں گے تو ان سے افضل قرار نہیں دیا۔ آگے آپ مرزا قادیانی کا دجل ملاحظہ فرمائیں۔

(۶) مرزائی عقیدہ ...... مرزا قادیانی نبی سے افضل ہے

مرزا قادیانی اپنے آپ کو حضرت عیسیٰ علیہ السلام ودیگر انبیاء علیہم السلام سے افضل بتاتا ہے اور فضیلت کلی کا دعویٰ کرتا ہے۔ ملاحظہ فرمائیں:

۱......

ابن مریم کے ذکر کو چھوڑو

اس سے بہتر غلام احمد ہے

(دافع البلاء ص۲۰، خزائن ج۱۸ص۲۴۰)

۲......

انبیاء اگرچہ بودہ اند بسے

من بعرفاں نہ کمترم زکسے

(نزول المسیح ص۹۹، خزائن ج۱۸ص۴۷۸)

کہ انبیاء علیہم السلام اگرچہ بہت آئے ہیں۔ مگر میں بھی معرفت میں کسی سے کم نہیں ہوں۔

(۷) اسلامی عقیدہ ...... انبیاء علیہم السلام کی توقیر فرض ہے

اسلام اور مسلمانوں کے عقیدہ میں انبیاء علیہم السلام کی تعظیم وتوقیر فرض اور ان کی توہین وتحقیر کفر ہے۔

۱...... ’’لتؤمنوا باللّٰہ ورسولہ وتعزروہ وتوقروہ (الفتح:۹)‘‘ ﴿اللہ پر ایمان لاؤ اور اس کے رسول پر اور رسول اللہﷺ کی عزت اور وقار کرو۔﴾

۲...... ’’ذلک جزاء ہم جہنم بما کفروا واتخذوا اٰیاتی ورسلی ہزوا (الکہف:۱۰۶)‘‘ ﴿جنہوں نے کفر کیا میری آیت اور میرے رسولوں کا استہزاء کیا۔ ان کی سزا جہنم ہے۔﴾

قول عمرؓ: ’’من سب اللّٰہ تعالیٰ اوسب احدا من الانبیاء فاقتلوہ (کنز العمال ج۱۲ ص۴۲۰، الصارم المسلول ص۱۴۴)‘‘ ﴿حضرت عمرؓ نے فرمایا۔ جو شخص اللہ تعالیٰ کو یا انبیاء علیہم السلام میں سے کسی نبی کو گالی دے اسے قتل کردو۔﴾

کتب عقائد میں بھی اس طرح کا مضمون بیان کیا گیا ہے۔ ایک حوالہ ملاحظہ ہو۔ قاضی عیاض کی شفاء میں ہے۔ ’’من کذب باحد من الانبیاء اوتنقص احدا منہم اوبریٔ منہم فہو مرتد (شفاء ج۲ ص۲۶۲)‘‘ ﴿جس شخص نے کسی نبی کی تکذیب کی یا تنقیص، یا کسی نبی سے برأت کا اعلان کیا تو وہ مرتد ہے۔﴾

(۷) مرزائی عقیدہ ...... عیسیٰ ابن مریم علیہ السلام کی تحقیر

مرزا قادیانی ملعون نے حضرت عیسیٰ ابن مریم علیہ السلام کی سخت توہین اور بے ادبی کی ہے اور اپنی کتابوں میں بکثرت تحقیر آمیز جملے استعمال کئے ہیں۔ چند حوالے ملاحظہ فرمائیں:

۱...... ’’ہاں آپ کو گالیاں دینے اور بدزبانی کی اکثر عادت تھی۔‘‘ اور آگے چل کر لکھتا ہے۔ ’’یہ بھی یاد رہے کہ آپ کو کسی قدر جھوٹ بولنے کی بھی عادت تھی۔‘‘ (ضمیمہ انجام آتھم ص ۵ حاشیہ، خزائن ج ۱۱ ص ۲۸۹)

۲...... ’’عیسائیوں نے بہت سے آپ کے معجزات لکھے ہیں۔ مگر حق بات یہ ہے کہ آپ سے کوئی معجزہ نہیں ہوا۔‘‘ (ضمیمہ انجام آتھم ص ۶ حاشیہ، خزائن ج ۱۱ ص ۲۹۰)

نوٹ: غور فرمائیں! مرزا قادیانی کے نزدیک تو حق یہی ہے کہ عیسیٰ علیہ السلام سے کوئی معجزہ صادر نہیں ہوا۔ جبکہ قرآن پاک فرماتا ہے۔ ’’واتینا عیسیٰ ابن مریم البینات (بقرہ:۸۷)‘‘ ﴿کہ ہم نے عیسیٰ ابن مریم علیہ السلام کو بہت سے واضح معجزات دیئے۔﴾

کاش! قادیانی کچھ تو انصاف اور عقل و خرد سے کام لیتے۔

۳...... ’’آپ کا خاندان بھی نہایت پاک اور مطہر ہے۔ تین دادیاں اور نانیاں آپ کی زناکار اور کسبی عورتیں تھیں۔ جن کے خون سے آپ کا وجود ظہور پذیر ہوا۔‘‘ (ضمیمہ انجام آتھم ص ۷ حاشیہ، خزائن ج ۱۱ ص ۲۹۱)

دیکھئے! کس طرح مرزا قادیانی ملعون نے حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی توہین و تحقیر کی ہے اور یہود کی طرح حضرت مریم علیہا السلام کو زانیہ اور حضرت عیسیٰ علیہ السلام کو ناجائز تعلقات کی پیدائش کہتا ہے۔ ’’ھذا بھتان عظیم‘‘ قارئین کرام! کیا اب بھی مرزا قادیانی کے دجل و کفر کے متعلق کچھ شبہ ہے؟

قادیانیوں سے سوال

مرزا قادیانی مسیح موعود ہونے کا دعویٰ رکھتا ہے اور مذکورہ بالا حوالہ میں حضرت عیسیٰ ابن مریم علیہ السلام سے متعلق مرزا قادیانی کا نظریہ آپ نے دیکھا تو کیا یہی نظریہ تم مرزا قادیانی کے متعلق قائم کر سکتے ہو؟ ’’فما ھو جوابکم‘‘

معدہ کی اصلاح کے لئے مجرب

ساہیوال پھکی

نظام ہضم درست رکھنے کے لئے

غلیظ مادوں کو خارج کرنے کے لئے

طبیعت سے ثقیل اور بوجھل پن دور کرنے کے لئے

بدن میں فرحت و نشاط پیدا کرنے کے لئے

ساہیوال پھکی کا استعمال عظیم نعمت ہے دیپالپور بازار ساہیوال

السعید ہومیو اینڈ ہربل فارمیسی 040-428885

0321-6950003
0313-2771969
0302-72000904

تحریف قرآن اور قادیانیت!

پیر کفایت اللہ بودلہ

قرآن پاک میں ارشاد ہے کہ:''ماکان محمدابااحد من رجالکم ولکن رسول اللہ وخاتم النبیین'' ﴿رسول کریم ﷺ تمہارے مردوں میں سے کسی کے باپ نہیں۔لیکن خاتم النبیین ہیں۔﴾

آپ ﷺ کا ارشاد مبارک ہے کہ:''انا خاتم النبیین لانبی بعدی'' ﴿میں خاتم النبیین ہوں۔ میری بعد کوئی نبی نہیں۔﴾

ساتھ ہی آپ ﷺ کا یہ ارشاد بھی ہے کہ:''قیامت سے پہلے تیس جھوٹے پیدا ہوں گے اور گمان کریں گے کہ وہ نبی ہیں۔حالانکہ میں خاتم النبیین ہوں۔میرے بعد کوئی نبی نہیں۔''

پہلا کذاب صدیق اکبرؓ کے زمانہ میں مسیلمہ کذاب نامی گزرا جس کو صدیق اکبرؓ کے فرستادہ لشکر کے سپاہی حضرت وحشیؓ نے تلوار سے جہنم میں پہنچادیا۔

ہندوستان وپاکستان میں انگریزوں نے مسیلمہ کذاب کی وراثت جاری کرنے کے لئے ایک پودا کاشت کیا جس کا نام مرزاغلام احمد قادیانی ہے۔جس نے انگریزوں کے سایہ کے تحت قرآن پاک وحدیث پاک کے معانی اور مفہوم میں تحریف کر کے مسیح موعود ہونے کا دعویٰ کیا۔انگریزوں کی حکومت اس کی پشت پر تھی۔لیکن اللہ رب العزت کے شیروں،رسول اللہ ﷺ کے غلاموں نے اس کی طرح طرح سرکوبی جاری رکھی۔زبانی وتحریری طور پر بے مثال کارنامے انجام دیئے جن کی تفصیل کا یہ مقام نہیں ہے۔مرزا قادیانی کے کذب کی بنیاد قرآن پاک اور حدیث پاک کے مفہوم میں تحریف پر مبنی ہے۔یہ تحریفات اس کے پیروکار آج تک کررہے ہیں۔ایک قادیانی پیر صلاح الدین نے قرآن پاک کا ترجمہ وتفسیر اردو انگریزی میں کیا ہے اور دیگر تحریفات کے علاوہ سورۃ مریم کی آیات ۲۷تا۲۹ میں بھی تحریف کی ہے اور اپنے پیشوا کے نقش قدم پر چلنے کا حق ادا کردیا ہے۔اس کی وضاحت آئندہ صفحات میں ملاحظہ فرمائیں۔

پہلے قرآن پاک کے مصدقہ ومسلمہ تراجم اردو انگریزی میں پیش ہیں۔اس کے بعد قادیانی تحریفات درج ہیں۔تاکہ پڑھنے والوں کے لئے وضاحت ہو سکے۔

سورۃ مریم کی آیت نمبر ۲۷،۲۸ کے مختلف تراجم

''فاتت بہ قومھا تحملہ قالوا یامریم لقد جئت شیئاً فریا ۰ یآاخت ھارون ماکان ابوک امرء سوء وماکانت امک بغیا ۰ فاشارت الیہ ۰ قالوا کیف نکلم من کان فی المھد صبیا''

ترجمہ: حضرت مولانا اشرف علی تھانویؒ:''پھر وہ ان کو گود میں لئے ہوئے اپنی قوم کے پاس آئیں تو لوگوں نے کہا اے مریم تم نے بڑے غضب کا کام کیا ہے۔اے ہارون کی بہن! تمہارے باپ کوئی برے نہ تھے اور

نہ ہی تمہاری ماں بدکار تھی۔ پس مریم نے بچہ کی طرف اشارہ کر دیا۔ وہ لوگ کہنے لگے کہ بھلا ہم ایسے شخص سے کیونکر باتیں کریں جو ابھی گود میں بچہ ہی ہے۔''

مولانا ابوالاعلیٰ مودودی کا ترجمہ: ''پھر وہ بچے کو لئے ہوئے اپنی قوم میں آئی۔ لوگ کہنے لگے اے مریم! یہ تو تو نے بڑے پاپ کا کام کر ڈالا۔ اے ہارون کی بہن! نہ تیرا باپ کوئی برا آدمی تھا اور نہ ہی تیری ماں کوئی بدکار عورت تھی۔ مریم نے بچے کی طرف اشارہ کر دیا۔ لوگوں نے کہا ہم اس سے کیا بات کریں جو گھوارے میں بڑا بچہ ہے۔''

انہی آیات کا بستان کے فضلاء کا انگریزی ترجمہ 1980ء:

27. Carring the child, she came to her people-who said to her, "O Mariam you have done an unusual thing."

28. O sister of harun, your father wad never a man of evil non was your mother un chaste. She pointed to him. But the replied: "How can we speak with a baby in cradle?"

یہ وہ تراجم ہیں جن میں فاتت به قومها تحمله کا اور فی المهد صبیا کا عربی الفاظ اور متن قرآن کے مطابق ترجمہ اپنے اپنے الفاظ میں کیا گیا ہے۔ کسی قسم کی تحریف نہیں ہے۔

اب مرزائیوں کے انگریزی تراجم پیش کئے جاتے ہیں جن میں سراسر تحریف ہے اور عربی متن قرآن پاک کے علاوہ اپنے عقیدے کے مطابق غلط ترجمہ انگریزی کے دو ایڈیشنوں میں کیا ہے۔ پھر فاتت به قومها تحمله اور کیف نکلم من کان فی المهد صبیا کا ترجمہ ایک دوسرے کے خلاف ہے۔ جس سے تحریف خود بخود واضح ہے۔

مرزائی تراجم

یہاں صلاح الدین مرزائی کا پہلے صرف انگریزی ترجمہ بغیر عربی متن کے اور پھر عربی متن کے سامنے انگریزی ترجمہ پیش کیا جاتا ہے۔ پہلا ترجمہ The wonderful Quran کے عنوان سے 1960ء کے عشرے میں کیا ہے۔ جس میں صرف انگریزی ترجمہ ہے۔ قرآن پاک کا عربی متن نہیں ہے۔ دوسرا ترجمہ ایسے کیا ہے۔ عربی متن قرآن پاک بھی ہے۔ اس کے سامنے انگریزی ترجمہ کیا ہے۔ اس کا پہلا ایڈیشن 1969ء میں اور دوسرا ایڈیشن 1991ء میں طبع ہو کر شائع ہوئے۔ اس کے بعد تیسرا ترجمہ قرآن مجید ترجمہ مع تفسیر کے نام سے شائع ہوئے۔ اس میں سورۂ مریم کی آیات نمبر ۲۷، ۲۸ کے ترجمے میں اپنے عقیدے کے مطابق تحریف کی گئی ہے جو کہ انگریزی ترجمہ اور متن قرآن کے بھی سراسر خلاف ہے۔ ان دونوں تراجم انگریزی اور اردو کو بیک وقت سامنے رکھ کر پڑھیں تحریف واضح ہے۔ تراجم ملاحظہ فرمائیں۔ پہلا Wonderful Quran صرف انگریزی ''فاتت به قومها تحمله''

(27,28,29) And when Jesus grew oldMarry took him to her people, carrying him on a mount. They said: "Mary you have done an unheard of thig. O sister of Aaron your father was not a unicked man nor was your mother was unchaste woman. She pointed to Jesus. They said: "How shoule we speak to him who yet a child in eradle?"

(یہاں جوترجمہ متن کے خلاف ہے اسے انڈرلائن کیا گیا ہے)

دوسرا ترجمہ انگریزی میں قرآن پاک کے عربی متن کے سامنے اس کے دوایڈیشن شائع ہوئے۔ پہلا 1969ء میں اور دوسرا 1991ء میں۔ذیل میں درج ہے۔’’فاتت به قومها تحمله قالوا یا مریم لقد جئت شیئا فریا‘‘

When jesus grew old,Mary took him to her people, carrying him on a mount. They said: "Marry you have done an unheard of thing.

’’یا اخت هارون ماکان ابوك امرء سوء وما کانت امك بغیا فاشارت الیه قالوا کیف نکلم من کان فی المهد صبیا‘‘

O sister of Aaron your father was not a unicked man nor was your mother an unchaste woman. Upon this she pointed to Jesus. They said: "How should we speak to him who is yet a child eradle?"

یہاں دونوں ایڈیشنوں کے تراجم میں آپس میں تقریباً ۲۲ سال کا وقفہ ہے۔ جب کہ اس سے قبل **Wonderful Quran** جومتن کے بغیر صرف انگریزی ترجمہ ہے۔کوئی سال پہلے کا ایڈیشن ہے۔اس میں سن اشاعت درج نہیں ہے۔ یہ **carring on a mount** ہے۔ جب کہ دوسری میں اس کی قوم کے لوگوں کا یہ کہنا کہ **how shoule we speak to him who is yet a child in eradle** یہ احساس کسی مرزائی کو یا ترجمہ کنندہ کو نہیں ہوا کہ پہلی آیت میں جو تحریف ہے **carry on** اور **mount** اور **grew old** اور دوسری میں **yet a child in eradle** اس کا احساس ترجمہ کنندہ کو اتنے سال نہ ہوا۔ ورنہ اس کے کسی قاری کو معصوم ہو یا نہ ہو بہر حال تحریف تحریف ہی ہے۔ آخر ترجمہ کنندہ کو خود ہی کئی سال بعد سورۃ مریم کا قرآن مجید ترجمہ مع تفسیر اردو میں کرتے ہوئے۔ اپنی تحریف کا احساس ہوا اور اردو ترجمہ میں مزید تحریف اپنے انگریزی ترجمہ میں **carrying him on a mount** اور **grew old** سے ہم آہنگ

کرنے کے لئے لوگوں کا کہنا کہ They said: "How should we speak to him who is yet a child eradle?' کو grew old کے ساتھ ہم آہنگ کرنے اور غلطی اور تحریف کا اعتراف کرتے ہوئے اس آیت کا اردو ترجمہ بھی اپنے عقیدے کے مطابق دونوں آیات کا ترجمہ کر کے اور قرآن پاک میں مزید تحریف کرتے ہوئے یوں کیا۔ تحملہ کا ترجمہ کہ: ’’جب عیسیٰ بڑا ہو گیا تو وہ اسے سواری پر لے کر اپنی قوم کے پاس آئی اور لوگوں کے پوچھنے پر‘‘ فاشارت الیه قالوا کیف نکلم من کان فی المهد صبیا ’’اس پر مریم نے لڑکے کی طرف اشارہ کیا۔ وہ کہنے لگے کہ ہم اس سے کیونکر بات کریں جو ابھی کل تک پنگھوڑے میں بیٹھنے والا بچہ تھا۔‘‘

ملاحظہ فرمائیں مندرجہ بالا سطور میں تین جگہ تحریف ہے۔ مفہوم کو اس لئے بگاڑا ہے تاکہ اس کے باطل عقیدے کے مطابق ہو جائے۔ حالانکہ سورۃ بقرہ کی آیت ۲۴۹ میں الفاظ تحملہ الملائکۃ کا ترجمہ carried by the Aageb کیا ہے۔ اس جگہ ’’تحملہ‘‘ کے ساتھ مزید الفاظ جیسے کہ سورۃ مریم میں اضافہ کئے ہیں۔ یہاں اس لئے نہیں کہ یہ مضمون مسیح علیہ السلام کے بارے میں نہیں۔ ورنہ یہاں بھی کوئی نہ کوئی تحریف ضرور کر دیتے۔ سورہ مریم کی آیات میں تحریف اس لئے کی ہے کہ قادیانی مسیح علیہ السلام کے معجزات کو نہیں مانتے۔ کیونکہ تحریف پر ان کے پیشوا مرزا غلام احمد قادیانی کی مبینہ ’’نبوت‘‘ مسیح موعود کی بنیاد ہے۔ کیونکہ مسیح علیہ السلام کے رفع آسمانی اور ان کے معجزات جن کا ذکر قرآن پاک میں واضح ہے اور نزول کے متعلق حدیث پاک میں وضاحت ہے۔ اس سے ان کا ’’مسیح موعود‘‘ منکر ہے۔ (تحفہ گولڑویہ ص ۲۸)

’’بہتیرے مسلمان ایسے ہیں۔ جن کے دل کبھی صاف نہیں ہوں گے۔ جب تک ان کا یہ اعتقاد نہ ہو کہ خونی مہدی اور خونی مسیح کی حدیثیں تمام افسانہ اور کہانیاں ہیں۔‘‘

مرزا غلام احمد قادیانی کی ساری ’’مبینہ نبوت‘‘ اور ’’مسیحیت‘‘ حضرت مسیح علیہ السلام کے بارے میں قرآن پاک کی آیات اور احادیث مبارکہ کے معنی اور مفہوم میں تحریف پر مبنی ہے۔ مسیح علیہ السلام کے رفع آسمانی کے بارے میں اور آپ کے معجزات میں تحریف ہے۔ مسیح علیہ السلام کے نزول کی آیات حدیث پاک کے معانی اور مفہوم میں تحریف ہے۔

قرآن پاک میں تحریف تو رسول کریم ﷺ کے زمانے سے ہو رہی ہے۔ خود قرآن پاک گواہ ہے:

’’افتطمعون ان یؤمنوا لکم وقد کان فریق منهم یسمعون کلام الله ثم یحرفونه من بعد ما عقلوه وهم یعلمون ۰ البقره:۷۶‘‘

﴿اے مومنو! کیا تم امید رکھے ہو کہ یہود تمہارے کہنے پر ایمان لے آئیں گے۔ حالانکہ ان کی حالت یہ ہے کہ ان میں سے بعض کلام الٰہی کو سنتے ہیں اور پھر سمجھنے بوجھنے کے بعد اس کو بدل (تحریف کر) دیتے ہیں اور خوب جانتے ہیں کہ وہ کیا کر رہے ہیں۔﴾

کیا قرآن پاک میں تحریف کرنے والے یہود کو دنیا میں سزا نہیں ملی؟ گزشتہ صدیوں میں یہود کو ہر جگہ ذلت اور بربادی کا سامنا کرنا پڑا۔ ہٹلر کے زمانے میں یہودیوں کی تباہی ساری دنیا جانتی ہے۔

مرزا غلام احمد قادیانی کی تحریف بھی صلاح الدین کی طرح مختلف تحریروں سے از خود واضح ہے۔ ملاحظہ فرمائیں۔ مرزا غلام احمد قادیانی کے الہامات کتاب ’’تذکرہ‘‘ جو ۱۹۵۶ء میں الشرکۃ الاسلامیہ لمیٹڈ ربوہ نے شائع کی ہے۔اس کے صفحہ ۱۰۰ پر مرزا قادیانی کا طویل الہام ہے جس میں: ’’انی متوفیک ورافعک الی وجاعل الذین اتبعوک فوق الذین کفروا الی یوم القیامۃ‘‘ (تلخیص) بھی ہے۔

خود مرزا قادیانی کا ترجمہ: ’’میں تجھ کو پوری نعمت دوں گا اور اپنی طرف اٹھاؤں گا۔ اور جو لوگ تیری متابعت کریں گے یعنی حقیقی طور پر اللہ ورسول کے متبعین میں داخل ہوجائیں گے ان کو ان کے مخالفوں پر جو کہ انکاری ہیں قیامت تک غلبہ بخشوں گا۔‘‘

اسی ’’تذکرہ‘‘ کے صفحہ ۱۰۷ پر دوبارہ وہی الہام یاعیسیٰ انی متوفیک ورافعک الی (تلخیص)

خود مرزا قادیانی کا ترجمہ: ’’اے عیسیٰ میں تمہیں کامل اجر بخشوں گا یا وفات دوں گا اور اپنی طرف اٹھاؤں گا۔ یعنی رفع درجات کروں گا یا دنیا سے اپنی طرف اٹھاؤں گا۔‘‘

غور فرمائیں پہلے ترجمے میں وفات کا ذکر نہیں۔

یہ الہام سہ بارہ ’’تذکرہ‘‘ صفحہ ۲۲۳ میں مذکور ہے یاعیسیٰ انی متوفیک ورافعک الی (تلخیص)

خود مرزا قادیانی کا ترجمہ: ’’اے عیسیٰ میں تمہیں وفات دوں گا اور اپنی طرف اٹھاؤں گا۔‘‘

یہاں دونوں مندرجہ بالا تراجم سے اختلاف ہے اور یہ کردیا کہ میں تمہیں وفات دوں گا۔ ملاحظہ ہو ہر تین جگہ ’’متوفیک‘‘ کا ترجمہ مختلف ہے اور بعد میں متوفیک ورافعک الی سے مسیح علیہ السلام کا نعوذ باللہ فوت ہونا قرار دے کر اپنے مسیح موعود ہونے کی بنیاد بنائی۔

نیز قرآن پاک اور احادیث مبارکہ کے مفہوم میں تحریف در تحریف کرتے ہوئے مرزا قادیانی یہاں تک پہنچا کہ اس کی کتاب البریہ صفحہ ۲۱۵ حاشیہ، خزائن ج ۱۳ ص ۲۲۳ پر یہ ہے:

’’کیا یہ امر تسلی بخش نہ تھا کہ قرآن نے عیسیٰ علیہ السلام کا فوت ہوجانا بیان کیا ہے؟۔ حدیثوں میں ان کی عمر ایک سو بیس برس لکھ کر یہ اشارہ فرمادیا کہ وہ ۱۲۰ عیسوی میں ضرور فوت ہوگئے ہیں۔ اور توفی کا معنی بیان فرمایا گیا اور آیت فلما توفیتنی نے صاف طور پر خبر دے دی کہ عیسیٰ علیہ السلام فوت ہوچکے ہیں۔‘‘

یہ ہے قادیانی پیشوا کی بنیاد اپنے آپ کو مسیح موعود بنانے کی۔

اب یہ واضح ہوگیا کہ پیر صلاح الدین نے جو تحریف سورہ مریم کی آیات ۲۷، ۲۸، ۲۹ میں کی ہے وہ قادیانیوں کے لئے نئی یا باعث شرم نہیں ہے۔ کیونکہ قرآن وحدیث کی آیات اور مفہوم میں تحریف کرکے ہی ان کا پیشوا بھی ’’مسیح موعود‘‘ کا دعویدار بنا ہے۔

جیسا کہ اوپر سورہ بقرہ آیت نمبر ۶۷ میں بیان کیا گیا ہے۔ قرآن پاک میں ابتداء سے ہی یہودیوں نے تحریف کی بنیاد رکھی۔ قرآن پاک میں تحریف کون کرتا ہے وہ بھی قرآن پاک سے واضح ہے۔ وہ بھی بیان کی جائے گی۔ پہلے یہ ملاحظہ فرمالیں کہ قادیانی کذاب تحریف کرنے والوں کے بارے میں کیا کہتا ہے:

تحفہ گولڑویہ صفحہ ۱۴۷ حاشیہ، خزائن ج ۱۷ص ۲۳۳: ’’دجال سے مراد صرف وہ فرقہ ہے جو کلام الٰہی میں تحریف کرتے ہیں۔‘‘

یہ ہے اپنی تحریفات کے متعلق مرزا قادیانی کا اپنا فیصلہ۔ دجال...... دجال...... دجال! اب قرآن پاک کا فیصلہ ملاحظہ فرمائیں:

ترجمہ:...... ’’اے رسول! (ﷺ) جو لوگ کفر میں جلدی کرتے ہیں آپ کو مغموم نہ کریں۔ خواہ وہ ان لوگوں سے ہوں جو اپنے منہ سے تو کہتے ہیں کہ ہم ایمان لائے اور ان کے دل یقین نہیں لاتے۔ خواہ وہ ان لوگوں سے ہوں جو یہودی ہیں جو تیری باتیں اس لئے سنتے ہیں تاکہ ان لوگوں کو جو ابھی تیرے پاس نہیں پہنچے ان کو بہکائیں۔ جو الفاظ کو اپنے مقام سے بدل دیتے ہیں (تحریف کر دیتے ہیں) اور کہتے ہیں کہ اگر تمہیں اس طرح کی بات کہی جائے تو قبول کرلو۔ لیکن اگر اس طرح نہ کہی جائے تو اس کو قبول کرنے سے اجتناب کرو۔ اے رسول! اگر اللہ کسی کو فتنہ میں ڈالنے کا فیصلہ کر لیتا ہے تو تو اسے اللہ کے عذاب سے کسی صورت میں نہیں بچا سکتا۔ یہ وہ لوگ ہیں کہ اللہ نہیں چاہتا کہ ان کے دل صاف کرے۔ ان کے لئے دنیا میں رسوائی ہے اور آخرت بہت بڑا عذاب ہے۔‘‘ المائدہ: ۴۰

یہ تحریف کا نتیجہ دنیا اور آخرت میں۔ آخرت کا عذاب تحریف کنندہ کا ہم نہیں دیکھ سکتے۔ لیکن دنیا کا عذاب ذلت اور رسوائی، منہ کالا، قید و بند کون نہیں جانتا۔

’’ان بطش ربك لشدید ۰ البروج‘‘............ ’’فاعتبروا یااولی الابصار‘‘

قدرت کی پکڑ بہت سخت ہے۔

مولانا محمد عارف شامی کے والد گرامی کا وصال

حضرت مولانا محمد عارف شامی مبلغ عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت گوجرانوالہ اور قاری محمد اختر مدرس درجہ حفظ مدرسہ عربیہ ختم نبوت مسلم کالونی چناب نگر کے والد گرامی جناب میاں عبدالجبار لانگ ۱۸؍ذی الحجہ ۱۴۳۰ھ مطابق ۸؍دسمبر ۲۰۰۹ء کو ایک آدھ روز بیمار رہنے کے بعد انتقال کر گئے۔ انا للّٰہ وانا الیه راجعون!

مرحوم بہت ہی صالح طبیعت، دور اندیش منشی زمیندار تھے۔ تبلیغی جماعت سے بہت گہرا تعلق تھا۔ خدمت خلق میں پیش پیش رہتے تھے۔ فرائض پر عمل پیرا ہونا ان کی طبیعت ثانیہ بن گئی تھی۔ اس حوالہ سے بہت ہی خوش نصیب تھے۔ ان کے بیٹوں، پوتوں، نواسوں کی ایک معقول تعداد دینی تعلیم سے بہرہ ور ہے یا تعلیم کے حصول میں لگن ہے۔ حق تعالیٰ ان کی بال بال مغفرت فرمائیں۔ ان کے انتقال کی خبر سن کر مولانا غلام مصطفیٰ، مولانا عبدالرشید سیال، مولانا فقیر اللہ اختر، مولانا محمد نعیم، مولانا محمد قاسم، مولانا زاہد وسیم، مولانا عزیز الرحمٰن ثانی، مولانا اللہ وسایا اور دیگر حضرات جنازہ میں شرکت یا بعد میں تعزیت کے لئے عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کی طرف سے شریک ہوئے۔ جنازہ حضرت مولانا عبدالرزاق نے پڑھایا۔ جامعہ سراج العلوم عیدگاہ لودھراں کے استاذ الکل حضرت مولانا اللہ بخش صدر المدرسین نے جنازہ میں شرکت کی۔ حق تعالیٰ مرحوم کے پسماندگان کو صبر جمیل کی نعمت سے سرفراز فرمائیں۔ آمین!

احتساب قادیانیت جلد اکتیس کا دیباچہ!

مولانا اللہ وسایا

الحمدللّٰہ وکفیٰ وسلام علی سید الرسل وخاتم الانبیاء ۰ امابعد!

اللہ رب العزت کے فضل وکرم سے احتساب قادیانیت کی جلد اکتیس قارئین کے لئے حاضر خدمت ہے۔ اس جلد میں کل بیس رسائل شامل اشاعت ہیں۔

۱...... اسلامی درّہ۔ (المعروف کذبات مرزا) یہ رسالہ حضرت مولانا احمد صدیق سونڈویؒ کا مرتب کردہ ہے۔ مولانا احمد صدیق سونڈویؒ کے والد گرامی شاہ محمد ابراہیم مجددی نقشبندی کراچوی تھے جو حضرت شاہ رفیع الدین عثمانی کے خلیفہ مجاز تھے۔ مولانا احمد صدیق کے مرشد مولانا شاہ عزیز الرحمٰن صاحبؒ تھے جو دارالعلوم دیوبند کے مفتی اعظم بھی رہے ہیں۔ اس رسالہ میں مرزا قادیانی کے کذبات درج ہیں جو اس رسالہ کو یاد کرے گا وہ ہمیشہ مرزائیوں پر غالب رہے گا اور جو مرزائی اس کو ایمان وانصاف سے دیکھے گا اس کو انشاء اللہ! ضرور توبہ کی توفیق نصیب ہوگی۔

۲...... خاتم النبوۃ۔ جناب ڈاکٹر نور حسین صابر گورنمنٹ پنشنر جعفری کربلائی جھنگ سیالوی نے یہ رسالہ تحریر فرمایا۔ مولانا علی الحائری نے اس کی تقریظ تحریر کی۔ جناب علی الحائری وہ شخصیت ہیں جو مرزا قادیانی ملعون کے مقابلہ میں میدان عمل میں ثابت قدم رہے۔ مرزا قادیانی ان کی تردید کرتا رہا۔ لیکن مولانا علی الحائری نے مرزا قادیانی کا ناطقہ بند کئے رکھا۔ اس رسالہ کی آپ نے تقریظ تحریر فرمائی۔ رسالہ شیعہ نقطہ نظر سے ردقادیانیت پر لکھا گیا ہے۔ تاہم مرزا قادیانی کی ''بولورام'' کردی گئی ہے۔

۳...... قادیان دارالامان میں انقلاب۔ خان حبیب الرحمٰن خان کابلی الافغانی نے ۱۹۳۷ء نے یہ رسالہ ترتیب دیا۔ خان حبیب الرحمٰن خان کابلی اس نام کے دو آدمی گزرے ہیں۔ ایک حبیب الرحمٰن خان کابلی مجلس احرار اسلام کے ممتاز رہنما تھے۔ انہوں نے سید عطاء اللہ شاہ بخاریؒ کی سوانح عمری تحریر فرمائی۔ دوسرے خان حبیب الرحمٰن خان کابلی قادیانی تھے۔ انہوں نے ''قادیان دارالامان میں انقلاب'' نامی یہ رسالہ تحریر کیا۔ مصنف قادیانی تھا۔ اس نے مرزا محمود قادیانی خلیفہ کے ظلم وستم کی اس رسالہ میں کہانی سپرد قلم کی۔ عبدالرحمٰن مصری جو لاہوری قادیانی تھا۔ اس نے مرزا محمود کے کردار اور ظلم وستم کی کہانی اس رسالہ میں بیان کر کے مرزا محمود کے ظلم وستم وبدکرداری کو چیلنج کیا۔ اس رسالہ میں قادیانی عبدالرحمٰن وحبیب الرحمٰن خان کابلی قادیانی کے قلم سے حقائق شائع ہوئے۔ مرزا محمود کو کھلے الفاظ میں قادیانیوں نے چیلنج کیا۔ مرزا محمود نے کمال ڈھیٹ پن کا عملاً مظاہرہ کیا۔ تفصیل اس رسالہ میں ملاحظہ کی جاسکتی ہے۔

۴...... محکوم کھینچواں نبی، بشیر پتر، بخاری کا ڈنڈا۔ جناب عبداللطیف گجراتی نے چار نظمیں پنجابی زبان میں تحریر کیں۔ پہلی نظم کا نام ''کھینچواں نبی'' ہے۔ دوسری نظم کا نام ''بشیر پتر'' ہے۔ یہ نظم مولانا سید داؤد غزنوی کی زیر صدارت احرار تبلیغ کانفرنس لائل پور میں پڑھی گئی۔ تیسری نظم کا نام ''محکوم مسلم'' ہے۔ یہ نظم حضرت امیر

شریعت سید عطاء اللہ شاہ بخاریؒ کی زیر صدارت راولپنڈی کے اجتماع میں پڑھی گئی۔ چوتھی نظم کا نام ’’بخاری داؤنڈا‘‘ ہے۔ چار نظموں پر مشتمل یہ رسالہ تقسیم کے قبل شائع ہوا۔ محترم جناب کا مرید عبدالکریم احراری وزیرآبادی نے اسے شائع کیا۔

۵...... مرزائی احمدیوں کی شرمناک رسوائی۔ جناب عبدالقدیر امروھوی کا مضمون جو پہلے القاسم دیوبند رجب ۱۳۳۹ء میں شائع ہوا۔ پھر رسالہ کی شکل میں شائع ہوا۔ اس میں :۱......موریشش افریقہ کی مسجد سے قادیانیوں کی قانونی بے دخلی۔۲......سیدنا مہدی، سیدنا مسیح علیہم السلام اور قادیانی ملعون۔۳......محمدی بیگم کا نکاح اور قادیانی ملعون۔۴...... سلطان بیگ اور مرزا قادیانی۔ ان چار طریقوں پر مرزائیوں کی رسوائی اور مرزا ملعون قادیانی کے کذب کو واضح کیا گیا ہے۔ نوے سال بعد دوبارہ شائع کرنے کی مجلس کو سعادت نصیب ہو رہی ہے۔

۶...... رشد وہدایت۔ ابوالمحاسن محمد ارشد نے یہ رسالہ قادیانی عبدالرحیم مرزائی کے جواب میں تحریر فرمایا۔ جناب محمد ارشد صاحبؒ، حضرت مونگیریؒ کے حلقہ ارادت سے تعلق رکھتے تھے۔ آپ نے عبدالرحیم قادیانی کے جواب میں یہ رسالہ تحریر کیا۔ اس میں حضرت مولانا سید محمد علی مونگیریؒ کی خدمات پر بھی روشنی ڈالی ہے۔

۷...... کشف التلبیس۔ مصنفہ حافظ محمد اسحق قریشی جہلم۔ حضرت مولانا عبداللطیف صاحبؒ بانی ومہتمم جامعہ حنفیہ جہلم اکابر علماء حق میں تھے۔ آپ کے بیان سے مسجد ومنبر کے در ودیوار سے حق کی گونج ایسے بلند ہوتی تھی جو قادیانی کفر کو گرم توے پر رقص کرادینے کے مترادف تھی۔ جہلم قادیانی جماعت کے سیکرٹری نے ستمبر ۱۹۲۶ میں رسالہ تحریر کیا ’’ہمارا نقطہ نظر‘‘ جس میں قادیانی عقائد کو پیش کرتے ہوئے حضرت مولانا عبداللطیفؒ کو نشانہ تنقید بنایا گیا۔ جناب محمد اسحق قریشی نے اس رسالہ میں قادیانی رسالہ کا منہ توڑ جواب دیا۔

۸...... اعجاز الحق بجواب اظہار الحق۔ مصنفہ محمد اسحق قریشی جہلم۔ قادیانی رسالہ ہمارا نقطہ کا جواب حافظ محمد اسحق قریشی نے کشف التلبیس کے نام سے شائع کیا۔ قادیانیوں نے اس کا جواب ’’اظہار الحق‘‘ کے نام سے ایک رسالہ کی شکل میں شائع کیا۔ جناب قریشی صاحب نے قادیانی رسالہ اظہار الحق کا جواب ’’اعجاز الحق‘‘ کے نام سے اس رسالہ میں دیا۔ اس کے بعد قادیانی کی بولتی بند ہوگئی۔

۹...... سودائے مرزا۔ حکیم ڈاکٹر محمد علی۔ یہ رسالہ ۱۹/اکتوبر ۱۹۳۱ء میں امرتسر سے شائع ہوا۔ ڈاکٹر حکیم محمد علیؒ صاحب طبیہ کالج دہلی کے سند یافتہ تھے۔ طبیہ کالج امرتسر کے ہیڈ پروفیسر بھی تھے۔ آپ نے اس رسالہ میں طبی دلائل اور مرزا قادیانی کی تحریرات سے ثابت کیا ہے کہ مرزا ملعون قادیان نہ نبی تھا نہ مسیح نہ مجدد اور نہ ہی ولی۔ بلکہ مرض مالیخولیا کا مریض تھا۔ اس کے کل الہامات ودعاوی محض مرض مالیخولیا کے باعث تھے۔

۱۰...... مضمون چور۔ علامہ ابوالفضل جبروتی۔ یہ رسالہ ۱۹/فروری ۱۹۵۰ء میں حضرت علامہ عبدالرشید طالوت نے تحریر کیا۔ ابوالفضل جبروتی آپ کا قلمی نام تھا۔ اس میں ثابت کیا گیا ہے کہ مرزا قادیانی دوسرے حضرات کے مضامین کو چوری کر کے اپنی کتابوں میں شامل کیا کرتا تھا۔

۱۱...... قادیانیت اور اس کے مقتداء۔ حضرت مولانا محمد نورالحق علوی۔ ۲۲/جولائی ۱۹۳۳ء کو حضرت

مصنف نے یہ رسالہ تحریر فرمایا۔ مولانا نورالحق صاحب معروف دانشور جناب غلام جیلانی برق کے بڑے بھائی تھے۔ دارالعلوم دیوبند میں مولانا سید انورشاہ کشمیریؒ سے آپ نے دورہ حدیث کیا۔ لاہور میں ردقادیانیت کے لئے ایک جماعت مستشار العلماء پنجاب قائم کی۔ حضرت مولانا محمد خلیل صدر اور مولانا نجم الدین پروفیسر اورینٹل کالج لاہور نائب صدر، مولانا نورالحق ناظم عمومی مقرر ہوئے۔ مستشار العلماء کے تحت پہلا رسالہ یہ شائع ہوا۔

۱۲...... التعرف بیوذ آسف۔ حضرت مولانا نورالحق علوی نے یہ رسالہ تحریر فرمایا۔ مرزا قادیانی ملعون نے یوذ آسف کو یسوع مسیح ثابت کرنا چاہا۔ پھر یوذ آسف کی قبر کشمیر کو مسیح علیہ السلام کی قبر ثابت کرنے کے درپے ہوا۔ دجل در دجل، کذب در کذب، فراڈ در فراڈ کے بعد ایک مؤقف پیش کیا۔ مسلمان، مسیحی، یہودی، تینوں آسمانی مذاہب کے پیروکاروں میں سے ایک شخص نے بھی مرزا قادیانی کے مؤقف کو تسلیم نہ کیا۔ نتیجتاً مرزا قادیانی ملعون کے حصہ میں سوائے دھوکہ دہی کی ابدی لعنت کے اور کچھ نہ آیا۔

مولانا نورالحق علوی نے اس رسالہ میں ثابت کیا کہ یوذ آسف مرزا قادیانی کی طرح خود ایک جھوٹا مدعی نبوت تھا۔ یوذ آسف شہزادہ نبی نہ تھا بلکہ ایک ملعون تھا۔ یہ اس رسالہ کا موضوع ہے۔ اس عنوان پر بہت سارے حضرات نے بہت کچھ تحریر فرمایا۔ فقیر کی رائے میں اس موضوع پر یہ رسالہ حرف آخر کا درجہ رکھتا ہے۔

۱۳...... الشہاب الثاقب علی الرجیم الکاذب۔ یعنی اسلام اور مرزائیت کا تضاد، حضرت مولانا نورالحق علوی نے ستمبر ۱۹۳۴ء میں یہ رسالہ تحریر فرمایا تھا۔ چھیاسی سال گذرنے کے بعد اس رسالہ کی اہمیت اور ضرورت باقی ہے۔

۱۴...... مجلس مستشار العلماء کا قیام۔ پنجاب کے دارالحکومت لاہور میں مجلس مستشار العلماء کا قیام عمل میں لایا گیا۔ مولانا قاضی محمد خلیل سابق مفتی مالیرکوٹلہ کو اس کا صدر اور مولانا نورالحق علوی کو اس کا جنرل سیکرٹری مقرر کیا گیا۔ سرپرست اس کے حضرت مولانا محمد انورشاہ کشمیریؒ قرار پائے۔ اس تنظیم کے تحت میں ردقادیانیت کے کام کے لئے مختلف شعبہ جات قائم کئے گئے۔ اس جماعت کے اراکین کے اسماء اور اغراض ومقاصد پر مشتمل تعارفی پمفلٹ مولانا نورالحق نے شائع کیا۔ جو شامل اشاعت ہے۔ یہ وہی مستشار العلماء ہے جس کا مولانا سید محمد انورشاہ کشمیریؒ نے اپنے رسالہ دعوت حفظ ایمان نمبر۲ میں تذکرہ کیا ہے اور ساتھیوں سے اس تنظیم کے ساتھ مدد کرنے کی نصیحت فرمائی ہے۔

۱۵...... تعبیر رویائے حقانی۔ رد ہفوات قادیانی۔ تحریر جناب مولانا عبدالمجیدؒ کتاب ہذا میں قادیانی رسالہ ''اسرار نہانی'' کا محققانہ ومفصل جواب دیا گیا ہے۔ حضرت مولانا شاہ فضل الرحمٰن گنج مرادآبادیؒ اور مولانا سید محمد علی مونگیریؒ کے متعلق قادیانی خرافات کا ایسا جواب دیا گیا کہ قادیانیوں کے دانت کھٹے کر دیئے گئے۔

۱۶...... ''اکاذیب مرزا'' مولانا ابوالحریز عبدالعزیز مناظر ملتانی نے یہ رسالہ تحریر فرمایا ہے۔ اس میں مرزا قادیانی کے پچاس جھوٹ ان کی کتابوں سے لکھے گئے ہیں اور ثابت کیا گیا ہے کہ ایسا شخص نبی تو بجائے خود صحیح معنوں میں مسلمان بھی نہیں ہوسکتا اور جو قادیانی ان حوالہ جات کو غلط ثابت کرلے۔ ہر حوالہ پر انعام کا اعلان کیا گیا ہے۔

۱۷...... پنجابی مسیح موعود۔ یہ رسالہ جناب فصیح احمد بہاریؒ کا مرتب کردہ ہے۔ فصیح احمد بہاری رائل

پاکستان ائیرفورس ناشر مکتبہ تحفظ ختم نبوت پشاور اس کے ٹائٹل پر لکھا ہے۔ اس رسالہ میں مرزا قادیانی کے دجل وفریب طشت ازبام کئے گئے ہیں۔

۱۸...... خدمات مرزا۔ انجمن تائیدالاسلام لاہور کے ماہواری رسالہ تائیدالاسلام سے ایک مضمون لے کر اسے اس کتابچہ کی شکل میں شائع کیا گیا۔ مکمل نام یہ ہے۔ ''مرزائی نبوت کا آخری سہارا۔ خدمات مرزا۔ مرزا غلام احمد قادیانی اور اس کی امت غیراللہ کے دروازے پر مرزائی مذہب کے بنیادی اصول پر محققانہ تبصرہ۔''

۱۹...... آئینہ کمالات مرزا۔ ناظم دارالاشاعت رحمانی مونگیر کا مرتب کردہ ہے۔ خانقاہ رحمانیہ مونگیر سے صحیفہ رحمانیہ شائع ہوتا تھا۔ اس کے کل چوبیس شمارے شائع ہوئے۔ الحمدللہ ثم الحمدللہ! کہ مجلس تحفظ ختم نبوت نے صحیفہ رحمانیہ کی مکمل فائل جو چوبیس رسائل پر مشتمل تھی۔ احتساب قادیانیت کی جلد پانچ میں اسے شائع کرنے کی سعادت حاصل کی۔ اس طرح خانقاہ عالیہ رحمانیہ مونگیر شریف سے ایک رسالہ صحیفہ محمدیہؐ کے نام پر بھی شائع ہوتا تھا۔ اس کے کل کتنے شمارے شائع ہوئے۔ ان کی فائل کہاں سے مل سکتی ہے۔ اعتراف کرتا ہوں کہ اس سلسلہ میں ناکام رہا۔ جس کی سخت ندامت ہے۔ صحیفہ محمدیہ کے تمام شمارے اتنے اہم موضوعات پر مشتمل ہوتے تھے کہ ان رسائل کے پہلے پانچ شمارہ جات کو آئینہ کمالات مرزا قادیانی کے نام پر خود خانقاہ مونگیر کے حضرات نے شائع کیا۔ لیجئے۔ صحیفہ محمدیہ شمارہ ۱تا۵ کا مجموعہ ''آئینہ کمالات مرزا'' پیش خدمت ہے۔ اس کا مزید تعارف خود ناشرین نے کرادیا ہے۔ جو قارئین پڑھ لیں گے۔ تاہم اتنا عرض کئے بغیر چارہ نہیں کہ اس کا شمارہ نمبر۳ بطور خاص پڑھنے کی چیز ہے۔ اس میں مختلف حضرات نے مرزا قادیانی کے متعلق خواب دیکھے۔ وہ انہوں نے شائع کردیئے۔ قادیانی گروہ خواب پرست ہے۔ تو لیجئے۔ یہ خواب بھی ان کے پڑھنے کی چیز ہیں۔ تاکہ ان پر اتمام حجت ہوجائے۔ یہی ناشرین کے سامنے شائع کرنے کا مقصد تھا۔

۲۰...... حقیقت مرزا۔ مولانا سید محمد ادریسؒ صاحب جو انجمن اصلاح المسلمین دہلی کے سیکرٹری تھے۔ انہوں نے یکم دسمبر ۱۹۳۱ء کو یہ رسالہ دہلی سے شائع کیا۔ قادیانی عقائد کو مختصراً جمع کردیا گیا ہے۔ یوں سولہ حضرات کے بیس رسائل احتساب کی اس جلد میں شائع کرنے کی اللہ رب العزت نے توفیق سے سرفراز فرمایا۔ فلحمدللہ!

الحاج حافظ بشیر احمد صاحب کا وصال

عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت گوجرانوالہ کے امیر محترم حضرت حافظ بشیر احمد صاحب ۳؍جنوری ۲۰۱۰ء بروز اتوار تین بجے دوپہر گوجرانوالہ میں وصال فرماگئے۔ اسی رات نوبجے گوجرانوالہ میں ان کا جنازہ ہوا وان کی نماز جنازہ حضرت مولانا زاہدالراشدی نے پڑھائی۔ شہر کے علماء، طلباء، عوام، تاجر برادری، شہریان اور آپ کے متعلقین کی بہت بڑی تعداد نے نماز جنازہ میں شرکت کی۔ مرحوم بہت بڑے تاجر، بہت بڑے مخیرّ اور صاحب خیر حضرات میں سے تھے۔ جامعہ نصرت العلوم کی بناء میں جو حضرات حضرت مولانا صوفی عبدالحمید سواتیؒ کے دست وبازو تھے ان میں حضرت حافظ بشیر احمد صاحب بھی شریک تھے۔ مرحوم بہت ہی اجلی سیرت کے انسان تھے۔ اللہ تعالیٰ ان کی بال بال مغفرت فرماکر جنت میں اعلیٰ مقام نصیب فرمائیں۔ عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت مرحوم کے پسماندگان کے صدمہ میں برابر کی شریک غم ہے۔

مسلم اور غیر مسلم کی شناخت کا مسئلہ اور حدود حرمین الشریفین میں قادیانیوں کے داخلے کے مضر اثرات!

مولانا مجاہد الحسینی

پرویز مشرف کے ملعون دور اقتدار میں پاسپورٹ سے مذہب کا خانہ حذف کیا گیا۔اس موقعہ پر یہ مضمون تحریر کیا گیا تھا۔اس کی اہمیت اور ریکارڈ کے لئے لولاک میں شائع کیا جارہا ہے۔ادارہ!

دینی اور مذہبی شناخت

اللہ تعالیٰ نے انسانی خلقت کے بعد اس کی شناخت اور تعارف کے سلسلے میں مختلف قبائل وشعوب کا نظام رکھا ہے تاکہ باہم گر تعارف اور پہچان کی سہولت میسر آ سکے۔پھر جوں جوں انسانی آبادی وسعت اختیار کرتی گئی اور مختلف اقوام وملل کی طرف سے اللہ تعالیٰ کے انبیاء ورسول علیہم السلام مبعوث ہوتے رہے تو حضرات انبیاء کرام علیہم السلام کی ذات گرامی کے ساتھ ان کے امتیوں کی وابستگی شناخت کا باعث بنی تھی۔چنانچہ حضرت موسیٰ علیہ السلام کے امتی یہودی، حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے امتی عیسائی اور خاتم الانبیاء حضرت محمد رسول اللہ ﷺ کے امتی مسلمان کہلاتے ہیں۔گویا نبی کی تبدیلی کے ساتھ ہی امتیوں کی شناخت بھی تبدیل ہوجاتی ہے۔اس اصول کے مطابق محسن انسانیت خاتم الانبیاء حضرت محمد رسول اللہ ﷺ کے بعد اگر کوئی کسی جھوٹے نبی کو مان لے گا تو وہ مسلمان نہیں کہلا سکتا۔بلکہ اس کی نسبت جھوٹے نبی کے ساتھ ہوجائے گی۔چنانچہ مرزا غلام احمد قادیانی کو نبی ماننے والے مسلمان نہیں بلکہ مرزائی یا قادیانی قرار پائیں گے۔انہیں مسلمان ہرگز نہیں کہا جاسکتا۔

دین اسلام کی تعلیم سے بعض ناواقف، قادیانیوں کے پروپیگنڈے سے متاثر ہوکر کہتے ہیں کہ مرزائی بھی مسلمانوں ہی کا کلمہ، قرآن اور نمازیں پڑھتے ہیں۔حج زکوٰۃ پر یقین رکھتے ہیں۔انہیں عہد رسالت کے منافقین کو پیش نظر رکھنا چاہئے۔انہوں نے براہ راست حضرت رسول اللہ ﷺ کی ذات اقدس پر ایمان کا اظہار کیا تھا۔وہ بھی کلمہ، قرآن، پڑھتے تھے۔حتیٰ کہ انہوں نے مدینہ منورہ کی مسجد قباء کے قریب ہی مسجد بھی تعمیر کرلی تھی۔مگر اللہ تعالیٰ نے وحی کے ذریعہ حضور اکرم ﷺ کو ان کی شاہ روم کے ساتھ مل کر کی گئی سازش بے نقاب کرکے حضور اکرم ﷺ کو ان کی مسجد مسمار کردینے کا حکم دیا تھا اور اس کا ملبہ جلا کر راکھ کردیا گیا تھا اور ان کا اسلام لانا قبول نہیں کیا گیا تھا۔بعد میں مسیلمہ کذاب اور دیگر مدعیان نبوت کے خلاف باقاعدہ جنگ کی گئی تھی۔

اسی طرح دیگر غیر مسلموں کی بھی ان کی اپنی تہذیب کے مظاہرے کی صورت میں ایک شناخت ہے۔جس

کے مطابق ہندوؤں اور سکھوں کو بآسانی پہچان لیا جاتا ہے۔ جبکہ پاکستان کا قیام بھی مسلم اور غیر مسلم کی تفریق ’’دوقومی نظریے‘‘ کی بنیاد پر عمل میں آیا تھا۔ مزید براں یہ کہ مملکت پاکستان کے نام کے ساتھ ’’اسلامی جمہوریہ‘‘ منسلک کرنے کا مفہوم اسے دیگر عام جمہوری ممالک سے ممتاز اور ممیز کرنا ہے کہ اس مملکت کا تعلق اسلام سے وابستہ ہے اور اس کے آئین وقانون میں یہ بات شامل ہے کہ یہاں کتاب وسنت اور اسلام کے بنیادی اصولوں کے خلاف کوئی قانون اور نظام وضع نہیں کیا جائے گا۔

بہرنوع پاکستان کے مروجہ قانون اور ضابطے کے تحت پاکستان کے پاسپورٹ میں ربع صدی سے مذہب کا اندراج ہورہا ہے۔ جس میں بیرون ملک سفر کرنے والے کی بابت وضاحت کی جاتی رہی ہے کہ وہ مسلمان ہے یا ہندو، قادیانی یا پارسی ہے۔ لیکن اتنے برسوں کے بعد یکایک ’’نادرا‘‘ کی طرف سے قومی اسمبلی کے ذریعے ترامیم وغیرہ کی منظوری کے بغیر پاکستانی پاسپورٹوں سے ’’مذہب‘‘ کا اخراج قانون کی خلاف ورزی کے علاوہ غیر مسلم طاقتوں خصوصاً غیر مسلم اقلیت قرار پانے والے قادیانیوں کی سازش کا حصہ معلوم ہوتا ہے۔ جس کے خلاف مسلمانان پاکستان سراپا احتجاج بن گئے ہیں اور سعودی حکومت خصوصاً رابطہ عالم اسلامی مکہ معظمہ نے حکومت پاکستان سے اس غیر اسلامی اقدام پر نظر ثانی کی اپیل کی ہے۔

اسلامی جمہوریہ پاکستان کا قیام امت مسلمہ کی سربلندی اور اسلام دشمن طاقتوں کے شر وروفتن اور ریشہ دوانیوں سے محفوظ رکھنے کی خاطر عمل میں آیا تھا۔ لیکن فرنگی سامراج نے ہندوستان کو تقسیم کرتے وقت ایسی شاطرانہ چالوں سے کام لیا کہ برصغیر کے مسلمانوں کو سکون وطمانیت کے ساتھ زندگی بسر کرنا نصیب نہ ہوسکا، اور مزید براں یہ کہ پاکستان میں اپنے خودکاشتہ پودے ’’قادیانیت‘‘ کی جڑیں اس طریقے سے گاڑ دیں گئی ہیں کہ اس سے چھٹکارا مشکل ہوجائے۔ چنانچہ پاکستان کے روز قیام سے لے کر آج تک اس فتنے کی حشر سامانی وقفے وقفے کے بعد پریشانی کا موجب بن جاتی ہے۔ ان دنوں پاکستانی پاسپورٹ میں مذہب کے اندراج کا مسئلہ بھی اسی سلسلے کی تکلیف دہ کڑی ہے۔

قادیانی فتنے کی اسلام دشمنی اور ملت اسلامیہ کے خلاف اس کے خطرناک عزائم اور منصوبوں سے مسلمانوں کو بیدار کرنے اور آگاہ رکھنے کے سلسلے میں برصغیر کی جن دوراندیش شخصیات نے خصوصی طور سے سرگرمی کا مظاہرہ کیا۔ ان میں سے مسالک اور مکاتب فکر کے اعتبار سے درج ذیل ممتاز شخصیات کے اسماء گرامی خصوصاً قابل ذکر ہیں۔

مرزاغلام احمد قادیانی کے دعویٰ نبوت کاذبہ کے بعد سب سے پہلے اس کے متعلق کفر کا فتویٰ صادر کرنے والے علماء دیوبند میں سے علماء لدھیانہ اور مولانا رشید احمد گنگوہیؒ تھے۔ پھر اس فتنے کے خلاف منظم جدوجہد کر کے اسے اسلام کے خلاف ایک سازش قرار دلانے والی شخصیات میں سے مولانا محمد انور شاہ کشمیریؒ، علامہ شبیر احمد عثمانیؒ، امیر شریعت سید عطاء اللہ شاہ بخاریؒ، مولانا قاضی احسان احمد شجاع آبادیؒ، چوہدری افضل حقؒ، مولانا محمد علی جالندھریؒ، مولانا محمد حیاتؒ فاتح قادیان، مولانا لال حسین اخترؒ، مولانا کرم الدینؒ بھیں جہلم، مولانا ابوالقاسم رفیق

دلاوریؒ، مولانا محمد الیاس برنیؒ، مولانا سید ابوذر بخاریؒ، مولانا خلیل احمد قادریؒ، مولانا طفیل محمدؒ، مولانا غلام محمد ترنمؒ، خطیب جامع مسجد سیکرٹریٹ لاہور، مولانا وارث کاملؒ، مولانا غلام دینؒ خطیب ریلوے انجن شیڈ لاہور اور بریلوی مکتب فکر سے مولانا احمد رضا خانؒ، مولانا عبدالحامد بدایونیؒ، ابوالحسنات مولانا سید محمد احمد قادریؒ، مولانا شاہ احمد نورانیؒ، مولانا عبدالستار خان نیازیؒ، اہل حدیث حضرات میں سے مولانا محمد حسین بٹالویؒ، میر محمد ابراہیم سیالکوٹیؒ، مولانا سید محمد داؤد غزنویؒ، مولانا ثناء اللہ امرتسریؒ، مولانا احسان الٰہی ظہیرؒ، مولانا عبدالقدر روپڑیؒ، جماعت اسلامی میں سے سید ابوالاعلیٰ مودودیؒ اور مولانا امین احسن اصلاحیؒ، شیعہ حضرات میں سے علامہ کفایت حسینؒ، سید مظفر علی شمسیؒ، مشائخ عظام میں سے حضرت مولانا پیر سید مہر علی شاہؒ گولڑہ شریف، مولانا حافظ سید قمر الدین سیالویؒ، پیر سید جماعت علی شاہؒ علی پوری، صاحبزادہ سید فیض الحسن شاہؒ آلومہار، پیران کرام خانقاہ سراجیہ کندیاں، خانقاہ امروٹ شریف وہالیجی شریف اور شعر وادب سے متعلق برصغیر کی ممتاز شخصیات میں حکیم الامت علامہ محمد اقبالؒ، علامہ طالوتؒ، مولانا ظفر علی خانؒ، آغا شورش کشمیریؒ، علامہ لطیف انورؒ، احمد ندیم قاسمیؒ، حافظ لدھیانویؒ، علامہ محمد افضل فقیرؒ، حفیظ تائبؒ، علامہ انور صابریؒ، شریف احمد جالندھریؒ، ساغر صدیقیؒ، مسکین حجازیؒ، صدر شعبہ صحافت پنجاب یونیورسٹی لاہور، ڈاکٹر منیر عامر کے اسماء گرامی قابل ذکر ہیں۔

ان حضرات میں سے علامہ محمد اقبال کو شرف اولیت حاصل ہے کہ انہوں نے فرنگی دور میں فرنگیوں کے خود کاشتہ پودے قادیانیوں کو غیر مسلم اقلیت قرار دینے کا مطالبہ کیا تھا۔ جس کی تائید میں مجلس احرار اسلام نے من حیث الجماعت جدوجہد جاری رکھی اور قیام پاکستان کے بعد ۱۹۵۰ء، ۱۹۵۱ء میں جب اسلامی دستوری سفارشات مرتب کرنے والی بنیادی اصولوں کی کمیٹی نے پاکستان کے سربراہ مملکت کے لئے مسلمان ہونے کی شرط رکھی تو آل مسلم پارٹیز کنونشن منعقدہ کراچی میں قادیانیوں کو غیر مسلم اقلیت قرار دینے کا مطالبہ کیا گیا تھا۔ تاکہ کوئی قادیانی مسلم مملکت کا سربراہ نہ بن سکے۔ جس کے مطابق ۱۹۵۳ء کی تحریک ختم نبوت بروئے عمل آئی اور جانی قربانیوں اور قید وبند کی صعوبتوں کے بعد ۱۹۷۴ء میں قائد عوام ذوالفقار علی بھٹوؒ نے قومی اسمبلی میں بحث ومذاکرہ اور قادیانیوں کے سربراہ سے ان کا مؤقف سننے کے بعد انہیں غیر مسلم اقلیت قرار دینے کا تاریخی فیصلہ کیا تھا۔ جس کی پاداش میں انہیں قادیانیوں کی سرپرست سامراجی طاقتوں کی سازش کا شکار ہونا پڑا تھا۔

پاسپورٹ میں مذہب کے اندراج کا مسئلہ

یہ حقیقت محتاج وضاحت نہیں کہ اسلامی مملکت پاکستان کی پہلی مرکزی حکومت میں انگریز کے پروردہ اور وائسرائے ہند کی ایگزیکٹو کونسل کے ممبر سر ظفر اللہ خاں قادیانی کو وزیر خارجہ مقرر کیا گیا تھا۔ اس نے حکومت پاکستان کی نمائندگی کرنے اور پاکستان کے مسائل سے دنیا کو آگاہ کرنے کے بجائے دوسرے ممالک میں قادیانی فتنے کو فروغ دینے اور اپنے قادیانی ہم عقیدہ افراد کو آباد کرنے پر ہی ساری توجہ مبذول رکھی تھی۔ جس کی نشاندہی پاکستان کے ممتاز صحافی اور مملکت اسلامیہ کی سربلندی کا جذبہ صادق رکھنے والی معزز ومحترم شخصیت جناب حمید نظامی ایڈیٹر روزنامہ نوائے وقت لاہور نے بیرونی ممالک کے دورے سے واپسی پر اپنے ایک چشم کشا مقالے میں کی تھی کہ

بیرونی ممالک میں پاکستانی وزیر خارجہ سر ظفر اللہ خاں نے جگہ جگہ قادیانیت کی تبلیغ کے اڈے قائم کر دیئے ہیں اور پاکستان کی خارجہ پالیسی متعارف کرانے کے بجائے قادیانیت واحمدیت کو فروغ دینے پر ساری توجہ صرف کی جارہی ہے۔ حکومت پاکستان کو وزارت خارجہ پر کسی مسلمان کو مقرر کرنا چاہئے۔

بہرنوع ان دنوں قادیانیوں کے سربراہ مرزا بشیر الدین محمود نے سر ظفر اللہ خاں، اپنے عزیز ایم ایم احمد اور دیگر ''فوجی'' اور ''سویلین'' قادیانی افسروں کی وساطت سے تمام سرکاری محکموں پر قبضے اور بلوچستان کو احمدی صوبہ بنانے کا واضح اعلان کر دیا تھا۔ ایسے خطرناک حالات ہی ۱۹۵۳ء کی تحریک ختم نبوت کے محرک بنے تھے۔ جس کے دوران قادیانیوں کو غیر مسلم اقلیت قرار دینے اور سر ظفر اللہ خاں کو وزارت خارجہ سے الگ کر دینے کا پرزور مطالبہ کیا گیا تھا اور اس کے لئے جانثاران ختم نبوت نے جانی قربانیاں دیں اور ہزاروں گرفتار ہوئے تھے۔

جن دنوں میں سر ظفر اللہ خاں قادیانی نئی مسلم مملکت پاکستان کی وزارت خارجہ پر متمکن تھا۔ خادم الحرمین الشریفین شاہ فیصل شہیدؒ بھی سعودی عرب کے وزیر خارجہ تھے۔ انہوں نے سر ظفر اللہ خان کی داڑھی اور اسلام کے مبینہ حوالے سے متاثر ہو کر اسے مسلمان سمجھا اور حج کے موقع پر سعودی عرب آنے کی دعوت دے دی۔ جیسا کہ مختلف وزراء خارجہ دوسرے ممالک کے وزراء کو دعوت دیتے رہتے ہیں۔ سر ظفر اللہ خان نے اسے غنیمت جانا اور حج کے موقع پر احرام باندھ کر منیٰ میں پہنچ گیا تھا۔

حدود حرم شریف کے اندر جب ایک غیر مسلم قادیانی کو پاکستانی حجاج کرام نے دیکھا تو اس کے خلاف زبردست احتجاجی مظاہرہ ہوا کہ یہ کافر حدود حرم شریف کے اندر کس طرح داخل ہو گیا ہے؟

حکومت سعودیہ کو اس فتنہ قادیانیہ کی بابت چونکہ صحیح معلومات نہیں تھیں۔ انہوں نے ایک مسلم مملکت کا مسلمان وزیر خارجہ سمجھ کر دعوت دی تھی۔ جب حکومت کو صورتحال اور قادیانیوں کے عقائد ونظریات کا پتہ چلا تو فوراً سر ظفر اللہ کو حدود حرم شریف سے نکال دیا گیا تھا۔

بہرنوع اس واقعے کے بعد سعودی حکومت کا حکومت پاکستان سے قادیانی فتنے کی بابت عربی زبان میں لٹریچر فراہم کرنے کا شدید تقاضا ہوا تھا۔ چنانچہ شیخ المشائخ حضرت مولانا عبدالقادر رائے پوریؒ کی خصوصی فرمائش پر علامہ سید ابوالحسن ندویؒ نے ''القادیانی والقادیانیہ'' کے عنوان سے اہم کتاب شائع کی تھی۔ بعد میں علامہ احسان الٰہی ظہیرؒ نے بھی حکومت سعودیہ کے خرچ پر ''القادیانیہ'' کے نام سے معلوماتی کتاب شائع کرنے کا اعزاز حاصل کیا تھا اور خادم الحرمین شاہ ابن سعودؒ کے بعد جب شاہ فیصلؒ برسر اقتدار آئے تو ان کی خصوصی مساعی حسنہ سے قائد عوام ذوالفقار علی بھٹوؒ نے قادیانیوں کو غیر مسلم اقلیت قرار دے کر علامہ اقبالؒ کے مطالبے اور تجویز کے مطابق قادیانی لاہوری مرزائیوں کے نام غیر مسلم اقلیتوں کی فہرست میں شامل کرنے کا فیصلہ کیا تھا۔ تاکہ مسلم اور غیر مسلم کا فرق واضح ہو جائے اور قادیانی گروہ دھوکا دہی کی صورت میں حدود حرمین الشریفین میں داخل ہونے کی جسارت نہ کر سکیں۔

قادیانی آرڈیننس

مسٹر بھٹوؒ کے بعد جب جنرل محمد ضیاء الحقؒ برسر اقتدار آئے تو انہوں نے ۱۹۷۴ء کے فیصلے کو مؤثر بنانے اور

قادیانیوں کو اسلامی اصطلاحات استعمال کرنے سے روکنے کے لئے آرڈیننس جاری کیا۔ جسے قادیانیوں نے نہ صرف مسترد کر دیا۔ بلکہ مرزائیوں کے سربراہ اور اس کے مرکزی ساتھی پاکستان سے راہ فرار اختیار کر کے لندن میں جاگزین ہوگئے اور برطانیہ کی سرپرستی میں امت مسلمہ کے خلاف سرگرمیاں شروع کر دیں۔ چنانچہ آج مسلم ممالک میں خصوصاً ان اسلامی ملکوں (سعودی عرب، انڈونیشیا، مصر، سوڈان اور متحدہ عرب امارات وغیرہ) میں جہاں انہیں غیر مسلم اقلیت قرار دیا گیا ہے۔ وہاں پر دہشت گردی اور فساد انگیزی میں قادیانیوں کی سازشوں کو نظر انداز نہیں کیا جاسکتا۔ نیز موجودہ حکومت کے کلیدی عہدوں پر فائز جن قادیانیوں اور ان کی بابت نرم گوشہ رکھنے والوں کا طرز عمل زبان زد عوام ہے۔ اس میں حلف نامے کی عبارت میں تبدیلی اور پاسپورٹ سے مذہب کے اخراج میں بھی انہی کا دست سیاہ دکھائی دیتا ہے۔

علاوہ ازیں مذہبی امور حکومت پاکستان کے ایک وزیر مملکت نے اس اقدام کی وضاحت میں فرمایا ہے کہ دنیا بھر کے پاسپورٹوں میں مذہب کا اندراج نہیں ہوتا تو پاکستان میں اس پر اصرار کیوں ہے؟ جناب وزیر صاحب کو پتہ ہونا چاہئے کہ سرزمین پاک و ہند قادیانی فتنے کی جنم بھومی ہے۔ یہ مسئلہ دوسرے کسی بھی ملک کا نہیں ہے۔ صرف پاک و ہند کا ہے۔ اس لئے قادیانیوں کے پاسپورٹوں میں مذہب کا اندراج ضروری ہے تاکہ دھوکا دہی کے ساتھ کوئی غیر مسلم حدود حرم میں داخل ہوکر شعائر اسلام کی توہین اور خلاف ورزی نہ کر سکے۔ قادیانی مرزائی تو اسلامی اصطلاحات ہی کے پردے میں اسلام دشمن سرگرمیاں جاری رکھنا چاہتے ہیں۔ اب غیر مسلم قرار پانے والی اقلیت کے افراد مسلمانوں ہی کے نام رکھ کر اور اسلام کی مقدس اصطلاحات کلمہ شریف، قرآن مجید اور احادیث مبارکہ کا غلط ترجمہ اور مفہوم بیان کر کے سرزمین مقدس حرم شریف اور مدینہ منورہ میں داخل ہو جائیں اور وہاں پر موجود اپنے ایجنٹوں کی وساطت سے حج کے موقع پر دہشت گردی کا مظاہرہ کر کے منیٰ، عرفات میں خیموں کو آگ لگا دیں تو اس کا ذمہ دار کون ہوگا؟ کیا پاکستانی وزارت مذہبی امور اور دیگر حکمران اس کی ذمہ داری قبول کرنے پر آمادہ ہوں گے؟

اگر قادیانی مرزائیوں کو غیر مسلم ظاہر نہ کرنے کی اجازت دے دی گئی تو کل عیسائی بھی آسانی کے ساتھ حدود حرم میں داخل ہوسکیں گے۔ کیونکہ ان کے نام بھی اکثر مسلمانوں کے ناموں سے ملتے جلتے ہیں۔ مثلاً داؤد، صادق، یعقوب، یوسف وغیرہ ان کے ناموں سے ''مسیح'' کا لفظ ہٹا دیا جائے تو کیونکر ظاہر ہوسکے گا کہ یہ عیسائی اقلیت سے متعلق ہیں۔ اس طرح قرآنی احکام کے مطابق حدود حرم شریف میں غیر مسلموں کے داخلے کی ممانعت ختم ہوجائے گی۔ (نعوذ باللہ)

حدود حرم میں داخلے کی عام اجازت کیوں نہیں؟

حدود حرمین شریفین (مکہ معظمہ اور مدینہ منورہ) میں داخلے کی ممانعت پر بعض ''تہذیب فرنگ کے متوالے'' انسانی حقوق کے حوالے سے اعتراض کیا کرتے ہیں کہ ہر شخص کو گھومنے پھرنے اور ہر مقام پر داخلے کی اجازت ہونی چاہئے۔ اسلام کو اتنا بھی تنگ ظرف نہ ہونا چاہئے کہ اس کے مقدس ترین مقام کو دیکھنے اور اس میں داخلے کی بھی اجازت نہ دی جائے۔

ایسے معترضین (عموماً دہریئے اور قادیانی ہوتے ہیں) ان سے دریافت کیا کرتا ہوں کیا ہر انسان کو ہر جگہ گھومنے پھرنے اور داخلے کی مکمل آزادی حاصل ہے؟ جب وہ پورے اعتماد کے ساتھ ''ہاں جی'' سے جواب دیتے ہیں تو ان سے دریافت کیا جاتا ہے کہ کیا ہر شخص چھاؤنیوں، سیکورٹی کے مراکز، پریذیڈنٹ ہاؤس، سیکرٹریٹ، ٹیلی ویژن، ریڈیو اسٹیشنز اور عیسائیوں کے مرکزی مقام ویٹی کن سٹی وغیرہ مقامات میں آزادانہ داخل ہونے کی اجازت ہے؟ حتیٰ کہ مرزائیوں کے مرکزی مقام قادیان میں بھی کوئی مسلمان نہ تو داخل ہوسکتا تھا اور نہ ہی کوئی دوکان لے کر کاروبار کرسکتا تھا۔ خود مرزائیوں پر بھی یہ پابندی عائد تھی کہ وہ قادیانی سربراہ مرزا بشیرالدین محمود کے ساتھ باقاعدہ تجارتی تحریری معاہدے کے ساتھ کاروبار کر سکتے تھے اور جو مرزائی اپنی جماعت احمدیہ کی کسی طور پر مخالفت کرتا یا معترض ہوتا اس کا نہ صرف تجارتی معاہدہ منسوخ ہوجاتا تھا بلکہ اسے قادیان سے جبراً نکال باہر کیا جاتا تھا۔ اس سلسلے میں دیگر بہت سے ہوشربا واقعات کے ساتھ ساتھ سابق قادیانی مبلغ عبدالکریم مباہلہ مرحوم کا واقعہ خصوصاً قابل ذکر ہے۔ جنہوں نے مرزا بشیرالدین محمود کے ناگفتنی طرز عمل پر جب اعتراض کیا تو قادیانی سربراہ نے ان کا مکان نذر آتش کرنے کا حکم دیا تھا۔ یہ تو اللہ کا فضل ہوا کہ وہ مکانوں کی چھتوں سے ہوتے ہوئے جان بچا کر چلے گئے تھے اور اس کے بعد انہوں نے امرتسر سے اور قیام پاکستان کے بعد لاہور سے ہفت روزہ مباہلہ کے اجراء اور ''مباہلہ پاکٹ بک'' کے نام سے کتاب شائع کرنے کی صورت میں قادیانیوں کے خطرناک عزائم اور رازہائے اندرون خانہ منکشف کیے تھے۔ نیز قادیان کے بعد پاکستان میں جب ربوہ کے مقام کو مرزائی ہیڈ کوارٹر بنایا گیا تو اس میں بھی صرف قادیانی عقائد کے لوگ ہی رہائش اور کاروبار کر سکتے ہیں۔ یہ پابندی آج بھی عائد ہے۔ آخر یہ کیوں؟

اندریں حالات سوال پیدا ہوتا ہے کہ جب قادیانی اپنے مراکز میں کسی بھی مسلمان کو آزادانہ داخلے کی اجازت نہیں دیتے تو ملت اسلامیہ کے سب سے بڑے اور مقدس مراکز مکہ معظمہ اور مدینہ منورہ کی حدود حرمین الشریفین میں کیونکر اجازت دی جاسکتی ہے۔ جبکہ اللہ تعالیٰ نے اپنی آخری مقدس کتاب قرآن کریم میں غیر مسلموں کی ریشہ دوانیوں اور سازشوں کے سدباب کے لئے فتنہ پرداز کفار مکہ اور مشرکین عرب کو اپنا طرز عمل درست کر لینے کی باقاعدہ مہلت دینے کے بعد جب وہ اپنی حرکتوں اور اسلام دشمنی سے باز نہ آئے تو وحی الٰہی کے ذریعے حضور خاتم الانبیاء ﷺ کو اس حکم پر عمل درآمد کی تاکید کردی گئی کہ اب تاقیامت کوئی غیر مسلم مسجد الحرام کے قریب بھی نہ آئے۔

(سورہ توبہ آیت نمبر۸)

بہرنوع واضح احکام قرآنی کو اسلامی جمہوریہ پاکستان کے وزراء کرام کی طرف سے خوامخواہ کی سخن سازیوں کا ہدف بنا کر انکار کی راہ اختیار کرنا حد درجہ افسوسناک اور اپنے آپ کو دائرہ اسلام سے خارج کرنے کا موجب ہے۔ (نعوذباللہ) اس مسئلے پر پاکستانی ارباب حکومت کی ضد اور ہٹ دھرمی نہ صرف عذاب الٰہی کا باعث بن سکتی ہے۔ بلکہ سعودی حکمران بھی کوئی سخت اقدام اٹھا کر مسلمانان پاکستان کے لئے سخت مشکلات پیدا کر سکتے ہیں۔

احمدی مرزائی؟

بعض ارباب حکومت کی جانب سے یقین دہانی کرائی گئی ہے کہ پاسپورٹ کے خانے میں ''احمدی

مرزائی‘‘ کے الفاظ پر مشتمل مہر لگادی جائے گی۔ ان حضرات کو معلوم ہونا چاہئے کہ سعودی عرب سمیت بعض ممالک میں ’’احمدی‘‘ ایک قبیلے کا نام ہے۔ اگر قادیانیوں کو ’’احمدی‘‘ کے نام سے سعودی عرب میں داخلے کی اجازت دے دی گئی تو سعودی حکومت کے لئے وہاں کے احمدی قبیلے اور غیر مسلم قرار شدہ ’’احمدیوں‘‘ میں امتیاز مشکل ہو جائے گا۔ قادیانی مرزائی یہی تو چاہتے ہیں کہ انہیں صرف احمدی کہا جائے۔ تاکہ مسلم اور غیر مسلم میں کوئی فرق و امتیاز نہ ہو سکے۔

اس لئے ۱۹۷۳ء کے دستور میں ’’قادیانیوں، لاہوریوں اور مرزائیوں‘‘ کو خاتم الانبیاء حضرت محمد رسول اللہ ﷺ کی ختم نبوت و رسالت کا انکار کر کے مرزا قادیانی کو اپنا نبی تسلیم کرنے کی وجہ سے جو غیر مسلم قرار دیا گیا ہے اس پر پورا عمل ہونا چاہئے اور غیر مسلم طاقتوں کی طرف سے اپنے غیر مسلم ساتھیوں کی بابت جو واویلا اور پروپیگنڈا جاری ہے۔ اسے خاطر میں نہ لا کر اللہ تعالیٰ اور اس کے آخری نبی و رسول حضرت محمد مصطفی ﷺ کے ارشادات کی پیروی کر کے اسلام اور مسلمانان عالم کی عظمت میں اضافہ کرنا چاہئے۔ اسی میں دنیا و آخرت کی کامرانی ہے۔

کی محمدؐ سے وفا تو نے تو ہم تیرے ہیں
یہ جہاں چیز ہے کیا لوح و قلم تیرے ہیں

علاوہ ازیں حکومت سعودیہ کو بھی چاہئے کہ حرمین شریفین کے تقدس میں شعائر اسلام کے تحفظ کی خاطر تمام ممالک کے عازمین حج و عمرہ سے حج فارم پر کراتے وقت عقیدۂ ختم نبوت پر ایمان اور مرزا غلام احمد قادیانی سمیت کسی بھی جھوٹے نبی کا پیروکار نہ ہونے کا حلف نامہ پر کرانا چاہئے۔ تاکہ کسی بھی ملک سے دھوکا دہی کی صورت میں کوئی منکر عقیدہ ختم نبوت اور غیر مسلم حدود حرم شریف میں داخلے کی جسارت نہ کر سکے۔

امام اہل سنت مولانا سرفراز خان صفدرؒ کی آخری وصیت

پاکستان شریعت کونسل پنجاب کے امیر، امام اہل سنت علامہ مولانا محمد سرفراز خان صفدرؒ کے فرزند ارجمند مولانا عبدالحق خاں بشیر مدظلہ فرماتے ہیں کہ: ’’۱۱؍اپریل ۲۰۰۹ء کو بادشاہی مسجد لاہور میں منعقد ہونے والی عظیم الشان ختم نبوت کانفرنس میں شرکت سے پہلے جب میں حضرت الشیخ مولانا سرفراز خان صفدرؒ کی خدمت میں حاضر ہوا تو فرمایا کہ آپ کانفرنس میں شریک ہو رہے ہیں تو میں نے اثبات میں جواب دیا تو فرمایا کہ میں کمزور ہوں اور کانفرنس میں شریک نہیں ہو سکتا۔ لہٰذا آپ میری طرف سے کانفرنس میں اعلان فرمادیں کہ میں اپنے شاگردوں، مریدین، متوسلین اور متعلقین کو حکم کرتا ہوں کہ آپ حضرات عقیدہ ختم نبوت کے تحفظ کے لئے عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے ساتھ بھرپور تعاون فرمائیں۔‘‘

گویا یہ حضرت امام اہل سنت کی آخری وصیت تھی۔ آخری پیغام تھا، آخری خواہش تھی جو انہوں نے اپنے متعلقین کو فرمائی۔ یوں تو حضرت الشیخ تمام دینی تحریکوں کی سرپرستی فرماتے تھے۔ لیکن عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے رفقاء کے ساتھ والہانہ محبت کا اظہار فرماتے۔ انہوں نے ۱۹۵۳ء کی تحریک ختم نبوت میں قید و بند کی صعوبتیں بھی برداشت کیں۔ اللہ پاک ان کی مزار کو بقعۂ نور بنائیں اور ان کے فیوض و برکات تاقیامت جاری و ساری رکھیں۔ آمین!

قادیانیت کے خلاف شعراء اسلام کا نعرۂ حق!

ادارہ!

علامہ طالوتؒ، انور صابریؒ، سید امین گیلانیؒ، جانباز مرزاؒ اور سائیں حیاتؒ اپنے دور کے نامور انقلابی شعراء تھے۔ ایک زمانہ تھا جب قلم وقرطاس، منبر ومحراب اور سٹیج کی سج دھج ان حضرات کی مرہون منت تھی۔ ان چاروں حضرات کی ایک ایک نظم ۲۰ رجولائی ۱۹۵۱ء کے روزنامہ آزاد لاہور میں شائع ہوئیں۔ انہیں ہم یہاں درج کرنے کی سعادت حاصل کررہے ہیں۔ ادارہ

تین حرف

بے کسی وبے سری پہ تین حرف — عاجزی اور کمتری پہ تین حرف
عاجزوں پر جو ستم جائز رکھے — اس بہادر اور جری پہ تین حرف
شیوہ ہائے ''بوخلافی'' پر ہے تف — عشوہ ہائے آذری پہ تین حرف
لٹ گئی حجرے میں عصمت ان کی جب — بھیجتے ہیں ممبری پہ تین حرف
خود غرض ہے خود نما ہے خود پرست — قادیاں کی لیڈری پہ تین حرف
طرفہ ہستی تھے جناب میرزا — آپ کی پیغمبری پہ تین حرف
باپ دل پھینک اور بیٹا عشق باز
قادیاں کی ہسٹری پہ تین حرف!

علامہ طالوتؒ

احتجاج

برنگ دیدۂ احتجاج کرتے ہیں — بدر و قلب و جگر احتجاج کرتے ہیں
شہید تیغو تبر احتجاج کرتے ہیں — بہ اوج فکر و نظر احتجاج کرتے ہیں
وہ دیکھ دور ستاروں کی محفل سے بھی دور — تمام اہل خبر احتجاج کرتے ہیں
شکستہ رنگ شکستہ نظر شکستہ نوا — برنگ آہ سحر احتجاج کرتے ہیں
امیر قافلہ یہ دیکھ قافلہ والے — ہیں نامراد سفر احتجاج کرتے ہیں
میرے خدا تیری غیرت کی بجلیاں ہیں کہاں
کچھ آج اہل ہنر احتجاج کرتے ہیں!

علامہ انور صابریؒ

مرزا محمود اور اس کے چیلے

باطل کی جو پوجا کرتے ہیں وہ حق وصداقت کیا جانے — گمراہی ہو جن کی قسمت میں وہ راہ ہدایت کیا جانے
اسلام سے جو منہ موڑ گئے ایمان کا دامن چھوڑ گئے — وہ عظمت وحدت کیا سمجھیں وہ شان رسالت کیا جانیں
فطرت میں جن کی غداری، عادت ہو جن کی مکاری — وہ حب وطن کو کیا سمجھیں، اسلام کی الفت کیا جانے
دعویٰ تھا نبوت کا لیکن ہر بات پہ سوسو گالی تھی — شرم وحیا توبہ توبہ اخلاق وشرافت کیا جانیں
محمود سے اب ہم کہتے ہیں وہ وقت نہیں حد سے نہ گزر — اس پاک وطن میں ہم تیری ناپاک خلافت کیا جانیں
کذاب نبوت کا دامن محفوظ نہیں اب رہ سکتا — کب پارہ پارہ کر ڈالے دیوانوں کی جرأت کیا جانیں

امین گیلانیؒ

بھٹھ بہ گیا

مرزا صاحب نوں دتی تعلیم جھی — اس انگیریز نے آپنے آپ وانگوں
عمل گندے بشیر دے ہوئے ننگے — کسے وڈے مہان پاپی دے پاپ وانگوں
کھا کے ہارا لیکشن چوں پپیا آکھے — نبی بنے کوئی نہ میرے باپ وانگوں
پچھا چھڈ دے نہیں احرار والے — جھنڑ گئے سیال دے تاپ وانگوں
دکھاں روپ انوپ نوں چوپ لیتا — کانبو جہیا چھڑیا چہرہ جھوں گیا اے
پسوں پئے ایسے طوطے اڈ گئے نے — بھٹھ بہ گیا تے پینچ سوں گیا اے

سائیں حیات پسروریؒ

مد وجزر

میری نگاہیں جو مضطرب ہیں دل وجگر پر عتاب ہوگا — یہ عارضی اضطراب آخر کو مستقل اضطراب ہوگا
کوئی منجم سے پوچھ آئے فلک سے کیوں ٹوٹتے ہیں تارے — مجھے تو محسوس ہو رہا ہے کہ اک نیا انقلاب ہوگا
اٹھو! دھندلکوں سے جگمگاتی فضائیں پھر جلوہ تاب ہونگی — شفق کی سرخی یہ کہہ رہی ہے کہ اب طلوع آفتاب ہوگا
یہ گردش وقت کہہ رہی ہے کہ دقت کے منتظر رہو تم — کسی کی پیری چمک اٹھے گی کسی کا رسوا شباب ہوگا
جو سن سکو! ہوش دل سے سن لو! کہ خون ماضی پکارتا ہے — زمین سے پھوٹے گی آگ ایسی کہ آسماں آب آب ہوگا
یہاں لٹی تھی کسی کی عصمت یہاں گرا تھا لہو کسی کا — وہاں جلائے گئے تھے انسان ہر اک کسی کا حساب ہوگا
تمہاری عقل وخرد تمہاری ہی ذلتوں کا سبب بنے گی — میرا جنوں پھر میرا جنوں ہے میرا جنوں کامیاب ہوگا
تمہاری رحمت سے بڑھ کے میرے گناہ میرے قریب تر ہیں — میرے گناہوں کو زندگی دے کہ یہ بھی کارثواب ہوگا
ابھی تو تم قادیاں کے فتنے غلام احمد کو رو رہے ہو — سنو گے جانباز چند دنوں تک اک اور اہل کتاب ہوگا

جانباز مرزاؒ

مولانا مفتی منظور احمد تونسویؒ کا سانحہ ارتحال!

مولانا حماد القاسمی

۱۸؍دسمبر ۲۰۰۹ء بروز جمعۃ المبارک ملک کے طول وعرض میں نہایت غم واندوہ سے یہ خبر سنی گئی کہ جلیل القدر عالم دین، جمعیت علمائے اسلام کے صوبائی رہنما حضرت مفتی منظور احمد تونسویؒ دماغ کی شریان پھٹنے سے انتقال فرماگئے۔انا للّٰہ وانا الیہ راجعون!

ملتان کے باسی مدتوں اس درویش صفت عالم دین کو بھلانہ پائیں گے۔ جو اپنے اخلاق کریمانہ سے ہر ایک کو اپنا گرویدہ بنالیتا تھا۔اپنی سادگی اور بے نفسی میں اپنی مثال آپ تھا۔ ہمیشہ اختلافات سے بالاتر رہ کر علمی اور سیاسی خدمات سرانجام دیں۔ یہی وجہ ہے کہ حضرت مفتی صاحبؒ کے جنازہ میں مختلف طبقہ ہائے فکر کے لوگ جمع تھے۔ ہر دل سوگوار اور ہر آنکھ اشکبار تھی۔ وفات اور جنازے میں صرف دواڑھائی گھنٹے کے وقفے اور شہر سے ہٹ کر غیر معروف جگہ پر جنازے کے باوجود ایک سیل رواں تھا۔ جو کشاں کشاں حضرتؒ کے آخری دیدار اور جنازے میں شرکت کے لئے کھنچا چلا آرہا تھا۔حضرت مفتی صاحبؒ تونسہ شریف کے قریب ایک گاؤں میں ۱۲؍ربیع الاوّل بروز پیر پیدا ہوئے۔ بلوچ خاندان سے تعلق تھا۔ ابتدائی قرآن مجید وغیرہ کی تعلیم آبائی علاقہ میں حاصل کی۔ والدہ محترمہ کو شوق تھا کہ اپنے بیٹے کو حضرت مولانا عبدالستار تونسوی دامت برکاتہم جیسا عالم بناؤں گی۔ چنانچہ تونسہ شریف کی قدیم دینی درسگاہ جامعہ محمودیہ میں داخل کئے گئے۔ وہاں پانچ سال کے عرصۂ تعلیم میں فارسی اور عربی کے چند سال پڑھے۔ اس وقت وہاں مولانا اللہ دادؒ صاحب تلمیذ شیخ الاسلام سید حسین احمد مدنیؒ جیسے اساتذہ موجود تھے۔۱۹۶۴ء میں احباب کے مشورے سے دارالعلوم کبیروالہ تشریف لے گئے۔ وہاں زیادہ تعلق حضرت مولانا منظور الحقؒ اور حکیم العصر مولانا عبدالمجید لدھیانوی دامت برکاتہم (کہروڑپکا) سے رہا۔ پھر غالباً ۱۹۶۵ء میں مولانا منظور الحقؒ کے ساتھ ہی جامعہ قاسم العلوم ملتان تشریف لے آئے اور بقیہ تعلیم وہیں مکمل فرمائی۔

جامعہ قاسم العلوم اس وقت مجمع الرجال تھا۔ شیخ التفسیر مفتی محمد شفیعؒ بانی جامعہ قاسم العلوم، مفتی محمودؒ، مفتی محمد عبداللہؒ، مولانا موسیٰ خان روحانی بازیؒ اور دیگر مایہ ناز علماء جمع تھے۔ ۱۹۷۰ء میں دورہ حدیث شریف سے فراغت ہوئی۔ چند سال مختلف مقامات پر درس وتدریس اور دیگر مصروفیات رہیں۔ پھر ۱۹۸۰ء میں اس وقت کے مہتمم وشیخ الحدیث مولانا فیض احمد صاحبؒ کے ایماء پر جامعہ قاسم العلوم میں تدریس کا آغاز کیا اور پھر تادم آخر اسی ادارے سے وابستہ رہے۔ بعد میں حضرت مولانا محمد قاسم دامت برکاتہم کے دور اہتمام میں صدر مفتی کے منصب پر فائز ہوئے۔ آخری ایام میں بھی افتاء کی ذمہ داری کے علاوہ جامعہ میمونہؓ اور جامعہ سعدیہ میں بطور شیخ الحدیثؒ کے فرائض سرانجام دے رہے تھے۔ خطابت مختلف مقامات پر درس قرآن کی خدمات علاوہ ازیں تھیں۔

جمعیت علمائے اسلام کے پلیٹ فارم سے مختلف مذہبی اور سیاسی تحریکات میں اہم کردار ادا کیا۔ تحفظ ختم نبوت اور ناموس صحابہؓ اور نفاذ شریعت کے لئے بے حد حساس دل رکھتے تھے۔ اکابر علمائے حق سے دیوانگی کی حد تک عقیدت تھی۔ خصوصاً شیخ الاسلام سید حسین احمد مدنیؒ کی محبت تورگ وپے میں رچی ہوئی تھی۔

تبصرہ کتب!

تبصرہ کے لئے دو کتابوں کا آنا ضروری ہے......ادارہ!

سوانح قاری محمد عارفؒ

حضرت مولانا قاری محمد عارفؒ کنگ ایڈورڈ میڈیکل کالج لاہور کے خطیب تھے۔ اردو، عربی، اسلامیات میں آپ نے ایم۔اے کیا۔ حضرت موانا رسول خانؒ، حضرت مولانا احمد علی لاہوریؒ، حضرت مولانا محمد ادریس کاندھلویؒ، حضرت مولانا مفتی محمد جمیل احمد تھانویؒ ایسے فاضل یگانہ حضرات کے آپ شاگرد تھے اور حضرت شاہ عبدالقادر رائے پوریؒ سے بیعت کا تعلق تھا۔ آپ نے دین ودنیوی تعلیم کو حسین گلدستہ کے طور پر اپنے سینہ پر سجایا ہوا تھا۔ مولانا ڈاکٹر بریگیڈیر قاری فیوض الرحمٰن کے آپ برادر اکبر تھے۔ قاری فیوض الرحمٰن نے اپنے برادر کبیر مولانا قاری محمد عارفؒ کی یہ سوانح ترتیب دی ہے جو ایک ہزار صفحات پر مشتمل ہے۔ مکتبہ سید احمد شہیدؒ الکریم مارکیٹ اردو بازار لاہور نے شائع کی ہے۔ طباعت کی تمام خوبیوں کی حامل ہے۔

خطبات احسان

مولانا احسان اللہ فاروقی مہتمم مرکز عمر فاروق وڈالا سندھواں تحصیل ڈسکہ ضلع سیالکوٹ۔ نوجوان قادر الکلام خطیب ہیں۔ تقریر نہیں کرتے بلکہ الفاظ سے کھیلتے ہیں۔ مولانا محمد ندیم پسروری نے آپ کے خطبات کو خطبات احسان کے نام پر جمع کیا ہے۔ پہلی خوبصورت جلد سامنے آئی ہے جو ساڑھے چار سو صفحات پر مشتمل ہے۔ اس جلد میں آپ کے ۲۱ خطبات کو جمع کیا گیا ہے۔ حق تعالیٰ خطیب کی خطابت اور مرتب کے قلم میں برکت نصیب فرمائیں۔

اشاریہ ماہنامہ حق چاریار لاہور

ماہنامہ حق چاریار کی بائیس سالہ فائلوں کو سامنے رکھ کر جناب شاہد حنیف نے اشاریہ مرتب کیا ہے۔ اس رسالہ میں جلد نمبر ا سے جلد ۲۲ تک قریباً آٹھ سو سے زائد مضامین نگار حضرات کے مضامین کو ۱۲۵ عنوانات میں سمو دیا گیا۔ تحقیق کام کرنے والوں کے لئے اس رسالہ سے استفادہ کرنا بہت آسان ہوگیا ہے۔ ایک سو اسی صفحات پر مشتمل اشاعت خاص ماہنامہ حق چاریار اسی اشاریہ پر مشتمل ہے۔ جو قابل قدر محنت ہے۔

یادگار تحریریں

ادارہ تالیفات اشرفیہ ملتان نے اکابر علماء دیوبند کی پون صدی قبل لکھی جانے والی علمی، ادبی، تاریخی یادگار تحریروں کا اس کتاب میں انتخاب (جمع) کیا ہے۔ ص ۶ سے ۲۵ تک مختلف اکابر کی تحریروں کا عکس دیا ہے۔ جو بہت ہی قابل قدر محنت ہے۔ کسی زمانہ میں الرشید، القاسم دیوبند سے شائع ہوتے تھے۔ ان کی جلدوں سے مواد جمع کر کے اس کتاب میں سمو دیا گیا ہے۔ اہم موضوعات کے علاوہ قریباً ساٹھ مشاہیر اکابر دیوبند کے حالات بھی اس

جلد میں آ گئے ہیں۔ پانچ صد انسٹھ صفحات پر مشتمل یہ کتاب انشاء اللہ اپنے اندر بہت قیمتی اور گرانقدر علمی ذخیرہ لیے ہوئے ہے۔

یادگار ملاقاتیں

ادارہ تالیفات اشرفیہ ملتان کے بانی و منتظم مولانا حافظ محمد اسحق ملتانی نے حضرت تھانویؒ، حضرت قاری محمد طیبؒ، حضرت شیخ الحدیث مولانا محمد زکریاؒ کے افادات سے یہ کتاب مرتب فرمائی ہے۔ منتخب یادگار ملاقاتیں جو باعث نصیحت وعبرت ہونے کے علاوہ فکر آخرت کی آئینہ دار ہیں۔ چار صد اسی صفحات پر مشتمل یہ دستاویز بہت ہی واقعاتی ومعلوماتی معلومات پر مشتمل علمی خزانہ کی آئینہ دار ہے۔

مخزن الرسالتؐ المعروف ختم نبوت

مولانا سید مقصود شاہ صاحب جامع مسجد مکی چاہ تھلے والا نزد ڈبل پھاٹک ملتان کے خطیب ہیں۔ ایک سو چالیس صفحات پر مشتمل اس کتاب کو آپ نے ترتیب دیا ہے۔ مسئلہ ختم نبوت کو خطیبانہ وواعظانہ انداز میں تحریر کیا ہے۔ کتب خانہ مجیدیہ بوہڑگیٹ ملتان نے اسے شائع کیا ہے۔ ردقادیانیت کے لئے شاہ صاحب کی اچھی کوشش اسے قرار دیا جاسکتا ہے۔

مقدمہ اور شرعی فیصلہ

مولانا سید محمد مقصود صاحب نے عدل وانصاف پر علمائے دین کی سینکڑوں تصانیف سے شرعی فیصلوں کا خوبصورت مستند مجموعہ اس کتاب میں جمع کر دیا ہے۔ جو ایمان افروز بھی ہے اور قابل قدر ولائق مطالعہ بھی۔ کتب خانہ مجیدیہ ملتان سے ایک سو چالیس صفحات کی یہ کتاب مل سکتی ہے۔ ٹائٹل پر سید محمد مقصود کو سید محمد مقصور لکھا گیا ہے۔ کتاب میں بھی پروف ریڈنگ کا یہی حال ہے تو اصلاح احوال کی درخواست ہے۔

معلومات ختم نبوت (سوالاً جواباً)

مکتبہ علم وعرفان پبلشرز الحمد مارکیٹ ۴۰/اردو بازار لاہور نے یہ کتابچہ جو جناب محمد متین خالد صاحب کا مرتب کردہ ہے شائع کیا ہے۔ کتابچہ کے صفحات بھی اسی ہیں اور قیمت بھی اسی روپے کی ہے۔ سکولوں، کالجوں اور دینی مدارس میں منعقدہ انعام گھر اور دیگر مقابلوں میں حصہ لینے والے حضرات کے لئے مفید کتابچہ ہے۔ اس میں بہت سارے اہم سوالات کے جوابات آ گئے ہیں۔ امید ہے کہ قدر کی جائے گی۔

تحفۃ النساء

مولانا کمال الدین صاحب تبلیغی جماعت کے رہنماؤں میں آپ کا شمار ہوتا ہے۔ نکاح، پردہ، شادی اور عورتوں کے حقوق پر مشتمل یہ کتاب آپ نے مرتب کی ہے۔ تین صد سے زائد صفحات پر مشتمل ہے۔ ادارہ تالیفات اشرفیہ ملتان نے اسے شائع کیا ہے۔

جماعتی سرگرمیاں!

ادارہ!

ختم نبوت کانفرنس ہڑپہ

عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے زیر اہتمام جامع مسجد مولانا ولی محمدؒ میں ’’سالانہ ختم نبوت کانفرنس‘‘ نہایت ہی عقیدت واحترام سے منعقد ہوئی۔ صدارت امیر مرکزیہ حضرت مولانا خواجہ خان محمد صاحب دامت برکاتہم کے فرزند ارجمند مولانا صاحبزادہ رشید احمد مدظلہ نے کی۔ کانفرنس سے شاہین ختم نبوت مولانا اللہ وسایا، مولانا محبوب الحسن طاہر، مولانا عبدالحکیم نعمانی اور جناب محمد رمضان بگھیلا نے خطاب کیا۔ تلاوت اور نعتیہ کلام کی سعادت قاری محمد طیب اور مولانا محمد عمران شاہد عارفی نے حاصل کی۔ کانفرنس سے مقررین نے خطاب کرتے ہوئے کہا کہ سامراج نواز اور استعمار پرست، قادیانی عنصر اسلام دشمن لابیوں کے لئے ٹوڈیانہ سرشت کا حامل ہے۔ بیوروکریسی میں چھپے ہوئے قادیانی باغیان سامراج کو بلیک لسٹ اور ریڈ بک میں شامل کر کے انگریز کا حق ڈالرز فوری ادا کر رہے ہیں۔ دین دشمنوں کی گڈ بک میں ڈالروں کے عوض اپنا نام درج کروانے کے لئے بے خبر مسلمانوں کو گمراہ کرنے کے درپے ہیں۔ مقررین نے کہا کہ قادیانی اپنی مظلومیت کا بھونڈا چرچا اور بے بنیاد شہرت دے کر بین الاقوامی سطح پر پاکستان اور اسلام کو بدنام کر رہے ہیں۔ حالانکہ ان کی مصنوعی اور من گھڑت مظلومیت کا حقیقت سے کوئی واسطہ نہیں۔ بلکہ ان کی کاغذی کارروائی فریب سے مزین ہوتی ہے۔ تاریخ کے ریکارڈ پر موجود ہے کہ قادیانی نے مسلمانوں کا خون بہانے کے لئے ہر دور میں پیش پیش رہے۔ شاہین ختم نبوت مولانا اللہ وسایا نے کہا کہ ملک کو افراتفری، بدامنی، کرپشن اور خودکش دھماکوں نے اپنی لپیٹ لیا ہوا ہے۔ گرمی ہے تو بجلی نہیں سردی ہے تو گیس کی لوڈ شیڈنگ ہے۔ دریا ہیں تو ان میں پانی نہیں، فوج ہے تو امن نہیں، پولیس ہے تو احترام نہیں۔ حکومت پاکستان کو بم دھماکوں میں غیر ملکی خفیہ ہاتھ کے شواہد ملنے کے باوجود بھی خاموشی، معذرت خواہانہ رویے اور اغماض کے راستے پر گامزن ہے۔ انہوں نے کہا کہ صحابہ کرامؓ نے جنگ یمامہ میں اپنی قیمتی جانوں کا نذرانہ پیش کر کے منکرین ختم نبوت کو صفحہ ہستی سے مٹا دیا۔ آج ہمیں بھی صحابہ کرامؓ کے نقش قدم پر چلتے ہوئے منکرین ختم نبوت قادیانیوں کی ارتدادی سرگرمیوں کے انسداد کے لئے تمام صلاحیتوں کو بروئے کار لانا ہوگا۔ انہوں نے مزید کہا کہ عشاقان مصطفیٰ ﷺ قانون توہین رسالت اور قادیانیوں کے متعلق آئینی ترامیم کا ہر قیمت پر دفاع کریں گے۔ کسی سیکولر سیاستدان کو اسلامی دفعات بلڈوز کرنے کی ہرگز اجازت نہیں دیتے۔ بھٹو مرحوم کے سیاسی قدکاٹھ سے فائدہ اٹھانے والوں کی طرف سے قادیانیت نوازی فہم وادراک سے بالاتر ہے۔ مولانا عبدالحکیم نعمانی نے کہا کہ تحفظ ختم نبوت کے مقدس مشن کی بدولت حضور اکرم ﷺ کی قربت ورفاقت نصیب ہوتی ہے۔ ہم عہد کرتے ہیں کہ پرچم ختم نبوت کو سرنگوں نہیں ہونے دیا جائے گا۔ مولانا محبوب الحسن طاہر نے کہا کہ مقدر والے بانصیب لوگوں کو ناموس رسالت کے دفاع کرنے کا نادر موقع ملتا ہے۔

کانفرنس میں ایک قرارداد کے ذریعے ضلعی پولیس انتظامیہ سے مطالبہ کیا گیا کہ چک L/11/6 اور ساہیوال میں قادیانی قبور پر لگائے گئے کتبوں سے کلمہ طیبہ، تسمیہ اور دیگر اسلامی شعائر کو فی الفور محفوظ کیا جائے اور قانون شکنی کے مرتکب قادیانی افراد کے خلاف ۲۹۸ ح کے تحت مقدمات درج کئے جائیں۔

تذکرہ ہائے ختم نبوت کورس

آج سے تقریباً پندرہ سال قبل میٹروول سائٹ کراچی منکرین ختم نبوت قادیانیوں کی آماجگاہ بنا ہوا تھا۔ علماء کرام ان کے بڑھتے ہوئے اثرورسوخ کی راہ میں سہ سکندری بن گئے۔ بالآخر ان کو ناکوں چنے چبوا کر میٹروول کے علاقہ سے دم دبا کر بھاگنے پر مجبور کر دیا۔ آج تاریخ پھر اپنے آپ کو دہرا رہی ہے۔ قادیانی گروہ تازہ دم بھر کر میدان میں کود پڑا ہے۔ قادیانی اپنا زہر گھر گھر پھیلانے میں ایڑی چوٹی کا زور صرف کر رہے ہیں۔ ان کی عورتیں سکول و کالج میں تعلیم کے ساتھ ساتھ کفر و ضلالت بھی معصوم بچوں کو پڑھا رہی ہیں۔ گھروں کے مرد حضرات ڈیوٹی پر تشریف لے جاتے ہیں۔ خالی گھر دیکھ کر یہ ''چڑیلیں'' آدھمکتی ہیں۔ اس نوع کے جب کئی واقعات ''لائبریری مفتی عتیق الرحمٰن شہیدؒ'' کے انچارج مفتی عابد صاحب کے علم میں آئے وہ کمر باندھ کر اٹھ کھڑے ہوئے۔ لائبریری کے دیگر عملہ کو اپنے ساتھ لیا۔ علماء کرام کی خدمت میں حاضر ہوئے۔ انہیں معاملہ کی نزاکت سے باخبر کیا۔ علماء نے معاملہ کی نزاکت سمجھتے ہوئے آل میٹروول علماء کرام، ائمہ و طلبہ عظام کا فوری اجلاس بلوایا۔ جس میں اتفاق رائے سے جامعہ بنوریہ سائٹ کراچی کے استاذ الحدیث مولانا عزیز الرحمٰن زیدمجدہ عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت میٹروول کے امیر اور مدرسہ اشرفیہ امدادیہ کے مہتمم مفتی عبدالجبار صاحب نائب امیر مقرر ہوئے۔ یوں جلیل القدر بزرگ علمائے کرام کی زیرنگرانی میٹروول سائٹ کراچی میں قادیانیوں کے خلاف محاذ گرم ہوگیا۔ ختم نبوت کے مقدس مشن میں علماء کرام، طلبہ کرام اور عوام الناس ملتے گئے اور کارواں بنتا گیا۔ میٹروول سائٹ کراچی میں سولہ مساجد واقع ہیں۔ تمام مساجد میں ختم نبوت لٹریچر جمعہ کی نماز کے بعد تقسیم کیا گیا۔ ائمہ کرام نے بھرپور تعاون کیا۔ جمعہ کی تقاریر میں ختم نبوت کا مسئلہ اجاگر کرتے اور قادیانیت کی فرعونیت ظاہر کرتے۔ عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت مرکزی دفتر کراچی سے میٹروول کو جو ذمہ داری موقع بموقع ملتی رہی۔ وہ بحسن و خوبی انجام پاتی رہی۔ میٹروول کے علاقہ میں تحریک ختم نبوت پر نو ماہ کا عرصہ بیت چکا ہے۔ نو ماہ بعد مولانا عزیز الرحمٰن، مفتی عبدالجبار، مفتی عبیداللہ ہزاروی، مفتی عبدالوہاب عابد اور مولانا فیض ربانی کے باہم مشورہ سے جامع مسجد طاہری فرنٹیر موڑ میں تین روزہ ختم نبوت اور رد قادیانیت و عیسائیت کورس منعقد کیا گیا۔

کورس کی تیاریاں

میٹروول کے طلبہ کرام نے بزرگوں کی زیرنگرانی کورس کی تیاریوں کے سلسلہ میں دن رات ایک کر دی۔ علاقہ بھر میں جگہ جگہ اہم مقامات پر پوسٹرز، بینرز، پول بینرز لگائے گئے۔ چوک و چوراہوں میں وال چاکنگ کی گئی۔ ائمہ کرام، سکول و کالج کے پرنسپل حضرات اور معزز افراد کو دعوت نامے ارسال کئے گئے۔ کورس کے حوالہ سے کیبل پر

خصوصی پٹی چلوائی گئی۔ انفرادی گشت کا اہتمام کیا گیا۔ جہاں تین چار افراد ملتے، انہیں کورس کی اہمیت وافادیت بتائی جاتی اور کورس میں شریک ہونے کی استدعا کی جاتی۔ مساجد میں جمعہ کی نماز کے بعد کورس کے حوالہ سے خصوصی اعلانات کروائے گئے۔ موبائل ایس، ایم، ایس کے ذریعہ تشہیری پیغام جاری کیا گیا۔ تین روزہ ختم نبوت اور ردقادیانیت وعیسائیت کورس سے ایک روز قبل عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت سندھ کے ہردلعزیز مبلغ مولانا قاضی احسان احمد تشریف لائے۔ جن کے استقبال کے لئے کارکنان میٹروول مفتی عابد، مولانا فیض ربانی، مولانا عبیدالرحمٰن، حافظ محمد اور محمد ابراہیم راہوں میں پلکیں بچھائے منتظر تھے۔ قاضی صاحب کو کورس کے حوالہ سے بریفنگ دی گئی۔ قاضی صاحب نے تمام احوال کا جائزہ لے کر مفید مشوروں سے نوازا۔ عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے امیر مولانا عزیزالرحمٰن صاحب اور نائب امیر مفتی عبدالجبار صاحب سے خصوصی ملاقات کر کے ہدایات لیں۔

کارکنان کی ذمہ داریاں

تین روزہ ختم نبوت اور ردقادیانیت وعیسائیت کورس کے مختلف امور کی ذمہ داریاں کارکنوں میں تقسیم کی گئی۔ تاکہ کسی کام میں کسی قسم کی بدنظمی نہ ہونے پائے۔ قاری اللہ دتہ، حافظ محمد اور انعام الحق نے سکول وکالج کے پرنسپل، ڈاکٹرز علاقہ کے سماجی، سیاسی اور مذہبی شخصیات سے کورس کے حوالہ سے ملاقات کی ذمہ داری بخوبی سنبھالی، میٹروول کے ناظم جناب عبدالرزاق سے بھی خصوصی ملاقات ہوئی۔ انہوں نے ہرقسم کی جانی مالی تعاون کی یقین دہانی کرائی۔ حبیب الرحمٰن کی زیرنگرانی حافظ احمد اور عبدالحفیظ نے وال چاکنگ کروائی۔ فیض ربانی کی سرپرستی میں طلحہ تسلیم اور محمد ابراہیم کو اہم مقامات پر بینرز لگانے کی ذمہ داری سونپی گئی۔ شعیب فیاض، مطیع الرحمٰن، ابوبکر اور ریحان نے کورس میں اسٹال لگانا اپنے ذمہ لیا۔ فیض ربانی کی زیرنگرانی استقبالیہ میں آنے والے طلبہ کرام کی انٹری اور انہیں ہدایات کی ذمہ داری حبیب الرحمٰن، انعام الحق، طلحہ تسلیم اور محمد ابراہیم نے انجام دی۔ کورس کے طلبہ کرام کے لئے دوپہر کے کھانے کا انتظام حافظ محمد، عبدالحکیم اور خدابخش نے نبھایا۔ کھانا مدرسہ اشرفیہ امدادیہ میں پکایا جاتا تھا۔ وہاں سے گاڑی کے ذریعہ طاہری مسجد لایا جاتا تھا۔ آخری دن مزمل بھائی نے کورس میں آنے والوں معزز مہمانوں کو ان کی خصوصی نشست تک پہنچانے کا اکرام مفتی عابد اور مولانا فیض ربانی نے کیا۔ مولانا ڈاکٹر قاسم محمود، مفتی عطاء اللہ، مولانا عبدالسلام، مولانا جان محمد، مولانا عبدالسلام، جناب موسیٰ خان، مشہور پینٹر شہنشاہ کے بھائی عثمان، دلدار، اشرف نے مالی تعاون میں بھرپور حصہ لیا۔

کورس میں تشریف لانے والے مہمانان کرام

مولانا فیض اللہ فائق ناظم اعلیٰ جامع مسجد طاہری، مفتی سلیم شاہ پرنسپل امام شاہ ولی اللہ اکیڈمی، مفتی حبیب اللہ رفیق دارالافتاء جامعہ حقانیہ اکوڑہ خٹک، مفتی عبداللہ امام اقصیٰ مسجد، مولانا شفیق الرحمٰن امام طیبہ مسجد، مولانا جلال الدین ناظم تعلیمات مدرسہ اشرفیہ امدادیہ، مفتی اعجاز مدرس مدرسہ اشرفیہ امدادیہ، مفتی عطاء اللہ مدرس مدرسہ اشرفیہ امدادیہ، مولانا قاسم مدرس شمس العلوم کیماڑی، مولانا حیات ناظم تعلیمات مدرسہ مظاہر العلوم بنارس کالونی، مولانا عبدالرحمٰن مدرس مدرسہ مظاہر العلوم بنارس کالونی، مولانا عبیداللہ مدرس ام حبیبہ للبنات، مولانا فاروق ناظم اعلیٰ جامع

مسجد قباء، جناب حسین احمد یوسفی پرنسپل فاطمۃ الزہراء للبنات، جناب عبدالمجید کیانی پرنسپل صفہ ماڈل سکول، مولانا قاری سیف الرحمٰن امام جامع مسجد زکریا۔

تربیتی کورس کی چند جھلکیاں

تین روزہ ختم نبوت اور رد قادیانیت وعیسائیت کورس کی افتتاحی تقریب دسمبر بروز جمعہ جامع مسجد طاہری میں صبح آٹھ بجے شروع ہوئی۔ مدرسہ کے مین گیٹ کے ساتھ ہی ختم نبوت کا اسٹال لگایا گیا تھا۔ دروازہ سے اندر داخل ہوتے ہی استقبالیہ بینرز پر نظر پڑتی تھی۔ جہاں انتظامیہ آنے والے طلبہ کرام کی رہنمائی کے ساتھ ساتھی انٹری بھی کرتی تھی۔ کورس میں شریک ہونے والوں کے نام، ولدیت، فون نمبر، مصروفیت اور پتہ رجسٹر میں لکھ کر مرکزی دفتر ختم نبوت کراچی کی طرف سے فراہم کردہ قلم وکاپی دے کر درسگاہ کی راہ دکھائی جاتی۔ کورس کا افتتاح مولانا قاری سیف الرحمٰن کی تلاوت سے ہوا۔ شعیب فیاض کی نظم کے بعد مولانا عزیز الرحمٰن کا پرمغز افتتاحی بیان ہوا۔ مولانا پروفیسر حفیظ الرحمٰن کے لیکچر سے قبل جامعہ فاروقیہ کے نوعمر استاذ مولانا طلحہ خالد نے ’’ختم نبوت زندہ باد‘‘ نظم سنائی۔ پہلے دن عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے مرکزی رہنما مولانا حفیظ الرحمٰن نے حیات عیسیٰ السلام پر اور عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت سندھ کے مبلغ مولانا قاضی احسان احمد نے ختم نبوت کے موضوع پر اپنے علوم سے شرکاء کو مستفید فرمایا۔ دوسرے دن مولانا مفتی حفیظ الرحمٰن نے ظہور امام مہدی علیہ الرضوان اور مولانا قاضی احسان احمد نے ردقادیانیت اور کریکٹر مرزا غلام احمد قادیانی کے موضوع پر تفصیلی روشنی ڈالی۔

آخری دن سوال وجواب کی نشست ہوئی۔ کورس میں شریک ہونے والوں نے ختم نبوت اور قادیانیت وعیسائیت سے متعلق پرچیوں کے ذریعہ مختلف سوالات کیلئے لیکچرار حضرات سے دریافت کئے۔ عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت میٹروول کے نائب امیر مفتی عبدالجبار علالت کی وجہ سے ابتدائی دنوں میں شرکت نہ فرماسکے۔ آخری دن بیماری کے باوجود تشریف لائے۔ الوداعی بیان عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت میٹروول کے امیر جامع بنوریہ کے استاذ الحدیث مولانا عزیز الرحمٰن نے ارشاد فرمایا۔ انہوں نے قادیانیوں کی شرانگیزیت اور ختم نبوت کی اہمیت پر اکابرین دیوبند کے واقعات کی روشنی میں تفصیلی گفتگو کی۔ شرکاء کو ختم نبوت کی تبلیغ کی دعوت دی۔ حاضرین نے ہاتھ اٹھا کر ان کی پکار پر لبیک کہا۔ یوں تین روزہ ختم نبوت اور ردقادیانیت وعیسائیت کورس خوشگوار یادیں چھوڑ کر مولانا عزیز الرحمٰن کی دردمندانہ دعاء سے اپنے اختتام کو پہنچا۔

صاحبزادہ حامد سراج صاحب کیلئے دعائے صحت کی اپیل

خانقاہ سراجیہ کندیاں شریف کے بانی اعلیٰ حضرت مولانا ابوالسعد احمد خانؒ کے پڑپوتے مخدوم زادہ حامد سراج صاحب مدظلہ کا گزشتہ ہفتے راولپنڈی میں بائی ہوا۔ اب آپ روبصحت ہیں۔ ہسپتال سے گھر تشریف لاچکے ہیں۔ لیکن مکمل صحتیابی پر کافی وقت لگے گا۔ قارئین لولاک اور جماعتی رفقاء سے درخواست ہے کہ وہ حضرت صاحبزادہ صاحب کی مکمل صحتیابی کے لئے دعا فرمائیں۔ (صاحبزادہ عزیز احمد خانقاہ سراجیہ)

مطبوعات عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت پاکستان کی رعایتی قیمت

نام کتاب	اصل قیمت	رعایتی قیمت	نام کتاب	اصل قیمت	رعایتی قیمت
احتساب قادیانیت جلد1	100	70	احتساب قادیانیت جلد2	150	100
احتساب قادیانیت جلد3	150	100	احتساب قادیانیت جلد4	200	110
احتساب قادیانیت جلد5	200	110	احتساب قادیانیت جلد6	200	110
احتساب قادیانیت جلد7	200	110	احتساب قادیانیت جلد8	200	110
احتساب قادیانیت جلد9	200	110	احتساب قادیانیت جلد10	200	110
احتساب قادیانیت جلد11	200	110	احتساب قادیانیت جلد12	200	110
احتساب قادیانیت جلد13	200	110	احتساب قادیانیت جلد14	200	110
احتساب قادیانیت جلد15	200	110	احتساب قادیانیت جلد16	200	110
احتساب قادیانیت جلد17	200	110	احتساب قادیانیت جلد18	200	110
احتساب قادیانیت جلد19	200	110	احتساب قادیانیت جلد20	200	110
احتساب قادیانیت جلد21	250	130	احتساب قادیانیت جلد22	250	130
احتساب قادیانیت جلد23	250	130	احتساب قادیانیت جلد24	250	130
احتساب قادیانیت جلد25	250	130	احتساب قادیانیت جلد26	250	130
احتساب قادیانیت جلد27	250	130	احتساب قادیانیت جلد28	300	150
احتساب قادیانیت جلد29	300	150	احتساب قادیانیت جلد30	300	150
			مکمل سیٹ		3500/-
رئیس قادیان	250	125	قادیانی مذہب کا علمی محاسبہ	300	150
قادیانی شبہات کے جوابات ۱	100	50	قادیانی شبہات کے جوابات ۲	150	80
آئینہ قادیانیت	......	50	فیصلہ کن مناظرے	......	50
یاد دلبراں	......	50	قومی تاریخی دستاویز	200	100

رابطہ: دفتر مرکزیہ! عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت حضوری باغ روڈ ملتان

فون:061-4583486, 061-4514122 فیکس:061-4542277

اسلام زندہ باد

14 مارچ 2010 بروز اتوار

ختم نبوت زندہ باد

تاریخی عظیم الشان ختم نبوت کانفرنس

قاسم پارک سکھر

زیر صدارت
خواجہ خواجگان قطب الاقطاب حضرت مولانا خواجہ
خان محمد صاحب دامت برکاتہم
امیر مرکزیہ عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت

شمع ختم نبوت کے پروانوں سے شرکت کی درخواست ہے

ملک کے جید علماء، مشائخ عظام اور مذہبی و سیاسی جماعتوں کے قائدین دانشور اور قانون دان خطاب فرمائیں گے۔

شعبہ نشر و اشاعت عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت سکھر

اسلام زندہ باد

4 اپریل 2010 بروز اتوار

ختم نبوت زندہ باد

تاریخی عظیم الشان ختم نبوت کانفرنس

سیالکوٹ شہر

زیر صدارت
خواجہ خواجگان قطب الاقطاب حضرت مولانا خواجہ
خان محمد صاحب دامت برکاتہم
امیر مرکزیہ عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت

شمع ختم نبوت کے پروانوں سے شرکت کی درخواست ہے

ملک کے جید علماء، مشائخ عظام اور مذہبی و سیاسی جماعتوں کے قائدین دانشور اور قانون دان خطاب فرمائیں گے۔

شعبہ نشر و اشاعت عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت سیالکوٹ

علماء کرام و خطباء حضرات سے اپیل

ہر ماہ کا ایک جمعہ ختم نبوت کیلئے وقف کریں

- عقیدہ ختم نبوت دین کی اساس ہے۔ چنانچہ امام زین نجیمؒ نے الاشباہ والنظائر ص۱۰۲ پر لکھا ہے کہ: ''اذا لم یعرف ان محمدﷺ آخر الانبیاء فلیس بمسلم لانہ من الضروریات ''جس شخص کو یہ معلوم نہ ہو کہ آنحضرتﷺ آخری نبی ہیں۔ وہ مسلمان نہیں ہے۔ اس لئے کہ یہ عقیدہ ضروریات دین میں سے ہے۔
- آئین پاکستان کی رو سے قادیانی کافر ہیں۔ جبکہ وہ خود کو مسلمان اور امت محمدیہ کو کافر کہہ کر آئین سے بغاوت کر رہے ہیں۔
- تحریک ختم نبوت ۱۹۷۴ء کے بعد تحریک نظام مصطفیﷺ، تحریک ایم، آر، ڈی، شیعہ سنی تنازعہ، لسانی قضیہ، عراق، ایران۔ کویت، عراق جنگیں، افغانستان میں روسی پھر امریکی یلغار، سقوط عراق سے سانحہ لال مسجد تک ہوشربا اور سنگین مسائل اور مجبوریوں کی وجہ سے ختم نبوت کے تحفظ کا کام اور قادیانیت کے احتساب کے عمل کی خطابت میں ثانوی حیثیت ہوگئی۔ حالانکہ نماز، روزہ، حج، زکوٰۃ، تبلیغ اور جہاد جیسے فرائض کا تعلق حضورﷺ کے اعمال سے ہے اور ختم نبوت کا تعلق حضورﷺ کی ذات مبارک سے ہے۔
- ختم نبوت کی پاسبانی براہ راست ذات اقدس کی خدمت کرنے کے مترادف ہے۔
- لہٰذا: تمام خطیب حضرات سے دردمندانہ اپیل ہے کہ وہ کم از کم ہر ماہ کا ایک جمعہ مسئلہ ختم نبوت کے بیان کے لئے وقف کر کے شفاعت نبویؐ کے مستحق بنیں۔ قادیانیت سے خود بچنا اور امت کو بچانا ہمارے فرائض میں شامل ہے۔ اللہ تعالیٰ ہم سب کا حامی و ناصر ہو۔ آمین!

والسلام!

(مولانا خواجہ خواجگان) خواجہ خان محمد

عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت

حضوری باغ روڈ ملتان - فون: 4514122

MONTHLY LAULAK MULTAN REGD. Number M-108

الغنی بھدی

جامع مسجد حاجی اشرف غلّہ منڈی بہاولپور

عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے
مرکزی دار المبلغین کے زیر اہتمام

سہ روزہ
رد قادیانیت کورس

نامور علماء ومناظرین و
ماہرین فن لیکچر دیں گے
ان شاء اللہ

زیر سرپرستی

حضرت مولانا خواجہ خواجگان قطب الاقطاب مخدوم المشائخ
خواجہ خان محمد صاحب
دامت برکاتہم
امیر مرکزیہ

شیخ الحدیث پیکر اخلاص حضرت مولانا مفتی
عطاء الرحمن صاحب

شیخ الحدیث حضرت مولانا
محمد حنیف صاحب

جناب الحاج زیر نگرانی
سیف الرحمن صاحب

شاہین ختم نبوۃ حضرت مولانا
اللہ وسایا صاحب
مرکزی رہنما عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت

حضرت مولانا
محمد اسحاق ساقی صاحب

مرکزی رہنما شیخ الحدیث مولانا
محمد اسماعیل صاحب
عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت

حضرت مولانا
راشد مدنی صاحب

بتاریخ

31 جنوری	اتوار
1	پیر
2	منگل

فروری

بوقت: عصر تا عشاء

شعبہ نشر و اشاعت
عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت بہاولپور

قیمت فی شمارہ /10 روپے
قیمت سالانہ -/100 روپے